مناظر کارزار طرابلس

یعنی

وقیقہ شناس ماہر جنگ اور یوروپینوں میں غیر متعصب جناب ارنسٹ این بنٹ صاحب سابق
ممبر پارلیمنٹ انگلستان و حال پروفیسر نیات متعلقہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے بحیثیت
تجربہ کار و نقشہ نگار اخبار مانچسٹر گارڈین انگلستان متعینہ افواج ٹرکی کے چشم دید
حالات جنگ طرابلس موسومہ "ود دی ٹرکس ان ٹریپولی"

کا

مکمل اور بامحاورہ اردو ترجمہ

سنہ ۱۳۳۱ھ

جس میں

وجوہات جنگ، ترکوں کی شریفانہ شجاعت، عربوں کی مافوق العادت بسالت، اطالیوں کی بزدلی و حماقت، متخاصمین کی صحیح صحیح حالت اور ولایت طرابلس کی طبعی و تمدنی کیفیت وغیرہ وغیرہ جملہ ضروری حالات و واقعات بصراحت قلمبند کیے گئے ہیں،

مترجمہ

جناب منشی محمد عبد اللہ خان صاحب رئیس خورجہ (ممالک متحدہ) نبیرۂ عالیجناب مولوی عبد العلیم محمد نصر اللہ خانصاحب علیہ الرحمۃ صاحب تصانیف کثیرہ و منشی صدر تعلقدار (حیدر آباد - دکن)

ھلالی پریس دھلی میں باھتمام فضل حسین طبع ھوئی

تمہید از مصنف

اس بیدھی سادھی تصنیف کا بڑا حصہ ایسی حالتون مین تحریر کیا گیا ہی جبکہ عربی کیمپ کے اونٹون اور آدمیون وغیرہ کے شور و غل کی وجہ سے سکون طبیعت حاصل نہونیکی حالت مین مجھے اپنے چھوٹے سے عربی خیمہ پر ٹھہرنے کا تھوڑا بہت وقت میسر ہو جاتا تھا اور کبھی کبھی سواری اور پیدل دونون صورتون کے طولانی سفرون کے اثنا مین ایک کتاب کو لکھنا پڑا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ پریشان حالت مین تحریر کیا جانا متصور ہو سکتا ہے مزید بران میرے دامان طرابلس چھوڑنے کے بعد کچھہ عرصہ تک بخار دامن گیر رہا اور کوئی پر سکون موقعہ اس کتاب کی تصنیف کے متعلق نصیب نہو سکا حتی کہ نظر ثانی پروف بھی بیرون از امکان ہو گئی ظاہر ہے کہ ایسی صورتون کی کوئی تصنیف بحیثیت ادبی دعوی وقعت نہین کر سکتی لیکن صرف اس غرض سے یہ کتاب ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے کہ اگر اُن کو کوئی جھلک اُن اُمیدون اور کامیابیون کے متعلق محسوس ہو جو انصاف کی خاطر ہر ایک امکانی شریفانہ قربانی پر کمر بستہ قلیل التعداد مگر کثیر الشہامت فوج سے وابستہ ہین تو مجھے میری محنت کے ضایع نہ جانے پر اطمینان ہو جائیگا میرا ذاتی تجربہ مدافعت کی لڑائیون اور اُن قصبات تک محدود ہے جو سردست ترکی مقبوضات مین داخل ہین اور اُن اطلاعونکی بابت جو سرچ لائٹ سے منور ہونیوالے حصہ زمین کیمتعلق مجھے حاصل ہوے ہین یعنی اخبار ٹیمس اور دوسرے اخبارات کا جو میدان جنگ مین بھی داخل اسباب دلبستگی رہے نیز اڈیٹران اخبارات متذکرہ کا ممنونیت کیساتھ شکر گذار ہون جنگ ہنوز اپنی پہلی ہی منزل پر جاری ہی لہذا غیر مناسب ہے کہ ترکی افواج کے رجحان طبع تعداد ارادون اور تدبیرون کے متعلق اپنے طرز عمل کے خلاف کوئی ایسا افشا کیا جاے جس سے بنظر احتیاط میدان جنگ سے بھیجے ہوے خطوط مین بھی حذف کیا گیا ہو مگر اسکے ساتھ ہی اسقدر عرض کرنیکی جرات پر نادم نہین ہون کہ ترکی صدر مقامات کے حالات اور واقعات سے بالکل بے خبر نہین ہین جو انکے بر اثر حلقون سے باہر واقع ہوتے رہتے ہین ۔

(ای ۔ این ۔ بی ۔ مصنف)

معذرت مترجم

سب سے بڑا نقص یا کمی اس ترجمہ مین یہ ہے کہ بجائے ایک کے دو شخصون نے اردو مسودہ صاف کیا ہے۔ چنانچہ یہ دورنگی صاف نمایان ہے گو ناظرین کو اس سے مطالعہ مین کوئی دقت محسوس نہین ہو سکتی تاہم کسی کتاب مین اس قسم کی کمی ضرور قابل گرفت ہے ناظرین معاف فرمائینگے۔ جب انھین یہ معلوم ہوگا کہ یہ فرو گذاشت محض بدینوجہ قصداً عمل مین لائی گئی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس ترجمہ کو جلد شایع کیا جائے۔ کیونکہ بصورت تاخیر ناظرین کو مطالعہ سے وہ لطف حاصل نہین ہو سکتا جو ہر ایک چیز کے برمحل تازہ ترین حصول سے مخصوص ہے بہرحال آیندہ اڈیشن مین اس نقص کے بھی دور کرنے کی کوشش کیجائے گی مین اپنے مکرم جناب **ایاز محمد خان** صاحب کا کسی طرح شکریہ ادا نہین کر سکتا جنہون نے کمال بے غرضی سے اپنی اہلیہ صاحبہ کی دیرینہ تیمارداری اور خود اپنے جسم پر آپریشن کرانے کی پریشان کن حالتون مین میرے مسودے کو شاندار بنانے مین بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے مقرر کو درد گلو اور مصنف مترجم یا مؤلف کو عدیم الفرصتی اور غیر دلجمعی کی بسا اوقات شکایت ہوتی ہے چنانچہ مجھے بھی کم فرصتی کی واقعی شکایت ہے علاوہ ازین چونکہ مجھے ترجمہ کرنیکا پہلا اتفاق ہے لہذا اجنبیت اور ناواقفیت بھی قابل سماعت عذر ہین۔

احقر

عبید اللہ قادری

بعض واقعات موجودہ اور ممکنات آئندہ

یہ تقریبًا ناممکن ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب مین موجودہ جنگ اٹلی کے وجوہات کی نسبت کسیقدر مفصل بحث کیجا سکے ۔

تاہم یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت سے فرانسیسیون نے ٹیونس پر قبضہ کیا اوسی وقت سے اطالیون نے بزعم خود اپنے آپ کو ولایت طرابلس کا آخری قابض وحقدار سمجھنا شروع کردیا ۔

کرسپی سابق وزیر اعظم اٹلی یہ دیکھکر کہ سلطنت جمہوریہ فرانس نے ایک ایسے صوبہ مین جہان بہ نسبت فرانسیسیون کے اطالیون کی تعداد زیادہ ہے اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے نہایت بیچین ہوا اور طرابلس الغرب پر

قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگا اگر اس کی وزارت چند ماہ اور
قائم رہتی تو یہ جنگ آج سے ۲۰ بیس سال قبل شروع ہو گئی ہوتی ۱۸۵۷ء
مین بمقام آزبرن نپولین سوم شہنشاہ فرانس نے اثناء گفتگو مین پرنس کنسرٹ
سے کہا تہا کہ طرابلس الغرب کا کچھ حصہ سارڈینا کو دیا جا سکتا تھا۔
بعد ازان جب کرسپی کو موقع ملا تو اُس نے بہت کوشش کی کہ دول
عظام اٹلی کے حقوق کو طرابلس مین تسلیم کرین۔
فرانس کی سرپرستی ٹیونس کا اعلان ایک ایسا امر تھا جس نے کرسپی کی
امیدون کو کم اور خوف کو زیادہ کر دیا کہ مبادا سلطنت جمہوریہ اپنی الحاقی کارروائی
کو شمالی افریقہ مین زیادہ وسعت دیکر بحر متوسط کو فرانسیسی جھیل نہ بنالے
بعض اقتباسات جو کرسپی کی خط وکتابت سے اخذ کیے گئے ہین وہ
کرسپی کی اُمیدون اور اندیشون کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہین
مثلاً وہ اٹالین سفیر متعینہ برلن کو لکھتا ہے کہ اب جبکہ ٹیونس مین فرانسیسی اثر
متحدہ فوجون کی مخالفت کے بغیر قائم ہو گیا ہے تو ہمارا طرابلس پر قابض
ہونیکا ارادہ ایسی مشتبہ حالت مین زیادہ عرصہ تک ملتوی نہین رکھا
جا سکتا۔ اس لیے ہمکو ایسے وسائل معلوم کرنے چاہئین جن کی وجہ سے
ٹیونس پر فرانس کا کامل اقتدار قائم نہ ہو سکے یا ایسے انتظامات کیے جانے
چاہئین جن کی رو سے طرابلس الغرب کے ہم بلا خدشہ مالک بنجائین۔
کیونکہ صرف یہی ایک صورت بطور قابل اعتبار ضمانت کے ایسی
ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ فرانس کی بری و بحری قوت کی ترقی
مین مزاحمت کیجا سکے۔

سلہ مراد بہ شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند ۱۲ سلہ مراد بہ سلطنت اٹلی ۱۲

کریسپی نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم برطانیہ کو بھی لکھا کہ سرحد طرابلس پر فرانس کی دست دراز کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت جمہوریہ طرابلس پر بھی قبضہ کرنے کے لیے تلی بیٹھی ہے ایسی صورت مین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم طرابلس پر بیشتر اسکے کہ فرانس اور کوئی مزید کارروائی کرے قابض ہو جاوین تاکہ بائیزرٹا سے اٹلی یا برطانیہ عظمی کو کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔
اس کا جواب اطالین سفارتخانہ لندن کی معرفت دیا گیا یور ایکسلنسی کی تحریر نے لارڈ سالسبری پر گہرا اثر کیا ہے چنانچہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ مین بذریعہ تار اطلاع دون کہ جب بحر متوسط مین جلد یا بدیر کسی تبدیلی کا وقت آوے تو طرابلس پر اٹلی کو بطور لازم قبضہ حاصل کرنا چاہیے۔ مگر لارڈ موصوف آپکے اس خیال سے متفق نہین ہین کہ قبضہ کرنے مین عجلت سے کام لیا جائے کیونکہ انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنیکا وقت ابھی تک نہین آیا ہے چنانچہ وہ آخیر مین کہتے ہین کہ اٹلی کی گورنمنٹ طرابلس کو حاصل کرے لیکن اُس شکاری کو جو بارہ سینگے کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسوقت تک صبر سے انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ شکار پورے طور پر بندوق کی زد مین نہ آجائے ایسی صورت مین عموماً شکاری کامیاب ہی ہو جاتا ہے ورنہ کم سے کم شکار زخمی ہوئے بدون نہین بچ سکتا۔
یہ بات نہین بھولنی چاہیے کہ جب کریسپی اور اُس کے ہم نوا دوست باہم یہ مشورے کر رہے تھے اُسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی اور ٹرکی کا بڑے سے بڑا دوست بھی سلطنت کے جلد ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی علامات بین طور پر دیکھ رہا تھا اور یورپ مین مرد بیمار

۱ نام بندرگاہ ٹیونس جو بحر متوسط پر واقع ہے ۱۲

کی میراث کی تقسیم قریب تر دکھائی دے رہی تھی اس حالت مین شمالی افریقہ کی
دُور اُفتادہ ولایت قدرتی طور پر یورپین صوبجات سے پہلے حصہ بخرے
ہو جانے والی متصور ہوسکتی تھی گزشتہ چند سالون مین ترکون کی ترقی نے
دُنیا کو حیران کر دیا ہے ۱۸۹۸ء مین باب عالی نے یونان کی جنگ اور
دوسری ضروریات کی سرانجام دہی کے لیے باوجود استبدادی حکومت کے
پانچ لاکھ سپاہی ایسی سہولیت اور خاموشی سے جمع کر لیے کہ یورپ کی دوسری
سلطنتین حیران رہ گئین۔ اور ابتو سلطنت عثمانیہ کا فوجی بازو اسقدر زبردست
ہے کہ جس کی قدر ہر ایک شخص کو سنجیدگی سے کرنی چاہیے۔ علاوہ ازین نیا آئینی
گورنمنٹ پوری قوت سے قائم ہو چکی ہے اور باوجود بہت سی دقتون اور چند
بُرے نتائج پیدا کرنیوالی غلطیون کے ایسی اصلاحات عمل مین لائی جا چکی
ہین جنکا اثر دور تک پہونچنے والا ہے۔ یورپ کے اعلی محسوسات نے
ترکی رجال سیاست کی شریفانہ کوششون کو قدر کی نگاہون سے
دیکھا ہے اور اسوقت تُرک ہر طرح تعریف اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہین
مگر عین اُسی وقت مین جبکہ ترک ترقی کا پہلا مرحلہ طے کر چکے تھے یورپ کے
سیاسی حلقون نے اُن کے مقبوضات مین سے بوسینیا اور ہرزیگوینا
ہضم کر کے اُن کے مفید اصلاحات کو بیکار کرنے کی کوشش کی اور اسی
ضمن مین اٹلی کو اسکے بے شرمانہ ڈاکہ طرابلس مین بڑھاوا دیا گیا ہے ایک ترکی
افسر نے مجھسے کہا کہ عین اُسیوقت جبکہ ہمنے اصلاح کی تحریک کو آگے بڑھایا
یورپ نے اُسے کمزور کرنے کی کوشش کی۔ یورپ بچہ کا پیدا ہوتے ہی۔

ک ۱ یہ وہ دو صوبے ہین جنہین سلطنت آسٹریا نے اپنی سلطنت مین ل سلطان عبدالحمید خان
کے عزل کے بعد ملحق کر لیے ہین ۱۲

گلا گھونٹنا چاہتا ہے اور اُسکو کوئی موقع ترقی کرنے کا نہین دینا چاہتا۔

اٹلی نے جنگ جاری کرنے کے لیے جو کمزور بہانے پیش کئے ہین میرے نزدیک انپر بحث کرنا ہی بیکار ہے۔ گو ہماری فارن پالیسی کم و بیش ہموار و مسطح ہے مگر انگریزی ٹیکس دہندہ بھی انگلستان کے تعلقات خارجہ کی نسبت اُس سے زیادہ واقفیت نہین رکھتا جو غلام کا ایک جاہل کاشتکار باب عالی کی تجاویز کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ دول یورپ جس مین برطانیہ عظمی بھی شریک ہے صرف اٹلی کے قابل نفرت ارادون سے آگاہ ہی نہین تھے بلکہ خاموشی کے ساتھ اُسے اِس ناپاک کام کی جرأت بھی دلائی گئی۔

یہ خیال کس قدر بدنما ہے کہ برٹش فارن آفس جس کو ایک لبرل گورنمنٹ کی ماتحتی کا فخر حاصل ہے اِس بین الاقوامی ڈاکہ کو جس سے نوے فیصدی آبادی نے نفرت کا اظہار کیا ہے بغیر کسی عذر و معذرت کے پسندیدہ نگاہون سے دیکھتا ہے۔ اس بارہ مین کاؤر کا بیان کس قدر قابل قبول ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے ایسے موقعون کے واسطے کہا تھا کہ ہم سلطنت کی خاطر ایسے افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہین جن کو اپنی ذات کے واسطے بھی کبھی کسی حالت مین گوارا نہین کر سکتے۔

عہدنامون کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا جو آج کل صرف اس غرض سے مرتب کئے جاتے ہین کہ جب وہ مقاصد مین حارج ہوتے ہوئے پائے جائین تو اُس سلطنت کے ہاتھ سے چاک کر دئے جائین جو دست درازی

۱؎ اطالوی مدبر پیدائش سنہ ۱۸۱۰ وفات سنہ ۱۸۶۱۔

کرنے پر آمادہ اور شرائط کے توڑنے کے واسطے کافی مضبوط ہو۔

۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو اٹلی کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مارکوئس سان گیولی سنہ وزیر خارجہ اٹلی نے ایک سابق وزیر خارجہ کی تقریر کو دُہراتے ہوئے بیان کیا کہ اٹلی کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ نہ صرف یورپ مین بلکہ افریقہ مین بھی سلطنت عثمانیہ کی مضبوطی کی پاسداری کرے اور یہ پالیسی جن وجوہات کی بنا پر قائم کی گئی ہے اور جن کا اظہار میرے پیشرو نے کیا تھا اُن مین اب تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے مگر تعجب ہوتا ہے کہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو یعنی صرف سولہ ہفتہ بعد اُسی ایماندار وزیر نے اپنی دھوکا دینے والی تقریر کے خلاف ترکی کو بدین مضمون اعلان جنگ دیا کہ اٹلی کا پاک ارادہ صوبجات طرابلس و برقہ الحمرا پر قبضہ کرنے کا ہے۔

آخیر سہ ماہی سنہ ۱۹۱۱ء کی ابتدا سے جنگی انتیاز ملتے کے اسباب مین علاوہ اُس دیرینہ آرزو کے جو زیادہ مستقل طور سے کرسپی کے زمانہ سے اہل اٹلی کو بطور سیاسی میراث کے ملتی چلی آتی تھی۔ اور چند امور بھی شامل تھے ایک طرف نو کنسرویٹو فرقہ اور طبقہ امرا اسبات کے خواہشمند تھے کہ گلیولٹی کی گورنمنٹ کی توجہ سوشیل ریفارم کے محتاج توجہ پروگرام سے ہٹا کر کسی دوسری جانب منعطف کرائی جا سکے چنانچہ شروع جنگ سے اب تک اٹلی مین سرکاری بیمہ اور پارلیمنٹ مین عام رائے کو وزن دار بنانے کے متعلق کوئی چرچا نہین سنا جاتا۔

دوسری طرف پبلک کی اڈووا کا داغ بدنامی مٹانے کی شرمسارانہ خواہش مثل ہماری اُس ننقمانہ آواز کے مشتعل تھی جو ہمنے لاندھیا

ل موجودہ وزیر اعظم اٹلی ۱۲ ل اصلاح تمدن ۱۲ ل براعظم افریقہ مین ملک حبش کا ایک شہر ۱۲

طریقہ سے مجوبہر کے واقع کا بدلہ لینے کے لیے بلند کی تھی اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمنے سوڈان کا بدلہ سوڈان سے لینا چاہا تھا لیکن اطالیون نے اپنی جینیا کی کلونس کو طرابلس کے خون سے دہونے کی کوشش کی ہے۔

اوراسی موقعہ پر مہاجنون نے طرابلس کے مفروضہ مال و دولت کے متعلق حریصانہ مقاصد کو چھپاتے ہوئے حب الوطنی کا اظہار کیا۔

طرابلس کی معدنی دولت اور زراعتی ذرایع آمدنی کی اٹلی مین بہت کچھ تعریف کیجاتی ہے اور اس مضمون پر اٹلی کے اخبارون نے سالہا سال تک خامہ فرسائی کی ہے۔ اٹلی مین سب سے زیادہ ہر دل عزیز گیت جو گایا جاتا ہے وہ خوبصورت طرابلس کے نام سے مشہور ہے فی الحقیقت ایسے غیر آباد حصص اور بنجر کے بڑے بڑے قطعات رکھنے والے ملک کے لیے جیسے کہ طرابلس کے اندرون ملک مین واقع ہین خوبصورتی ہی ایک ایسی صفت ہے کہ ملک کو رغبت دلانے کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی موزون صفت نہین مل سکتی۔ مگر جنگ کا بخار اترنے ہی عام طور پر معلوم ہوجاییگا کہ اٹلی کی آبادی کو شمالی افریقہ کی دولت کے باب مین مبالغہ آمیز حکایات کے ذریعہ سے بڑی بیدردی کے ساتھ دہوکا دیا گیا ہے جیسا کہ اسوقت بھی علامات سے ظاہر ہورہا ہے کیونکہ آبادی کے عقلمند حصہ نے ایسا ہی محسوس کرنا شروع کردیا ہے۔

طرابلس کی دولت کے بارہ مین عام طور پر جو بیانات شایع کئے گئے ہین اُن مین سے مثال کے طور پر ایک طویل مضمون کا جو ۷ و ۸ جنوری کو اٹلی کے اخبار موسومہ گیورنیل ڈی سیسیلیا مین شایع ہوا ہے ہم اقتباس پیش کرتے ہین۔ اس کا مصنف سینٹر ڈی فیلس ہے جو پارلیمنٹ کا ممبر

سلہ جنوبی افریقہ مین نٹال کے شمال و مغرب مین اس نام کا ایک پہاڑ ہے جہان بوئردن نے انگریزون کو شکست دی تھی ۱۲

ہونے کے علاوہ سسلی کے مشہور فرقہ اشتراکیہ کا ممبر بھی ہے اور جس کے حملہ اور اتہ جنگ کے جوش سے یہ تمام سچے اشتراکی ممبرون کو نفرت آمیز حقارت سے بھر دیا ہے۔

حسب بیان مصنف سینٹر ڈی فیلس اور اُس کے تین دوست گزشتہ جنوری مین طرابلس پہونچے تاکہ زمین کی قوت پیداوار اور ترقی زراعت کے متعلق تحقیقات کرین اس ڈیپوٹیشن مین سینٹر ڈی فیلس - لانگی - گلونی - اور بولوگ بھی شریک تھے جن مین سے کم سے کم دو شخص فرقۂ اشتراکیہ سے تعلق رکھتے ہین - سینٹر ڈی فیلس کے یقین دلانے کے مطابق ڈیپوٹیشن کے اور ممبرون نے بھی اپنا پورا پورا اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کی ترقی طرابلس مین کامیاب ثابت ہوگی - چنانچہ یہ بھی جنگ کے طرفدار فرقہ کا ساتھ دینے کے لیے ہر طرح امادہ ہوگئے - لیکن جنگ کے اخلاقی پہلو کی نسبت اپنے آپ کو غیر مکلف سمجھتے ہوئے فرقہ اشتراکیہ کے یہ عجیب ممبر بھی صرف اس اصول پر کاربند رہتے کہ جنگ کے نتائج سے کیا مادّی فائدہ حاصل ہوگا؟ ایسی صورت مین کس قدر مشکل ہے کہ ان ممبرون کے اُس تیقن کی نسبت جو اُن کو فرقۂ اشتراکیہ کے عقائد کے متعلق ہے کوئی نیک رائے قائم کیجائے -

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طریقۂ تحقیقات کی نسبت بھی جس سے اس ڈیپوٹیشن کو طرابلس کی زرخیزی کی نسبت اطمینان ہوا ہے کچھ عرض کیا جاوے شکر کی جگہ ہے کہ اطالیون نے جس ملک کے الحاق کا ارادہ کیا

سلہ اشتراکیہ وہ فرقہ ہے جو دولت اور محنت کی منصفانہ تقسیم کا خواہشمند اور مساوات وانصاف کا سختی سے جانب دار ہے ۱۲

ہے اُس کا بہت ہی تھوڑا حصہ ان ممبرون کو جہل قدمی کے لیے میسر آیا اولاً ممبران ڈیپوٹیشن سیدی مصری گئے اور اپنی خندقون سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ریتیلے میدانون کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنی گاڑی ہی مین سے اوچک او چک کر آنکھین پھاڑنی شروع کین تاکہ دور تک نظر سے کام لے سکین اور انھون سنے اُن ناہموار میدانون مین جسے اپنی تحریرین ہموار بیان کیا ہے عجیب وغریب چیزین دیکھین مین بذات خود اُن گھاس دار جنگلون سے واقفیت رکھتا ہون ان وسیع خطون مین اٹھارہ انچ اونچی بکثرت ایک خاص قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے اونٹ بھی بجز اُس حالت کے کہ بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو کبھی نہین کھاتا۔

ان عجیب وغریب اشیار کے ملاحظہ کے بعد ممبرون نے آب رسانی کے سوال پر توجہ کی اور انھین اپنے رہنما سے معلوم ہوا کہ پانی کی قلت نہین ہے نخلستان مین ہر ایک عرب کے مکان مین کنوان ہے اور اس ضلع کے باہر قدرتی طور پر برسات کی کمی کا عوض شبنم کی کثرت سے ہوتا رہتا ہے اس احمقانہ بیان کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جسکی بنیاد پر وفد کا نظاہر اُس ملک کی آبرسانی کے متعلق اطمینان ہوگیا جو اٹلی سے پانچ گنا زیادہ وسیع ہے اور وہ امر یہ ہے کہ طرابلس کے نخلستانون مین پانی بافراط ہے اور پانی کے بےشل ذخیرے موجود ہین کیونکہ گھاس دار جنگلون اور چٹانون کا پانی اُن بہت سے چکنی مٹی کے قطعات پر جانب سمندر بہتا ہوا پایا جاتا ہے جو اطراف شہر مین واقع ہین سینڑ دی فیلس پانی کی کثرت اس امر سے بھی ثابت کرتے ہین کہ الجیریا مین اوسطاً ہیپ والے کنوؤن سے ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل پانی حاصل کیا جاسکتا ہے

سلہ مساوی ہے ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل کے۔ رطل ۲ بسیر کا ہوتا ہے۔

وہ اس موقعہ پر استثنا کو بالکل نظرانداز کر گئے ہین کہ شمالی افریقہ کا وہ حصہ جسمین مراکو ٹیونس الجیریا شامل ہین طبعی طور پر طرابلس سے مختلف ہے۔ طرابلس صحرائے لیبان کے ایک کنارہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اُس کی عام حالتون سے موثر پایا جاتا ہے چنانچہ بخلاف اسکے علم حیوانات کے ماہرون کے بیان کیمطابق کہا جاسکتا ہے کہ مراکو ٹیونس والجیریا اُسی سطح مین شامل ہین جس مین یوارپ واقع ہے۔

میرے بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مراکو ٹیونس یا الجیریا کی بارش کا اوسط بیس انچہ سے چالیس انچہ تک ہے اور فرانسیسی سفیر متعینہ تبعازی کے سرکاری بیان کے مطابق برقتہ الحمرا مین جو طرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز صوبہ ہے بارش کا اوسط گیارہ انچہ سے بھی کم ہے تاہم سبنر ڈی فیلس نے اپنی تحقیقات کے نتیجہ کو ایک دلکش تار مین اس طرح پر ادا کیا ہے کہ ریگستان کی ہمتے جانچ کی اور اسے قابل کاشت پایا۔

میرے نزدیک سینر ڈی فیلس کی پارٹی کی تحقیقات جو طرابلس کی زمین سے تعلق رکھتی ہے الائس کی عجائباتی سرزمین سے زیادہ وثوق نہین رکھتی جب سے فرانس کا ٹیونس پر اقتدار قائم ہوا ہے اسوقت سے طرابلس اٹلی کے لیے نابطہ کے انگور کا باغ ہو رہا ہے۔

متواتر تیس سال سے اثبات کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو اٹلی ہیئت طرابلس کی زرخیزی کے تیقن کو عام طور پر مستحکم کیا جاوے مسلسل یکے بعد دیگرے

له ملک فلسطین مین بیت المقدس سے ۴۵ میل شمال کی طرف ایک شہر آباد تھا جو خاندان اھب کے ماتحت اسرائیلیون کا دار الخلافہ تھا یہان ایک شخص نابطہ نامی رہتا تھا جس کے پاس علاوہ جائداد کثیر کے ایک انگورستان بھی تھا بادشاہ وقت نے نابطہ کو قتل کر کے اسکے مال و انگورستان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲

ایجنٹون نے عموماً طرابلس اور خصوصاً برقتہ الحمرا کے متعلق شاندار کیفیتین شایع کی ہین جو سب فرضی ہین کیونکہ بقول ڈاکٹر گبری گوری طرابلس ہین زمین کی ناقابلیت پیداوار اور پانی کی قلت عام ہے ہین اپنی ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہون کہ زمین کا وہ حصہ جو جبل اور ساحل سمندر کے درمیان واقع ہے اسقدر بیکار ہے کہ اُس کے لیے کوئی ملک کسی طرح جان و مال کا نقصان گوارا نہین کرسکتا کیونکہ جنگ کا نتیجہ حسب مراد نکلنے پر بھی ایسے خوفناک بیابان و سنسان ہون گے جن کی نظیر طرابلس کے علاوہ اور کسی سرزمین ہین نہین مل سکتی اگر اٹلی کے ناتجربہ کار کاشتکار اخبار نویسون کی مبالغہ آمیز نظم و نثر سے متاثر ہوکر کبھی طرابلس کو جلا وطنی اختیار کرین تو ہین بہت بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ وہ بقول لارڈ سالسبری کے زمین کو بہت ہی کم قیمت پائین گے۔

ڈاکٹر گبری گوری اپنے قابل تعریف اور پر معلومات مضمون ہین جو دسمبر کے کان ٹمپوریری ریویو ہین بعنوان ذرایع آمدنی طرابلس شایع ہو چکا ہے اطالیون کو اُنکے پر فضا خیالات ہین کچھہ مدد نہین دیتے۔

ڈاکٹر گبری گوری بالکل غیر جانبدار اور طرابلس کے بارہ ہین رائے دینے کی پوری پوری قابلیت رکھتے ہین کیونکہ وہ ۱۹۰۸ء ہین بحیثیت اُس وفد کے ممبر ہونے کی طرابلس گئے تھے جس کو زانگ وِل نے برقتہ الحمرا جانے کے لیے مرتب کیا تھا تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہودیون کی نوآبادی کے لیے یہ جگہ کسقدر موزون ہے اس وفد کے پانچون ممبر اس کام کے لیے ممتاز طریقہ سے موزون تھے ان ہین ایک مسٹر ایم۔ بی۔ ڈف بھی شریک تھے جو آب رسانی کے کام کے ماہر ہین اور ڈاکٹر ٹراڈینبرا کے زراعتی کالج کے گراجوئیٹ جنہون نے سوڈان ہین کاشت کا تجربہ عملی طور پر

حاصل کیا تھا ان لوگون کی تحقیقات کا نتیجہ بالکل مایوسی بخش ثابت ہوا ڈاکٹر گیری گوری کا بیان ہے کہ اگرچہ برقتہ الحمر اطرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز حصہ ہے لیکن ہمین خلاف توقع رپورٹ کرنی پڑی کیونکہ یہ حصہ ملک بھی اسوجہ سے کہ اسکا بڑا حصہ بیکار ہے آب رسانی کے وسائل ناکافی ہین اور زراعت کی ناقابل اطمینان حالت ہے لہذا زراعت کرنے والی بڑی بڑی نوآبادیون کے لیے بالکل ناموزون ہے۔

شمالی افریقہ مین زراعت اور خصوصاً آب رسانی کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے، کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کے غلہ کا جہاز جو سینٹ پال روما کیطرف لے گیا تھا معہ کثیر تعداد جہازون کے بیڑے کے اٹلی کے شہرون کی آبادی کے لیے طرابلس سے غلہ مہیا کرنے کے کام پر مامور تھا۔ سیرین خصوصیت سے ایک مشہور غلہ کا گودام تھا جہان سے حسب ضرورت روما اور بزنطین کو غلہ بھیجا جاتا تھا۔

اور شہنشاہی افسرون کے لیے اس تجارت کی بندش کا خطرہ جبکہ شاہی قوت کی بنیاد غلہ کی درآمد پر مبنی ہو کچھ کم نہ تھا ایک مرتبہ جبکہ فلاسفر سوپارٹر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے جادو کے زور سے غلہ کے جہازون کی آمد مین تاخیر کردی ہے تو عقلمند قسطنطین نے فوراً اُس کا سر کٹوا لیا ایسے ہی ایک الزام پر اہنا ناسی ایس گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

لیکن یہ پرانے زمانہ کے کھیپ اب کہان۔ کیا آب و ہوا کے اندر کوئی عظیم تغیر شمالی افریقہ مین بیس صدی کے دراز زمانہ مین ہو چکا ہے؟

---

۵۱ حواری پولوس ۱۲ ۵۲ مشہور و معروف عابد و زاہد پادری جو ۲۹۶ سنہ مین پیدا ہوا اور ۳۷۳ سنہ مین وفات پائی۔ ہر سال ۲ مئی کو اس کی یادگار ایشیائی اور لاطینی گرجاؤن مین منائی جاتی ہے ۱۲

سیاح کو پہلی ہی نظر میں اس امر کی صحت کا یقین ہو جاتا ہے کہ ایک صحرائی میدان میں تمغاد کے شکستہ و تباہ شدہ آثار نمودار ہیں جس کا تھیڑ چار ہزار تماشیون کی نشست کی وسعت رکھنے کے لیے مشہور تھا اور اسکے عبادت خانے اور بازار بھی اسی مناسبت سے وسیع تھے اور جس کے حماموں کو افریقہ میں سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے خاص برتری حاصل تھی۔

اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی بڑی آبادی کے لیے جو کسی زمانہ میں ان شکستہ و خاموش دیوارون کے اندر سکونت پذیر تھی ان حمامون کے لیے پانی کے فراہمی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صرف پینے کے لیے پانی کہان سے میسر آتا ہوگا۔

تقریباً چھ سو میل جانب جنوب طرابلس مقام غات واقع ہے و نیز لیبیا جو کسی زمانہ میں رومیو نکا تجارتی اور فوجی مرکز رہا ہے کیا فوج اور ان شہرون کی جو ان بڑے بڑے شہرون میں آباد تھے ضروریات زندگی ان شہرون کے اندر ہی سے دستیاب ہوتی تھین جواب پہلے سے زیادہ سادہ طریقہ بود و باش رکھنے والی آبادی کو بھی میسر نہیں ہوتی ہیں۔

یہ مسلمہ ہے کہ زمین کے بعض حصون میں عظیم الشان تغیر آب و ہوا میں ہو چکا ہے۔ عربیبا فلکس ایک زمانہ میں اسم بامسمیٰ شہر تھا اور وسط ایشیا کے ریتیلے میدانون کے وہ نیم دفن شدہ امصار جنھین ڈاکٹر سیون ہیڈن نے حال ہی میں دریافت کیا ہے آج سے سات سو سال قبل ان میں آدمی آباد تھے اور کافی طریقہ پر ان شہرون میں آب سانی کے ذرایع کی موجودگی بھی مسلمہ ہے مگر اب بجز عبرت کے وہان پانی ہے نہ آدمی۔

کیا ہمارا کرۂ ارض بتدریج سوکھتا جاتا ہے ؟۔

اور ہماری آینوالی نسلین ایسے ہی خوفناک اسباب کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کی جائینگی جیسے اسباب کہ پروفیسر لاول کے اصول کے مطابق سیارہ مریخ کی باشندگان کی قوتون کو برابر سلب کر رہے ہین۔

بہرحال مقامی اور تحریری شہادت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین طرابلس پر گزشتہ دو ہزار سال کے عرصہ مین بہت بڑے تغیرات آب و ہوا کے اندر پیدا ہو چکے ہین مجھے خود ایک مرتبہ سے زیادہ دفعہ بنجر قطعات مین رومیون کے بنائے ہوے حوض دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور ڈاکٹر گیری گوری بھی بیان کرتے ہین کہ قدیم زمانہ مین ساحل سمندر پر ایک شہر ہول لتا نامی آباد تھا جس کی آبادی کی بی ضرورتون کے کفیل وہ راجہے تھے جو اندرون خطۂ ارض سے لائے گئے تھے کچھ شہادتین ایسی بھی ہین جو تصویر کے تاریک رخ پر روشنی ڈالتی ہین اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کے قدیم بیانات کو ناظرین کے روبرو پیش کرین کسی زمانہ مین طرابلس کی غیر معمولی حالت کا اندازہ جو اوپر کے بیانات سے کیا جا سکتا ہے اس کی حقیقت اس امر سے مشتبہ ہو جاتی ہے کہ یہی مصنف اسٹربیو کے حوالے سے نقل کرتا ہے کہ مارکس کیٹو کے زمانہ مین شمالی طرابلس کے اندر ٹھیک ایسے ہی جغرافیائی حالات موجود تھے جیسے کہ آج موجود ہین یعنی تودہ ہائے ریت اور جھلس دینے والی گرمی معہ کہین کہین نخلستانون مین کنوون کے۔

اسی تصنیف مین ایک اور بیان بھی پایا جاتا ہے جو ہیروڈوٹس کے زمانہ سے بہت پہلے کا ہے اور جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے کہ شمالی افریقہ کے شمالی حصہ مین درندے بڑی کثرت سے ہین اور اسکے پرلی طرف صرف غیر آباد ریتیلے میدان ہین جہان پانی کی خوفناک کمی ہے مصنف موصوف نے مشتبہ حالت مین کچھ بیانات شمالی افریقہ کے باشندون کے بھی نقل کئے ہین جنھین

قوم پسیلی کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ جس نے جنوبی ہوا سے جس کی وجہ سے تمام پانی کے تالاب خشک ہو گئے تھے لڑنیکا ارادہ کیا اور جبکہ وہ لوگ ریت پر پہونچے تو یکایک جنوبی ہوا چلی اور انھین ڈھک دیا۔

مختصراً یہ قیاس مین آسکتا ہے کہ بے انتہا محنت اور مصارف برداشت کرنے کے بعد زمانہ حال کے رومی بڑے بڑے تالابون اور پیپ دار کنوؤن ونیز پانی کی مناسب تقسیم کے ذریعہ سے طرابلس کے بعض قطعات کو ایسا زرخیز بنا سکتے ہین جیسے کہ پہلے کبھی تھے لیکن موجودہ حالت مین بار برداری کی کمی اور مصارف کی زیادتی کی موجودگی مین ایسے خطۂ ارض پر جہان مصنوعی اور بیش قیمت ذرایع آبپاشی کو ملکی آب ہوا کی مخالفت اور ٹلون کا مقابلہ کرنا پڑے کیا سرسبزی حاصل ہو سکتی ہے اور اُس کا زیادہ خوش قسمت ممالک سے کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

طرابلس کی زیتون کی کاشت کے متعلق اٹلی مین مبالغہ آمیز مضامین شایع کئے گئے ہین لیکن بار آور زیتون کے درختون کی تعداد طرابلس مین بہت ہی کم ہے زیتون کا درخت سالہا سال مین جوان ہوتا ہے اور اسپر بھی اس کے تیل کی خالص قیمت فی درخت بارہ ۱۲ آنہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

ڈاکٹر گیری گوری کی رائے مین اس بدنصیب ملک کی بڑی سے بڑی تعریف جو کیجا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس صوبہ مین کسیقدر جو کی پیداوار مین اضافہ کرنے کی گنجایش ہے موجودہ حالت مین اس غلہ کی پیداوار آبادی کو کافی ہو کر اسکاٹ لینڈ مین وسکی بنانیوالون کے کام آتی ہے۔

دسمبر کے مہینے مین دو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جنکی وجہ سے

دار السلطنت روما مین بڑی پریشانی پھیل گئی یکے بعد دیگرے اٹلی مین اطلاعین پہونچین کہ فرانسیسی فوجون نے نخلستان جنات پر قبضہ کر لیا ہے اور تعلیج و بندر سوملم کے الحاق کا اعلان جائز طریقہ سے مصری گورنمنٹ نے سُلطان کی پوری پوری رضامندی حاصل کر کے کر دیا ہے فرانس اور برطانیہ کے اس دو رخے پن سے اٹلی والے غصہ سے دیوانہ ہو گئے کیونکہ ایک طرف تو یہ دیکھنے مین آیا کہ جس ملک پر اٹلی نے دندان آز تیز کر رکھے تھے اسکے دو چھوٹے حصون پر خاموشی سے بلا استمزاج دیگر دو یورپین سلطنتون نے قبضہ کر لیا جبکہ دوسری طرف معلوم تھا کہ اٹلی کا قزاقانہ ارادہ ایک حد تک دول عظام کی منظوری کے بعد عمل مین لایا گیا تھا وہ قوم جو کہ سر اسر قزاقانہ جنگ کو خود پسند کرتی تھی ایک ایسے ہی کم درجہ کے بے اصول پن سے غصہ مین از خود رفتہ ہو گئی بہت سے مضامین و خطوط اخبارات مین غصہ کا اظہار کرنے کے لیے شایع کیے گئے ازا نجملہ ایک خط سینٹر ڈی سرمنی کا ہے جو کہ اٹلی کا ایک مشہور مدبر ہے اُس نے لکھا ہے کہ سوملم برقتہ الحمرا کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قبل ازین اٹلی نے اپنے شاہانہ حق کا اعلان کر دیا ہے تو پھر کس طرح جائز ہے کہ ایسی صورت مین مصر و انگلینڈ سوملم کو سلطان سے بطور تحفہ کے قبول کر سکتے ہین مصر کی سرحد کا متواتر رد و بدل جس کی غرض برقتہ الحمرا کی سرحد کو توڑنا ہے مصر اور سلطان کے درمیان اوسی وقت تک جائز تھے جبتک جنگ کا آغاز نہین ہوا تھا۔

نیز یہ کہ سب سے پہلے انگلستان نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے جنگی جہازون کی ناکہ بندی جو سرحد مصر تک پھیلی ہوئی تھی علیحدہ کر دی جاے اس وقت اس ناکہ بندی سے ہمارا منشا طرابلس کے اس حصہ کی نگرانی کرنا تھا جس پر

مصر کی طرف سے دست درازی کا اندیشہ تھا لیس ہمنے اعتراض مذکور کی بنا پر انگلستان کی حسب مرضی ناکہ بندی موقوف کردی جسکو نقشون کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا تھا اور آج ہم دیکھتے ہین کہ سلطان کی عظیم الشان مہربانی اور رعایت سے حالانکہ اب سلطان ایسی رعایت کرنے کے مجاز نہین ہین مصری سرحد کو بندرگاہ سولم تک وسیع کردیا گیا ہے۔ ایسی صورت ہین کہ ہمارے اور ترکی کے درمیان جنگ ہو رہی ہے انگلینڈ کسی قسم کے فائدہ اٹھانیکا مستحق نہین ہے۔

کسی ایک شخص کو بھی اٹلی کے اخبارات کی غصہ آمیز تحریرات سے اتفاق نہین ہو سکتا کیونکہ طرابلس کے اُن چند شہرون ہین جو ساحل سمندر پر واقع ہین۔ اٹلی کی کثیر التعداد فوج پڑی ہوئی ہے اور باوجود کثیر جان و مال کے نقصان برداشت کرنے کے اُن تین میل سے جہان تک کہ جہازی توپون کی زد مددگار ہے آگے نہین بڑھ سکتی ایسی صورت ہین اس بیہودہ اعلان کی بنائ پر جو الحاق طرابلس کے متعلق ہے اور جس پر تمام دنیا ہنس رہی ہے کسی قسم کا دعویٰ کرنا کس طرح حق بجانب ہو سکتا ہے اسکے برخلاف فرانس و انگلستان بلا دقت و حرج ٹھنڈے دل سے ایک ایسے حصہ کے مالک ہوگئے ہین جس کی پہلے سے کوئی حدبندی نہین تھی۔ فرانس کا حصہ جنوب مغرب ہین واقع ہے اور انگلستان شمال مشرق ہین دو سو میل ساحل سمندر کا مالک بنگیا ہے۔

نخلستان جنات پر ۲۰ نومبر کو ایک دیسی پلٹن نے جو الجیریا کے انتہائی جنوبی مرکز سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس مرکز پر بیقاعدہ عرب کیولیری بطور رزرو متعین تھے قبضہ کیا۔ اس خطہ ارض پر قبضہ کرنے کے لیے فرانسیسی گورنمنٹ کا بہانہ کسیقدر کمزور اور معمول کے مطابق یہ تھا کہ

ملک مین بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ ابتدائے جنگ سے ترکی فوج نے غات و غدامس چھوڑ دیے تھے۔ تاکہ ساحلی عثمانی فوج سے ملکر اٹلی کے مقابلہ مین کامیاب کارروائی کیجا سکے۔ اور جملہ حکام ایک عظیم مہم مین مشغول تھے لہذا فرانسیسیون کو نخلستان جنات پر اپنی قوت قائم کرنیکا ایک عمدہ موقعہ تھا جسکو اُنھون نے ہاتھ سے نہین کھویا۔

طرابلس کے سب سے آخری نقشے کے مطابق جو توارہ مین شایع ہوا ہے۔ واجنات کی مزروعہ زمین سو کیلومیٹر غات کے جنوب مغرب مین تصیلی پہاڑ کے نیچے واقع ہے گو یہ ساٹھ میل کا وسیع قطعہ بڑے کاروان کے راستہ کے قریب ہے جو جنوب سے غدامس اور غات سے مغربی صحرا کو جاتا ہے مگر اسپر بھی اس کم آباد اور مرکز سے دور دراز واقع شدہ نخلستان پر فرانس کو قبضہ پانے سے جو فوائد مرکوز ہون گے اُن کا بقینی ہونا مشکل ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مراکو کے اندرون ملک کی بردہ فروشی کا تعلق جنات سے وابستہ ہے اور اکثر جماعتین مراکو کو اسی غرض کی تکمیل کے واسطے بھیجی جاتی ہین یہ بہانہ ۱۹۰۵ء مین جبکہ فرانسیسی کپتان ٹوچارڈ نے نخلستان پر قبضہ کر لیا تھا پیش کیا گیا تھا اسی بنا پر ۱۹۰۶ء مین سلطان نے ایک فرزانہ ارادہ کے ذریعہ سے مشروطی طور پر جنات کو اسوقت تک کے لیے کہ تکمل طریقہ سے حد بندی نہو جائے غیر جانب قرار دیا مگر حد بندی کا کچھہ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ ۱۹۱۰ء مین فرانسیسی ناراضگی کیساتھ اس امر سے متعجب ہوئے کہ ترکی جنرل نے غات کے اطراف والی زمینون پر قبضہ کر لیا ہے۔ فرانسیسی زور دیتے ہین کہ خود ترکون نے ہی ارادہ

؎ ایک کیلومیٹر مساوی ہے تین ہزار دو سو اسی اعشاریہ آٹھ فٹ کے ۱۲

مذکورہ کے شرائط کی خلاف ورزی صرف سنہ ۱۹۱۰ء مین ہی نہین بلکہ سنہ ۱۹۰۸ء
مین بھی کی تھی۔ پس اُنھون نے ہمیشہ کے واسطے اس بحث طلب سوال
کا خاتمہ کردیا ہے۔

فرانس کی اس مشتبہ کارروائی کے مقابلہ مین جو اُس سے جنات
کے متعلق سرزد ہوئی ہے ہمارا الحاق سولم سراسر انصاف پر مبنی ہے کیونکہ
یہ خود سلطان نے برٹش گورنمنٹ کو دیا ہے۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ نے برٹش گورنمنٹ کو صلاح دی تھی کہ تمام طرابلس کو مصر سے
ملحق کرلے۔ لیکن یہ ذمہ واری شکریہ کے ساتھ واپس کردی گئی۔ زمانہ دراز سے
خلیج سولم باب عالی اور مصر کے درمیان دوستانہ شکوہ شکایت کا باعث
رہا ہے حتی کہ طرابلس اور مصر کے درمیان کی سرحد اب تک مکمل طور سے
واضح نہین ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۴۱ء کے اُس شہنشاہی ارادہ مین جس کی بنا پر مصر مین محمد علی
کی گورنمنٹ تسلیم کی گئی ہے مسطور تھا کہ منسلکہ نقشہ مین سرحد دکھائی جائے گی
مگر ایسا کوئی نقشہ ارادہ کے ساتھ نہین پایا گیا بہرحال سلطنت ترکی نے
اب تک زور دیا ہے کہ سرحد راس الکناس کی اونچی سرزمین سے شروع ہوتی
ہے برخلاف اس کے مصر کہتا ہے کہ خلیج سولم اس ملک کی مغربی حد ہے۔ اس
ما بہ البحث اراضی کا رقبہ تین سو کیلومیٹر ہے۔

مصر کی نظر مین سولم کی قدر اس وجہ سے بڑھی ہوئی ہے کہ سولم کے سوا باستثناء
طبروق اور کسی جگہ اس غیر آباد و ناقابل کاشت طولانی اور بیابانی ساحل
سمندر مین اچھا بندرگاہ قائم نہین کیا جا سکتا۔ اور موقعہ کے لحاظ سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایک کارآمد بندرگاہ کی جس کی حفاظت صرف ایک ہی قلعہ سے

باآسانی ہوسکے تعمیر کے لیے سولم بہت موزون جگہ ہے - اگراسی میل کے فاصلہ کے اندر برطانیہ کے مضبوط جہاز بلا اندیشہ سولم کے گہرے پانی مین سفر کرسکین - تو طبروق جس کی بہت تعریف کیجاتی ہے اپنی قدر و قیمت بحیثیت جنگی اغراض کے آدھا رہ جائیگا -

اس سوال کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے مصر کی آئندہ سرسبزی اس نئے ملک کے الحاق سے جو خلیج سولم کے اطراف مین واقع ہے ترقی کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے - اُدہر مالٹا کی بڑہتی ہوئی آبادی کا مسئلہ مدت سے قابل اندیشہ بن رہا ہے اس نئے حصہ ملک کے مصر سے متعلق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ مخالف نہین معلوم ہوتی کہ یہ نیا بندرگاہ مالٹا کی حد سے بڑہی ہوئی آبادی کے قبول کرنے کا کافی طور سے کفیل نہو جائے - گو ابھی تک سولم کاروان کی گذرگاہ ہونے کے اعزاز سے محروم ہے لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ وہان تازہ پانی بکثرت ہے اور یہ ممکن ہے کہ کامیاب طریقہ پر تجارت کیجا سکے اسلیے یہ اغلب ہے کہ رفتہ رفتہ خلیج کے اطراف و جوانب مین مالٹا کے پرہیزگار اور محنتی باشندون کے لیے جنھین اُن کے حد سے زیادہ بڑہے ہوے آباد ساحل سے بھیجا جاوے معاش کے نئے ذرایع دستیاب ہوسکین -

خدیو کی ساحلی ریل کو تو بلا شبہ سولم تک وسیع کیا جائیگا اور اگر ایک دوسری ریلوے لائن مصر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ سولم و بندرگاہ سوڈان کو ملانے کے لیے نکالی گئی تو بہت بڑی تجارتی سرسبزی اُس نئے شہر کو حاصل ہو جائے گی -

سلطنت ٹرکی جنگ کے لیے بالکل تیار نہین تھی اور اس الزام کی بڑی ذمہ واری حقی پاشا کے سر ہے جبکہ بری قوت کے مقابلہ مین بحری طاقت

کا عمدہ رکھنا ٹرکی سے زیادہ مالداروں کے واسطے بھی ناقابل برداشت بوجھ ہو رہا ہے تو ترکی نے مناسب سمجھکر ہی ایک وسیع بحری بیڑے کے خیال کو ترک اوراپنی تمام قوتوں کو ایک عظیم اور قابل بری فوج کی تیاری پر مجتمع کر دیا ہے۔ اس فوج کا خاص مقصد یورپین ترکی کی حفاظت ہے جسکی ضرورت کا روس اور بلغاریہ سے لازمی جنگ کی صورت میں ہر آن الیقینی ہے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ ابتداء بغاوت یمن مین عرب کے باغیوں کی سرکوبی کے لیے شوکت پاشا وزیر جنگ نے ایڈریا نوپل اور قسطنطنیہ سے فوجوں کا بھیجا جانا پسند کیا طرابلس کی پندرہ ہزار فوج میں بہت سے سپاہی عربی بولنے والے تھے اور تمام فوج ایسی رائفلوں سے مسلح تھی جو یورپین ترکی کی فوج کے رائفلوں سے مختلف تھیں انہیں وجہات کی بنا پر طرابلس سے عرب کو فوجوں کا پہنچانا ضروری معلوم ہونے لگا۔ مگر اسپر بھی بغرض اطمینان ایک مشہور گفتگو کے درمیان مین وزیر جنگ نے حقی پاشا سے دریافت کیا کہ آیا وہ کسی ایسے خطرہ کی عدم موجودگی کی ذمہ واری کرتے ہین جس کے اٹلی کی طرف سے طرابلس مین پیدا ہونیکا احتمال ہو۔

حقی پاشا نے جو حال ہی اٹلی کی تاش کھیلنے والی پارٹیوں کی صحبت سے علٰحدہ ہوا تھا اور جس کے ذاتی تعلقات اٹلی مین موجود تھے بیان کیا کہ شوکت پاشا بلا خدشہ طرابلس کی فوج کی بڑی تعداد کو عرب منتقل کر سکتے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا مزید برآن زاید کمک بعض فوجوں کی جگہ پر کرنے کے لیے اُس فوج کو بھی بھیجی گئی جو یورپین ٹرکی مین تعینات تھی۔ اور اس طرح طرابلس کی فوجی قوت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ البتہ ترکی کی خوش قسمتی تھی کہ جو فوج طرابلس سے منتقل کی گئی تھی اُس نے اپنا گولہ بارود طرابلس مین ہی چھوڑ دیا جو لڑتے وقت

ہین خاطر خواہ کارآمد ثابت ہوا علاوہ ازین رائفلون اور کارتوسون کے اور نئے ذخیرے اعلان جنگ سے صرف چند ہی روز بیشتر ورنہ نامی جہاز کے ذریعہ سے طرابلس ہین پہونچ گئے تھے کہ اٹلی کی شیخی بگھار نیوالی بحری فوج نے دو بڑی بھاری غلطیون سے جنگ کی ابتدا کی۔ اولاً۔ ٹونرکی کے ادنی درجہ کے جنگی جہازون کو اجازت دی گئی کہ بیروت سے دردانیال کو بحفاظت پہونچ جائین۔ دوم رسد رسانی کے جہاز ورنہ کو اجازت دی گئی کہ بندرگاہ طرابلس ہین داخل ہو جائے حالانکہ یہ امر اٹلی کے قزاقانہ اصول کے عین مطابق تھا کہ وہ درنہ کو گرفتار کر کے جنگ کا جلد خاتمہ کر دیتی۔

موجودہ صورت ہین فی الحقیقت مشکل ہے کہ اس ہمیشل لڑائی کے نتیجے کے بے کوئی پیشین گوئی کیجا سکے کیونکہ اٹلی کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج طرابلس ہین موجود ہے۔ اس صورت سے کہ اپنی خندقون کو چھوڑ کر کوئی جنگی کاروائی نہین کر سکتی ایسی صورت ہین ٹرکی کی طرف سے ایسی شرائط پر صلح کی خواہش ظاہر کرنے کی توقع نہین ہے جنھین اٹلی منظور کر سکے۔

اٹلی کی خاص مشکلات ہین ایک یہ بات بھی ہے کہ جلد یا بدیر طرابلس کے بیابان ہین اس کی حالت منحوس نہو جائے۔ اس کے علاوہ ایک طولانی جنگ کے اخراجات غالباً مالی ذرایع پر ایسا اثر ڈال سکتے ہین کہ بصورت جنگ کے بے نتیجہ رہنے اور غیر ضروری طول کھینچ جانے کے عام رائے مخالفت ہین بھڑک اُٹھے۔

اس کے مقابلہ ہین ترکی کے سامنے بھی ایک اہم سوال درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا عرب وفادار رہین گے۔ حقیقتاً موجودہ حالت ہین اس قسم کے علامات نہین پائے جاتے ہین جن کی وجہ سے عربون کی وفاداری ہین

ذرہ بھر بھی شک کیا جا سکے بخلاف اسکے طرابلس کے مصروف پیکار عربون کی وفاداری کا سخت امتحان گذشتہ نومبر مین ہو چکا ہے جبکہ کثرت بارش نے تمام ملک کو سیراب کر دیا تھا۔ اور جسکو ذرا تفصیل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۸ء مین قلت بارش کی وجہ سے فصل بالکل تباہ ہو گئی تھی۔ بہت عرب قبائل نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ٹیونس تارک الوطنی اختیار کی اب جبکہ نومبر مین مردہ قالب مین روح پھونکنے والی بارش کافی مقدار مین ہوئی تو مصروف کارزار عرب اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتون سے سیل ہا میل دور تھے بعض نے تھوڑے عرصہ کیواسطے اپنے کھیتون کو واپسی اختیار کی مگر کثیر التعداد نے حُبّ الوطنی کو مالی فائدہ پر ترجیح دیکر اور یہ گوارا کر کے کہ اُن کے اور اُن خاندانون کے لیے ایسے سنہری زمانہ کو ہاتھ سے چھوڑ دینے پر فاقہ کشی کا بھی خطرہ ہے۔ اپنی اپنی جنگی ڈیوٹی پر ثابت قدم رہے۔ بلاشبہ اٹلی والے رشوت کے ذریعہ سے اُس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرین گے جو بزور تلوار ان کو میسر نہین ہوئی ہے لیکن جیسا کہ مین خیال کرتا ہون بہ نسبت عربون کی خود غرضانہ چال چلن کے اسلام کی قوت زیادہ مضبوط ثابت ہو گی۔

سلطنت عثمانیہ کی مخالفت مین جو امور پیش کیے جا سکتے ہین اُن مین سے ایک اندرونی اختلاف ہے۔ اگر ترک صرف اپنی پولیٹکل سازشون اور اُن اختلافات کو جو اُن کے وطن مین موجود ہین ترک کر دین اور دشمن کی مدافعت مین متفقہ کوشش کرین تو ایسی جنگ سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے جو اطالیون کو بمقابلہ ترکون کے جلد تھکا دیگی۔

غالباً اسوقت تک اٹلی پورے دس ملین یعنی ایک کروڑ جنگ پر خرچ

سلہ یہان مصنف نے سکہ ظاہر نہین کیا ہے لیکن قیاس یہ چاہتی ہے کہ مطلب ایک کروڑ پونڈ سے ہے۔

کرچکی ہے اور باوجود اسکے کہ سرکاری رپورٹین دل خوش کن ہین حال ہی مین قرضہ حاصل کرنے کی بیہرسس بین ناکامیاب کوشش کی گئی تھی۔ اس کے مقابلہ مین ترکون کا ابھی تک بہت ہی کم صرف ہوا ہے۔ مصر و ٹیونس سے جو بڑی بڑی مقدار کے چندے موصول ہوئے ہین وہ اسوقت تک کیواسطے کافی ہین۔ کیونکہ عربون کی روزانہ خوراک اور تنخواہ کا ضرج چھ پنس فی کس سے زیادہ نہین ہے۔

بیکار قلعون پر گولہ باری کرنے اور کسی جزیرہ پر قبضہ کر لینے سے ترکون کی ہمت پر کوئی بُرا اثر نہین پڑ سکتا جبکہ اٹلی کی فوج یورپ یا ایشیا مین سلطان کی سرزمین پر قدم دہرنے کی بھی جرأت نہین کر سکتی۔ بخلاف اسکے یہ ممکن ہے کہ اس بدقسمتی کا جو بحر احمر مین ترکون کی اکثر دامنگیر رہ چکی ہے فقدان ہو جائے تو صرف چند بٹالینون کے پہونچ جانے پر ہی آرتھیریا اور اسکے ساتھ اٹلی کی حالت بدلجائے گی اور پھر اٹلی کی اس نوآبادی کی حالت مین سلطان کے باثر الحاق سے کیسا عجیب و غریب تغیر واقع ہوگا؟

جنگ کے نو ایجاد پہلو یعنی ہوائی جہازون کے ذریعہ سے بھی بجز اسکے کہ غبارون کی سراغرسانی بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اطالیون کو اور کسی قسم کی کامیابی حاصل نہین ہوئی گو ان بیلونون مین بڑے تیز بھک سے اڑجانیوالے مادہ سے بنائے ہوئے ڈھائی سو فولادی گولے جنکا قطر $\frac{1}{2}$ ۳ انچ ہوتا ہو رکھے جاسکتے ہین مگر ان مین سے صرف چند ہی گولے ایک نال کے ذریعہ سے جس کو ہوا باز اپنے گھٹنون کے درمیان دبائے رکھتا ہے نیچے پھینکے جاسکتے ہین کیونکہ ہوا باز کا ایک ہاتھ تو مشین کو درست حالت مین رکھنے

مطابق انچ ساڑھے ایک آنہ کے ۱۲

کے لیے وقف ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بم کے گولے کو دونون بازوؤن
مین دبا کر نشانہ لگانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے زیادہ گولے نہین پھینکے
جا سکتے۔ اس پر گولیون سے بچنے کی خاطر اور بعض اوقات بڑی بڑی توپون
کے چلنے کی وجہ سے فضا مین گرمی بڑھکر جو ہوا مین زبردست لہرین پیدا
ہو جاتی ہین اسکے باعث ہوا باز کو مجبوری زمین سے دو ہزار فیٹ بلندی
پر رہنا پڑتا ہے علاوہ ازین ہوا بازون کی ناکامیابی کے لیے طرابلس
اس لیے بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ اسکے ریگستان مین جہان شناخت
کے ذرایع معدوم ہین سمت کا پہچاننا مشکل ہے گو یہ صحیح ہے کہ آئندہ جون
جون ہوا بازون کی تعداد اور تجربہ بڑھتا جائے گا یہ ہوائی جہاز اور کارآمد
غبارے زیادہ خوفناک ثابت ہوتے جائین گے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے
کہ ترک اپنے دشمن سے جنگ کے اس نئے پہلو مین مقابلہ کرنے کے لیے
جلد یا بدیر ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کامیاب کوشش نہین کر سکتے جنگ کے
موجودہ اور بیہودہ قوانین مین پھٹنے والی گولی کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن
پھٹنے والے بمب کے گولے ایسی سرزمین پر جہان عورتین مرد بچے اور اسپتالون
کے مریض موجود ہون عام طور پر پھینکنے کی اجازت ہے اس قابل
مضحکہ قانون جنگ سے اطالیون نے جو فائدہ حاصل کیا ہے اس سے اسقدر
بھی فائدہ حاصل نہین ہوا کہ عرب ہوائی جہازون سے صرف ڈرنے ہی
لگتے۔

لڑائی کا ایک اور پہلو جو ممکن ہے کہ اخیر مین فیصلہ کن ثابت ہو شیخ
سنوسی کا رجحان ہے افواہ ہے کہ اٹلی والون نے ایک بڑا ڈپیوٹیشن مذہبی
آزادی انعامات اور مخصوص حقوق شیخ سنوسی کو دئے جانے کے وعدہ

کے ساتھ بشرطیکہ شیخ موصوف ترکون کے خلاف مدد دین شیخ سنوسی کی خدمت مین بھیجا تھا۔ مگر یہ سفارت اگر فی الحقیقت کبھی روانہ بھی کی گئی تھی۔ اپنے مقصد مین ناکامیاب رہی کیونکہ بقول ڈاکٹر گیبری گوری وہ پرانا اختلاف جو کفرہ اور قسطنطنیہ کے درمیان بوجہہ شیخ سنوسی کی جماعت کے پرجوش عقائد کے موجود تھا اب عام خطرہ کی حالت مین کافرونکا مقابلہ کرنے کے لیے علیحدہ اُٹھا کر رکھدیا گیا ہے۔

دو مختلف خیال شیخ سنوسی کی قوت کے بارے مین قائم کیے جاتے ہین اوّل تو وہ رپورٹین ہین جو فرانس کے محکمہ جنگ کی خبررسانی کے صیغہ نے بھیجین ہین فوجی حیثیت سے اس فرقہ کی جنگی قابلیت کی رفاقت کو کم قیمت و بے قدر ظاہر کرتی ہین جس کی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ کفرہ مین کثیر التعداد مسلح اور قابل فوج کی موجودگی کی حکایت بہت مبالغہ آمیز ہے اُس کے مقابلہ مین عرب خصوصیت سے معاملہ کو اخفار کھنے مین ماہر ہین جس کا تجربہ نخلستان مین گران قیمت پر اٹلی والون کو حاصل ہوا ہے۔ وہ ہتھیار جو حال من فرانیسون کے خلاف وادی مین استعمال کیے گئے تھے کفرہ سے آئے تھے اس کے ساتھ ہی یہ بہت ممکن ہے کہ کثیر التعداد گولہ باروت سنوسی آبادیون مین مخفی رکھا گیا ہو۔

مجھے خود یہ خصوصیت حاصل ہے کہ مین ایک ایسے مسلمان سے لمبی چوڑی گفتگو کر چکا ہون جو سنوسیون مین رہ چکا ہے اور غالباً اُن کے متعلق اُن تنخواہ دار ایجنٹون سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ جو اجنبی دولتون نے مقرر کر رکھے ہین۔ گو مین اپنے آپ کو موجودہ حالت جنگ مین شیخ سنوسی کی واقعی قوت کے ظاہر کرنے مین آزاد نہین سمجھتا ہون مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ زبردست فرقہ

طرابلس کو حملہ آور کی دست برد سے بچانے مین سلطنت عثمانیہ سے پوری ہمدردی رکھتا ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ ہلکے توپ خانہ کا کچھہ حصہ جو بنغازی کے مقابلہ مین موجود ہے اونٹون کے ذریعہ کفرہ کے نخلستانون سے بھیجا گیا ہے اور یہ امر تو مسلمہ ہے کہ یہ فرقہ برقتہ الحمرا ابن انور بے کو کافی مدد دیچکا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ایا شیخ سنوسی ایک بڑے پیمانہ پر آخری مدد دین گے یا نہین دو قیاحتین مدد نہ دینے کے خیال کو تقویت دینے کے لیے کہی جاسکتی ہین ایک تو یہ کہ سمندر سے کفرہ کا فاصلہ لا متناہی کہنے کے قابل ہے بنغازی سے سنوسی کا ہیڈ کوارٹر ہزار کیلو میٹر کے فصل پر واقع ہے اور نشاط پاشا کے کمپ سے المضاعف دوسرے یہ کہ عربون پر فوجی قواعد کے مطابق حکومت نہین کیجا سکتی۔ اس کے خلاف یہ امر واقعی ہے کہ اسوقت جو عرب باضابطہ طریقہ سے ترکون کی ماتحتی مین مصروف پیکار ہین وہ اُن جنگجو بہوت کی تعداد کثیر کے مقابلہ مین جو اندرون ملک سے حاصل کیے جاسکتے ہین قلیل التعداد کہے جاسکتے ہین۔ میرے نزدیک جبکہ ایسے وسیع ذرایع کی قیمت سے گورنمنٹ عثمانیہ پوری طرح خبردار ہے تو اس بیان مین کچھہ مبالغہ نہین ہے کہ طرابلس مین اخیر اپیل پر ہتھیار اٹھانے کے قابل ایک لاکھ عرب بآسانی جمع ہو جائین گے۔

فی الحال عربون کی بڑی بڑی اور بخوبی مسلح جماعتین میدان جنگ مین آرہی ہین اور متواتر حملون مین حصہ لیتی ہین جس کی وجہ سے اٹلی والے ساحلی شہرون مین بطور محصور کے بند ہین اور جب ایسی ہی اور دوسری جماعتین شریک جنگ ہونے کو ہوتی ہین تو پہلی آئی ہوئی جماعتین کچھہ عرصہ کے لیے

پ اپنے مواضعات کو واپسی اختیار کرتی ہین تاکہ کچھ عرصہ اپنے کھیتون اور گلون اور خاندانون کی نگرانی کر سکین۔

اس نظام کی کم وبیش کامل مطابقت بوئرون کے اُس دستور العمل سے پائی جاتی ہے جو انھون نے ایک جنرل کی تدابیر بگاڑنے کے لیے مقرر کیا تھا اور جو آخر تک کامیاب ثابت ہوتا رہا اسی طرح بوئر جماعتین ایک دوسرے کو سبکدوش کرتی رہتی تھین تاکہ چند ہفتون کے لیے مصروف پیکار جماعتون کو اپنے کھیتون مین کام کرنیکا موقعہ ملتا رہے اس کامیاب اور غیر ضرر رسان طریقہ کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ علاوہ اُن لوگون کے جو سنوسی برقتہ الحمرا بھیج چکے ہین باقیماندہ سنوسی رزرو مین شمار کیے جا سکتے ہین جو کسی روز طرابلس کی حفاظت کے لیے صف آرا کیے جا ئین گے۔
کسی وقت مین شیخ سنوسی کی ہمدردی ترکون کے حق مین تقریباً لامحدود قدر وقیمت کی ثابت ہوگی جیسا کہ میرے اطلاع دینے والے کے بیان کے مطابق جو شیخ سنوسی کے متعلق ذاتی معلومات رکھنے کے علاوہ صدر مقام کفرہ اور افریقہ کے بہت سے سفر کر چکا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف شیخ سنوسی کا فرمان جنگ مصر وٹیونس کے علاوہ جنوب کے دور دراز حصص سے جنگجو مسلمانون کو جمع کرنے مین کامیاب ثابت ہوگا کیونکہ اس جماعت کا مذہبی اثر بہت وسیع ہے اور اُن کے مشنری مشرقی مغربی اور شمالی افریقہ کے علاوہ نائجیریا اور یوگنڈا مین بھی پھیل چکے ہین۔

ایک اور مسئلہ یورپ کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قابل ہے جس کی بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی اخباری شہنشاہی پسند جماعت جنگ کے خلاف قبل اسکے کہ اس کی قوم نہ ختم ہونیوالی دقتون مین بالکل غرق ہو جائے جلد

آواز بلند کر کے جنگ کو روک دیگی۔ کیونکہ اگر اٹلی کو طرابلس کے بیا بانوں پر بہت سی جان و مال کے نقصان کے بعد اقتدار بھی حاصل ہو گیا تو وہ اس سنئے صوبہ پر تصرف رکہنے مین انگلینڈ اور فرانس کے لیے باعث دقت ثابت ہوگا اس لیے یہ خوف ہمیشہ دامنگیر رہنا چاہیے کہ جب دول یورپ ایک ہنگامہ عظیم مین مبتلا ہون گے۔ تو یہ دو نون قومی ہمسایہ سپیبو کے فوجی ورثا کو معہ بوریہ بدہنے کے بآسانی شمالی افریقہ سے باہر نکالدین گے۔ مصر برقتہ الحمرا پر قابض ہو جائیگا اور فرانس اپنی سرحد کو غدامس سے آگے بڑھا کر مغربی طرابلس تک وسیع کر دیگا۔ کیونکہ اس صورت مین سولم اور بائیزرٹا بحیثیت بحری پوزیشن کے اٹلی کو بآسانی افریقہ بدر کر سکتے ہین مزید بران فرانس کے وہ فوجی ذرایع جو اسے ٹیونس مین حاصل ہین اور وبال جان ہون گے۔

ـــ۱ رومیون کا جنرل جس نے افریقہ پر حملہ کیا تہا اور ہنی بال کو شکست دی تھی۔ پیدائش ۲۳۷ء قبل مسیح۔ وفات ۱۸۳ء قبل مسیح"

باب دوم

میدان جنگ کو روانگی

طرابلس کا اندرونی حصہ ابھی تک زیادہ تر ایسے راز سربستہ زمین کی صورت مین کتابی دنیا کی علمی نظرون سے پوشیدہ ہے جس سے عام طور پر جغرافیہ دان اور سفرنامون کے ناظرین واقفیت نہین رکھتے۔ کیونکہ اولاً تو اندرون ملک کا کوئی ایسا صحیح نقشہ دستیاب نہین ہوتا جس پر پورا پورا وثوق کیا جاسکے ثانیاً بہت کم سیاح ایسے ہین جنھون نے ساحل سمندر کے شہرون سے آگے اپنی سیاحت کے دائرہ کو وسیع کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو۔ حتی کہ رالف۔ یارنہہ۔ ڈکسن۔ اور ڈاویریر جیسے جہان گشت سیاحون نے بھی صحرا اور سوڈان کے اُن معمولی راستون سے جو کاروان کے بڑے راستون سے ملتے ہین علحدہ ہونے کی جرأت نہین کی اس لیے گذشتہ اکتوبر مین جبکہ مجھے مانچسٹر گارڈن کے ایڈیٹر کی مہربانی سے یہ حق حاصل ہو چکا تھا کہ مین اس کے نامہ نگار کی حیثیت سے ترکی فوج کے ساتھ رہو ںینے طرابلس جانیکا مصمم ارادہ کیا تو مجھے اندرون ملک کے راستون ذرایع نقل و حرکت اور وہان کی ضروریات زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے مین بڑی دقت محسوس ہوئی۔

طرابلس لندن سے چھہ روز کی مسافت پر بحر متوسط کے کنارہ ایک ایسے ملک کی حیثیت سے مین واقع ہے جس کے حالات مثل لیر پڈر اور اندرونی حصہ جزیرہ

نمائے عرب کے خفیہ اور پُراسرار ہین لیکن مین اُس تجربہ کی بنا پر جو مجھے ذاتی
طور پر دُور افتادہ عرب فرقون کے متعلق حاصل ہے اور حسین کی سفارتی اور
اور رپورٹون سے جو اِس غیر معلومہ ولایت کے صرف ساحلی خطون کی بابت
شایع ہو چکی ہین تائید ہوتی ہے یہ یقین رکھتا ہوا کہ اِس بیابانی جنگ مین مجھے
تکالیف اور دقتون سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ طرابلس کو روانہ ہو گیا اور فی الحقیقت
جیساکہ مینے خیال کیا تہا ہمین یعنی عثمانی لشکر کو ایک غریب بدو سے لیکر
نشاط بے تک کو مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

اُن صاحبون کے لیے جو طرابلس براہ مارسیلز اور ٹیونس جانا چاہین
یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ ایسے اصحاب جمعرات کو سفر شروع نکرین کیونکہ اس دن
لندن سے روانہ ہونیوالے مسافرون کی کثرت کے باعث پلیٹ فارم پر
تل دہرنے کو جگہ نہین ملتی۔ مزید بران اُن کے ساتھ اسباب بھی اس کثرت
سے ہوتا ہے کہ بلا مبالغہ اُسکے ڈھیر چھوٹے چھوٹے ٹیلے معلوم ہوتے ہین
اُن معمولی دقتون سے جو بصورت اژدہام ہر ایک مسافر کو جہاز اور ریل کے
سفر مین پیش آتی ہین پن سُولر اینڈ اورین ٹل وبمبی اور ریوبین کیسل کے
جہازون پر مارسیلز مین سوار ہونے کی تکلیفین بہت بڑہی ہوئی ہین جمعرات
کے روز سفر شروع کرنے کے یادداشت مین علاوہ ان تمام دقتون و تکلیفون
کے جو ناگزیر ہین ایک اور ہلکی سی مصیبت مجھپر نازل ہوئی یعنی اُس بڑی
بے ترتیبی کے باعث جو ہمارے کیلیے جانے والے جہاز کو مجبوراً بولون مین
داخل کرنے کے سبب پھیل گئی تھی مجھے اپنی مرضی کے خلاف بغیر رجسٹری شدہ
اسباب کے ٹیونس تک سفر کرنا پڑا جو مجھے چوتھے روز ٹیونس جاکر ملا۔ یہہ بھی
ہلکی سی مصیبت اُس شخص کے لیے جو جاپان یا ہندوستان جا رہا ہوتا

کسی بھاری مصیبت ثابت ہوتی جبکہ اُسکا ضروری اسباب ہفتون کے
بعد دستیاب ہوتا۔ ہمارے ہمسفرون مین مشرق جانیوالے کچھ ایسے اصحاب
بھی تھے جن کے اسباب سفر مین صرف ایک ایک گرم سوٹ اور ایک ایک
چھوٹا سا کپڑے رکھنے کا بکس تھا سے مجھے جن کی بے سروسامانی پہ ہمدردانہ
افسوس محسوس ہوتا تھا۔ یوگنڈا جانے والے آٹھ ایسے نوجوان مارسیلز تک ہمارے
ہمسفر رہے جو اپنے اپنے اسکولون کے نشانات پہنے ہوئے تھے اِن مین
ایک اخلاقی قوت جو برطانیہ عظمیٰ کے ہر ایک نائب مین ہونی چاہیے یعنی
مستقل مزاجی موجود تھی اور اُن خیالات سے متاثر معلوم ہوتے تھے۔ جو
کالجون کی مباحثہ کرنے والی سوسائٹیون اور لندن کلب سے تعلق رکھنے کی
صورت مین گوش گزار ہوتے رہتے ہین باوجودیکہ اس سے پہلے ان مین سے
کبھی کسی ایک نے بھی عملاً رودبار انگلستان کو عبور نہین کیا تھا اور وہ سب
کے سب ایک زیتون کے درخت کو دیکھکر یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کیا درخت ہے،
مگر وہ تنقیدی خیال رکھتے تھے اور ہر ایک معاملہ مین فیصلہ کُن رائے پیش
کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کالے آدمیون پہ مہربانی کرنا عبث ہے اور اسی
بنا پہ اُنکی رائے تھی کہ نوآبادیون کے معاملات مین گورنرون کو بالکل خودمختار
ہونا چاہیے۔ علاوہ اسکے وہ اِس بات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور توہین
سمجھتے تھے کہ غیر سرکاری اسٹیمرون کی رقم کثیر ادا نکرنے کے باعث برٹش ٹیکس
دہندگان کے مقابلہ مین جرمنون نے شرقی افریقہ کے ساحلون پر ایک
تجارتی راستہ قائم کرنے مین کامیابی حاصل کر لی ہے وہ مسٹر گالیرتھ بول کی
جلا وطنی کے بھی مخالف تھے۔ اِن نوجوانون کی بابت میری تمنا ہے کہ یہ
عمر کے ساتھ ساتھ عقل مین بھی ترقی کرین۔ کیونکہ ایسے خیالات سے ہماری

وسیع سلطنت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اور ہمارے بعض نوجوان سپاہی اور سول سرونٹ اصحاب کا اپنی غیر انگریز رعایا سے حقارتانہ برتاؤ اگر خطرناک نہیں تو بیہودہ ضرور ہے۔

سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین اُس باغ ہسپرائیڈس کی حفاظت کے لیے جس کی شادابی اور سرسبزی بر محل وقوع ہونے کے باعث ساحل سمندر کو بھی ناز تھا خوفناک درندے تعینات تھے اسی طرح اب شمالی افریقہ کے اطراف برقہ اور اُسکے جانب غرب پھیلے ہوئے قطعات کی نگرانی پر زمانۂ حال کی فوجی قوت تعینات ہے۔ اطالین کروز ر مصری پولیس اور فرانس کی الجیرین فوج کی حاسدانہ نگرانی کے باعث فریقین کی کسی ایک حلقہ تک رسائی دشوار ہو رہی ہے اور فرانسیسی افسرون نے اٹلی کی پیہم شکایتون سے متاثر ہو کر بغرض بندش سامان ممنوعہ جنگ اپنی نگہبانی کو اور زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے بعض حالتون مین جنگی نامہ نگارون کو بھی تکلیف دہ دیر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مجھے قبل روانگی ہی اس قسم کی شکایتین ایک نامہ نگار کی تحریر سے جس نے فرانسیسی افسرون کے مشورہ کے خلاف کھلا ہوا راستہ اختیار نہین کیا تھا معلوم ہو چکین تھین اس لیے مین ایسی دشواریون کے برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار تھا مگر مین بخلاف اس کے فرانسیسی افسرون کی ہر ایک ممکن خوش اخلاقی کے برتاؤ کا معترف ہون۔ خوبی قسمت سے جنوبی سفر مین مجھے تین معقول ہمراہیون کی لطف صحبت سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملا جن مین ایک ٹیونس کے مسٹر ہرنل دوسرے مسٹر بورس امریکن جو ٹیونس کے جنوب مشرق کو بغرض شکار جانا چاہتے تھے تیسرے ایک مصنف مسٹر ایبٹ جو شل میرے طرابلس جائے تھے اور جن کی رفاقت مجھے ترکی کیمپ تک میسر رہی۔ البتہ ہمین ٹیونس کے سکون سے غائب

شدہ ٹیونسی سکہ کی فراہمی مین کسی قدر ضرور تردد کرنا پڑا کیونکہ نوٹ اور ہنڈی
طرابلس مین بیکار چیزین ہین اور طلائی سکہ فرانس کی مسلمان رعایا ٹیونس کی
اُس فیاضانہ دلی ہمدردی کی نذر ہو چکا تھا جو اُنھون نے سلطنت عثمانیہ کو
ترکی افسرون کی معرفت ستر ہزار پونڈ گرانقدر چندہ کی صورت مین بطور فرید عملی
ثبوت دلی تعلق کے پیش کیا تھا۔

میرے زمانہ قیام ٹیونس مین پانچہزار ایسے خانمان برباد باشندگان مالٹا پناہ گزین
تھے جو غریب اٹلی کی گولہ باری اور ساحل سمندر پر قبضہ کرنے کے ایام مین طرح طرح کے
مصائب شدائد کا شکار ہو چکے تھے۔ اُن کی دکانین لوٹی گئین مکانات برباد کئے
گئے اور اُن مین سے کم سے کم آٹھ شخص اٹلی کے پھٹنے والے گولون کے نذر ہو چکے
تھے۔ مجھے اکثر مالٹیون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو برٹش گورمنٹ کے تغافل شعارانہ
برتاؤ سے سخت ناراض تھے اُن کا بیان تھا کہ ایسے سخت وقت مین جبکہ یہودیون
نے بھی اپنے ہم مذہبون کی مدد کی برٹش گورمنٹ نے ہمین ہمارے ہی حال پر
چھوڑ دیا اور اُن پناہ گزینون مین سے بعض نے جو زیادہ غصہ مین بھرے ہوئے
تھے بیان کیا کہ انھین کس مپرسی کی حالت مین چھوڑ دینے کا اسقدر افسوس نہین
ہے جسقدر اسکا کہ کیون کبھی ابتر انگریزی جھنڈا سایہ افگن ہوا تھا میرے خیال
مین اُن کی تمام ناراضی اور اعتراضات بالکل حق بجانب تھے اس پر خطرناک طرہ
یہ ہے کہ دار العوام مین برٹش فارن آفس کا لہجہ باشندگان مالٹا کے
حق بجانب غصہ کو کم کرنیوالا نہین تھا۔

ٹیونس سے مذبین تک ہمارا سفر پر لطف رہا۔ جونئی ریلوے لائن
شوشہ سے سفاکس تک جاری کی گئی ہے اُس نے ہمین آرام کے علاوہ
الدجیم کے اُس برباد شدہ ایمفی تھیٹر کے جو انٹونائن طرز کا بہترین نمونہ ہے

دیکھنے کے لیے کافی وقت بھی دیا گو انگلستان مین ہمین ٹیونس کے متعلق کافی
معلومات میسر نہوئین مگر دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض لحاظ سے مصر کے مقابلہ مین
جہان بغرض سیر و تفریح یورپین اصحاب جاتے ہین ٹیونس کی دلچسپیان بہت
بڑھی ہوئی ہین - آب و ہوا خوشگوار آثار قدیمہ کی دلچسپی بیمثل اور
انتظام اچھا ہونے کے علاوہ ٹیونس مین ریلوے لائن بھی بڑے رقبون
پر پھیلی ہوئی ہے -

وبائی ہیضہ تھوڑی ہی سی پھیلنے پائی تھی کہ اپنی ابتدائی حالت مین دبادی
گئی اور موجود حالت مین یہ خطرہ بالکل بے بنیاد ہے مگر اس کی وجہ سے ٹیونس
کے بہت سے آینوالے اصحاب رک گئے - سفاکس سے مدنین تک - جن
گڑگڑاتی ہوئی جو پہیہ گاڑیون کی آمد و رفت جاری ہے وہ معمولاً مسافت جلد
طے نہین کر سکتین -

اس لیے ہمنے سفاکس سے بنی غردان تک چھہ چھہ پونڈ کرایہ کی موٹر کارون
پر بیٹھکر ایسی سرعت سے اُن فرانسیسی سڑکون پر جنھین طرابلس مین آنکھین
ڈھونڈھتی تھین گذرنا شروع کیا غبیض مین ناشتہ کرنے کے بعد جہان
ہیضہ پھوٹ پڑا تھا رات کے کھانے کے وقت مدنین پہونچ گئے یہان
ہمنے عربون کا اوسی قسم کا ناچ دیکھا جیسا کہ قبل ازین بسکرہ مین جہان بعد
آدمیون سے بھرے ہوئے عربی قہوہ خانون مین - بدنام کنندہ نکونامی چند
انگریزی سیاح معہ اپنی اُن بیٹیون کے جنھین یورپ مین بغرض تحفظ منظر بد
نقاب پوش رکھا جاتا ہے طبقہ والدیتل کی بدنام عورتون کے دوش بدوش
بیٹھے ہوئے عربون کا ناچ دیکھنے مین جو مشرقیون کی نظر مین خواہ کتنا
ہی پر لطف کیون نہو مگر مغربی اُسے بیہودہ حرکات سے زیادہ معز زخطاب

نہین دیسکتے۔

مدنین پہونچنے سے ذرا پیشتر سرحد عبور کئے ہوئے اور براہ سفاکس قسطنطنیہ جانیوالے تین ترک جو بیہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمین ملے جو میدان جنگ سے تابہی گردان پچیس روز کے عرصہ مین براہ دیہات دوری کے راستہ سے پہونچے تھے گو جنگ اٹلی کے باعث بظاہر ہر ایک چیز سے جو دولت مین شمار کیجا سکے محروم ہو چکے تھے مزید برآن دو شخصون کی ٹانگون مین زخم بھی موجود تھے مگر اس پر بھی باوجود حفظ مراتب کی پابندی کے اُن کی ہر ایک بات سے زندہ دلی مترشح ہوتی تھی اور وہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے کہ مین اُنکی قوم سے ہمدردی رکھتا ہوا طرابلس جا رہا تھا۔ سفاکس سے تا اختتام سفر تمام عرب اس سے مطلع معلوم ہوتے تھے کہ ہم کہان جا رہے ہین کیونکہ اُنکا ہمارے ساتھ غیر معمولی دوستانہ برتاؤ رہا اور حتی المقدور اُنہون نے ہر ایک ممکن موقع کو اپنی دوستی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

ھم سے کچھ فاصلہ پر وہ خوبصورت جبل متمتہ کی پہاڑیان سینہ اُبھارے میدان مین کھڑی دکھائی دیتی تھین جن کی بلندیون پر سایون کی کثرت مشرقی شاعرانہ نکتہ نظر سے چوٹیون کا کام کرتی ہے اور جن کی وجہ سے سیاحون کو رہبری کے لیے مقامی عربون کا حاصل کرنا دشوار ہو رہا ہے یہ وہی پہاڑیان تھین جہان پر مسٹر بورس بہت سے بارہ سنگون کے شکار کرنے کی اُمید رکھتے تھے مگر باوجود تکملہ جملہ انتظامات متعلق بہ شکار اُنکی رائفلین ابھی تک نہین آئی تھین اس لیے اُنہون نے تابہی غزوان بطور مزید عنایت لطف صحبت سے ہمین محروم نہین کیا۔

دو ترکی افسر بہ تبدیل لباس غیر مضرت رسان سیاحون کی وضع سے

مدنین کی ایک گلی مین کھڑے ہوئے سرحد عبور کرنے کے موقع کا انتظار کر رہے تھے
میرے خیال مین تقریباً ساٹھ افسر اسی ترکیب سے نکلکر اپنے رفقا کے شریک
حال ہو چکے ہین۔ ہمنے سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا ڈھیر اُن یورپین ٹوپیوں کا
دیکھا جنھین عثمانی سپاہیون نے اپنی سرزمین کا یقین ہوتے پر اپنی جلابوں سے
چھپی ہوئی طربوشین نکالکر پہنتے اور اپنی کارروائی کے بخیر و خوبی انجام پانے کی
مسرت مین قہقہہ لگاتے ہوئے پھینکدیا تھا۔

مین خصوصیت سے اُس عجیب اور زبردست بانبو فوج کے دیکھنے کا
متمنی تھا جس کا ایک حصہ مدنین کے قریب تعینات ہے اور جس کے سپاہیون
کے زیب تن ہونے سے اُس معمولی آسمانی و سرخ وردی کو جو فرانس کی عام
پلٹنون مین مروج ہے انوجہ سے عار ہے کہ ایکے سپاہی چور اوچکے اور قاتل
ہونے کے سبب قواعد وغیرہ کے بعد شام کو حفاظت سے مقفل کردیے
جاتے ہین۔

اس بانبو فوج سے وہ فارن لیجن (جیش ملکی) فوج متعینہ جنوبی الجیریا
جس مین کسی زمانہ مین ایک بشپ معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوا
تھا اور بالفعل نصف جرمن اور نصف باستثناء انگریزی قوم کے دیگر اقوام
کے سپاہی ملازم ہین مختلف ہے۔

آج کل جنوبی ٹیونس مین یہ پرنتائج حکایت بہت مشہور ہو رہی ہی
کہ ایک شریعت علم حیوانات کے شایق انگریز سیاح نے غفسہ کے غارون
مین رہنے والی چمگادڑون کے نمونے لانیوالون کو فی چمگادڑ پچاس سانٹیم انعام
دینے کا اعلان کیا تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عرب زندہ چمگادڑون کی چار
بھری ہوئی بوریان لے آیا جنھین دیکھکر یہ نادان سیاح بہت گھبرایا

اور اُس دقت سے بچنے کی کوئی سبیل نہ معلوم ہونے پر اُسکو مجبوراً حسب وعدہ آٹھ پونڈ کی گرانقدر رقم ادا کرنے پڑی۔

بنی غردان کو جانیوالی سڑک سرکاری طور پر لیبیٹ کھلاتی ہے جسکی شکستہ حالت دیکھکر میرا موٹر کار و نکو زیادہ کرایہ پر حاصل کرنے کا افسوس جاتا رھا کیونکہ مالکان کے لیے اپنی مشین اور ٹائٹر ون کو ایسے ناہموار سڑک پر لیجانا خالی از خطرہ نہ تھا۔

طغیانی کے آثار سے جو ہر ایک جانب نمایان تھے ظاہر ہوتا تھا کہ زمانہ برسات مین یہ سڑک تقریباً نا قابل گذر ہوتی ہوگی۔ راستہ مین ہمین ایک ایسی خشک ندی بھی ملی جس مین کما حقہ طغیانی کے آثار پائے جاتے تھے اور جو سڑک کے ایک پُل کے نصف حصہ کو بہا لے گئی تھی جس کی وجہ سے پانی کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا۔

بنی غردان کے جسپر شیوخ حکومت کرتے ہین ایک فوجی حلقہ مین واقع ہونے کے باعث جہان ہم دوپہر کو پہونچ گئے تھے۔ گھوڑون اور اونٹون کے لیے کمان ڈینٹ سے احکام حاصل کرنے پڑے یہان خوش قسمتی سے انجمن ہلال احمر کے چھہ ترکی ڈاکٹرون کی ایک ایسی جماعت سے ملاقات ہوئی جو معہ بہت سے شفاخانہ کے اردلیون ذخیرون اور تیمار دار مردون کے بسرکردگی نہایت ملنسار اور ذی علم ڈاکٹر عبدالکریم سا طیر بے پروفیسر طب اسٹنبول یونیورسٹی جلد میدان جنگ کو روانہ ہونیوالی تھی۔ زمرۂ ملازمان مین پیریسٹ فیلینن کی اونچی ہیٹ اور بکری کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے ایک البانی عثمان نامی شخص بھی تھا جو مستعد اور شہسوار ہونے کے ساتھ یونانی اور ترکی زبانین جانتا اور مجسم تمسخر ہونے کی وجہ سے سب کی دلبستگی کا باعث

تھا۔ اسی ہلال احمر کی پارٹی کے ساتھ میرے لندن کے متعارف کپتان ٹیلیہم بھی تھے جو قبل ازین بماتحتی جنرل فرینچ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہو چکے تھے انکو دوبارہ اور پھر ایسے موقعہ پر دیکھنا بہت زیادہ پرمسرت تھا۔

اس پارٹی کو بہت دقتین برداشت کرنے کی وجہ سے سرحد تک پہونچنے مین ایک ماہ کا عرصہ صرف کرنا پڑا اور جبکہ سفر کی ابتدا برآرام اورینٹ ایکسپریس ریلوے سے کی گئی تھی تو اس کی انتہا ذلیل اور تکلیف دہ کاروانی طریقہ پر طے مراحل کی صورت مین ختم ہونیوالی تھی یہ جماعت قسطنطنیہ سے براہ مارسیلز جب ٹیونس پہونچی تو تیمارداروں کی تعداد مین زیادتی کا شبہ ہوتے پر سرکاری کاغذات کی گہری جانچ پرتال کے بعد تقریباً ایک درجن نرس روک دیے اور واپسی پر مجبور کیے گئے۔

ہماری انجمن صلیب احمر کو بھی براہ انسانی ہمدردی قابل ڈاکٹرون اور تیمارداروں کا انگریزی اسٹاف طرابلس ضرور بھیجنا چاہیے جبکہ ایسی مدد عثمانیون کے حق مین نعمت غیر مترقبہ اور ہماری کروڑون مسلمان رعایا ہند کی نظر مین مستحسن قرار پائیگی۔

غبیقس مین ایک عرب رہنما محمد کا چھوٹا سا مکان سرراہ واقع تھا جسکی وجہ سے مکین کو اپنے پیشہ رہنمائی کی ضرورت یعنی مسافرون کی آمد و رفت کی خبرگیری مین خاص سہولیت حاصل تھی محمد اپنے چست لباس مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور حسب بیان نامبردہ اس کی پھندنے دار ٹیونس کی ٹوپی ساڑھے چار فرانک اور ریشمی لبادہ معہ ٹوپ جو باہم سلے ہوئے تھے ساٹھ فرانک کی قیمت کے تھے۔

رہنما مذکور عزیزیہ تک میری اور مسٹر ایبٹ کی خدمتگاری کا معاملہ طے

کرکے اپنی بیوی اور رشتہ کے بھائی سے رخصت ہوئے اور سامان سفر درست کرنے کے لیے اپنے مکان میں چلا گیا جہاں سے وہ الوداع کہکر تھوڑی دیر میں معہ اپنے روزانہ پہننے کے کپڑون کی گٹھری کے واپس آکے ہمارے اسباب کی بوری پہ سفر کرنے کے لیے تیار ہوکر بیٹھ گیا۔ ہم معہ اُس نئے ملازم کے سرحد کے قریب ہوتے جارہے تھے جس کی بابت مجھے بہت اندیشہ تھا کہ بدون صریح اجازت کے سرحد کیونکر عبور کرسکیگا۔ لیکن اُس نے مجھے یہ کہکر مطمئن کردیا کہ اگر محافظان سرحد اُسے واپسی پر مجبور کرین گے تو وہ بظاہر رنجیدہ حالت مین اُن کے احکام کی تعمیل کریگا مگر رات کو خرگوش کی طرح پوشیدہ طورسے سرزمین طرابلس کے کسی قریبی مقام پر آکر ہم سے ملجاویگا۔

پانچ دن کے سخت سفر کے بعد مسافر بنی غردان سے عزیزیہ تک پہونچ سکتا ہے یہ امر آسان نہین ہے کہ کوئی شخص یکے بعد دیگرے منازل کی ٹھیک ٹھیک کیفیت بیان کرسکے کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہے طرابلس کا کوئی قابل اعتبار اور صحیح نقشہ موجود نہین ہے۔ حتی کہ جو نقشے دستیاب ہوتے ہین اُن مین باہم مختلف مقامات کے نامون مین بھی اختلاف ہے حال ہی مین جو دو نقشے لندن اور فرانس مین مرتب ہوئے ہین اُن مین بنی گردان تک کا پتہ نہین حالانکہ یہ شہر سترہ سال سے آباد ہے بہرحال اُس شخص کی رہنمائی کے لیے جو براہ سمندر ٹیونس پہونچے یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ اسکے واسطے سب سے سیدھا وہ راستہ ہے جسکا طول دو سو چالیس کیلومیٹر یا ڈیڑھ سو میل ہے اور جو شوشہ بوقماش زوارہ اور زاویہ ہوتا ہوا بنی گردان جاتا ہے۔

دوسری سمت کے متعلق مجھے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ جو شخص براہ مصر شرقی سرحد کو عبور کرکے ولایت طرابلس مین داخل ہونا چاہے اُسے

بہت زیادہ وقت کا مالک ہونے کے علاوہ ایسے تکلیف دہ بیابانی سفر کے واسطے تیار رہنا چاہیے جسکا سلسلہ باشنا ، سفر ما یحتاج زندگی کی عدم دستیابی کی صورت مین کم سے کم چھ ہفتہ تک جاری رہیگا

یہ امر تقریباً ناممکن ہے کہ نشا طبے کی فوج کا تعلق بیرونی دنیا سے کسی وقت مین بھی منقطع کیا جا سکے کیونکہ ایک تو ٹیونس کی تمام مسلمان آبادی دوسرے باشندا ایک لاکھ اطالیون کے براعظم یورپ کے ہر حصہ کے اُن کثیر باشندگان کا بہت بڑا حصہ جو ٹیونس مین اقامت پذیر ہین ترکون سے اُن کی موجودہ کوششون مین دلی ہمدردی رکھتے ہین - اور ایسے ہی محسوسات مصر کے طول و عرض مین پھیلے ہوئے پائے جاتے ہین اس صورت مین اگر ٹیونس اور مصر کی گورنمنٹین صرا ایک قسم کی احتیاط عمل مین لاتے ہوئے بھی اپنے تمام یوروپین سپاہی صرف اسی خدمت کی انجام دہی کے واسطے مامور کر دین تو بھی ان وسیع اور ناقابل تسخیر سرحدونکا بہت چھوٹا سا حصہ کسیقدر قابل اطمینان نگرانی کے تحت مین داخل فرض کئے جانے کے قابل ہوگا اور بہت بڑے حصہ کے واسطے انھین مصری سوڈانی اور عربون کی ضرورت واقع ہوگی جن کی اپنے ہم مذہبون سے گرم جوشانہ ہمدردی مسلمہ ہے -

بخلاف اسکے فرانس کو خود شیخی خور مقامی اطالیون نے اپنے سفیہانہ چال چلن سے اس قابل نہین چھوڑا کہ وہ بخوف بدامنی اپنا ایک سپاہی بھی زیادہ عرصہ کیواسطے سرحد پر بھیج سکے - کیونکہ مقامی اطالیون نے اپنے ہموطنون کی باآسانی حاصل ہونیوالی ابتدائی فتوحات کی تقریب پر برانگیختہ کن طریقون سے اظہار مسرت کیا جس کی وجہ سے قصبات و مواضعات کے عربون مین سخت اور نفرت آمیز اشتعال پیدا ہو گیا -

ٹیونس کے حکام پر بالکل بیخبری اور لاچاری کے عالم مین اُس قومی تنفر کے نتیجہ کا اظہار ہوا جبکہ وہ اپنی عربی لباس رکھنے والی فرانسیسی زواوفوج کو بتعداد کثیر مراکو اور ٹیونس کے ہیضہ سے متاثر ہونے کے سبب دیگر قسم کی تمام فوجون کو بطور عارضی دارالحکومت سے دُور دراز فاصلہ پر بہیج چکے تھے چنانچہ عربون اور اطالیون کے درمیان تشویش ناک ہنگامہ برپا ہونے پر صرف ڈھائی سو زواو فوج کے سپاہی میسر آسکے اور بغیر بندش ظلم وقتل تمام دن جاری رہا۔ بائنرٹا سے بذریعہ تار مدد طلب کی گئی اور چارسو زواو فوج کے اور سپاہی بہم پہونچنے پر شہر مین معمولی امن قائم کیا جاسکا۔ لیکن ابہربھی۔ یورپیون کو مقررہ وقت کے خلاف دیسی حلقون مین جانے کی اجازت ہفتون نہ دیجا سکی۔

طرابلس کے متعلق عام طور پر گفتگو کرنیکا اشتیاق تمام سرحدیون مین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ آج کل جنگی کارروائی بالکل بند تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بات صاف نظر آتی تھی کہ اطالیون کو بڑی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُنکے کمانڈر نے ہر ایک ممکن کوشش اس امر کی کی تھی۔ کہ عام طور سے یورپ اور خصوصیت سے اٹلی مین اس کی دقتون کی خبرین نہ پہونچنے پائین۔

طرابلس کا ہیضہ اور پانی کا قحط اطالین حکام کی بڑی پریشانی کا باعث ہو رہے تھے حتی کہ شمالی افریقہ مین اس صلیبی جنگ کرنیوالی کثیر التعداد فوج کو بناچاری سرزمین اٹلی سے پینے کا پانی منگانا پڑا۔

فریقین کی فوجون کے باہمی فرق کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے ایک ترک خواہ نظام سے تعلق رکھتا ہو یا ردیف سے حتی کہ ایک بیقاعدہ عرب بھی اٹلی کے کمزور اور جلد گھبرا جانے والے سپاہی سے ہر طرح برتر ہے۔

ایک مسن ترکی جنرل نے اعلان دیا تھا کہ اطالین اپنی جس فوج کو پسند کریں لے آویں اور ایک مقررہ میدان میں مساوی التعداد عثمانی بہادروں سے نبرد آزما ہوکر جنگ کا فیصلہ کریں۔ اگرچہ یہ طریقۂ جنگ فی زمانہ بیقاعدہ ہے مگر اس کے اندر ایک ایسی خوبصورتی پنہان ہے جس کی قدر سچا بہادر ہی جان سکتا ہے۔

اٹلی کی طرابلس میں غیر حالت ہونے پر فرانسیسیوں کے علاوہ یہودیوں بحر روم والوں اور نامعلوم القوم کے بہت سے باشندوں نے جو ٹیونس اور الجیریا میں سکونت رکھتے ہیں کھلے طور پر اٹلی کی جانب داری شروع کردی ان لوگوں کی جانب داری بعض حالتوں میں خود غرضی اور لالچ سے پاک بتلائی جائے مگر مصلحت اور موقع کا خیال انکے طریقۂ عمل کو اسکے خلاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ اول الذکر یعنی فرانسیسی حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور موخرالذکر تمام اقوام تجارتی جماعت سے جبکہ ایک طرف فرنیچ افسر ترکوں کی ہمدردی پر ملکی مصلحت کو ترجیح دینے پر اس لیے مجبور تھے کہ انھیں دیسی عربوں سے کسیقدر خوف آمیز بے اعتباری ہے تو دوسری طرف اطالین فوجی ضروریات کے باعث ٹیونس و الجیریا کی تجارت کو کثیر التعداد جانوروں اور کثیر المقدار گوشت و ترکاریوں کی گرانقدر قیمت پر برآمد کا زرین موقع ہاتھ آیا ہے اس لیے لامحالہ ٹیونس کی حکمران اور تجارت پیشہ جماعتیں خوف زدہ ہو رہی ہیں کہ اٹلی کو مبادا طرابلس میں ناکامیابی نہو جائے۔

آج کل ٹیونس و مصر میں یہ اہم سوال درپیش ہے کہ اگر عرب یورپ کی ایک دول عظام میں شمار ہونیوالی طاقت کے حملہ کو غیر مؤثر ثابت کردیں۔ تو اس حالت میں اُن کے لکھوکھا شمالی افریقہ کے ہم مذہبوں پر جو صرف

تلوار کے زور سے مطیع رکھے جاتے اور مختلف مقدار مین اپنے عیسائی حاکمون سے نفرت کرتے ہین کیا اثر پڑیگا۔

ایبٹ اور مجھ سے ایک عرب نے اولاً باربرداری کے دو اونٹون کا کرایہ بارہ بارہ فرانک طے کیا بعد ازان صرف ایک ہی اونٹ پر ہمارا سب اسباب بارکرکے چوبیس فرانک کا طالب ہوا مگر یہ عربی وضع کا دہوکا ہمپر کارگر نہو سکا۔

گھوڑون کی سواری پر ہمنے صحرا کا کاروانی سفر شروع کیا ہمارے پیچھے سواری کو تیز رفتار و پر آرام موٹر کارین تھین نیکو زمانہ حال کے خوش اسلوب مسافر خانے اور کھانے پینے کو لذیذ و لطیف غذائین قسم قسم کے پانی اور شرابین غرضیکہ یقینی باسانی حاصل ہونیوالے اور آرام دہ سامان موجود تھے لیکن ہمارے سامنے صرف بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا تھا سامان راحت کو چھوڑکر تکلیف دہ صحرائی سفر اختیار کرنے کا باعث اُس نئے علم کو حاصل کرنیکا شوق تھا جسے بصورت سوال اس طرح کہہ سکتے ہین کہ وہان ہم کیا دیکھین گے اُس کے ساتھ ہی دو اور سوالات وجہ پریشانی ہورہے تھے کہ کس طرح سے زندگی بسر کرین گے اور کب واپس ہون گے اُسوقت ان تمام سوالات کے جوابات طاقت بشری سے باہر تھے اور اُن کی نسبت صحیح حالات آیندہ کا علم رکھنے والا خدا ہی خوب جانتا تھا۔

ہمارا بڑا قافلہ بنی گردان سے شام کے تین بجے روانہ ہوکر تقریباً آٹھ بجے شوشہ پہونچا جہان ہمنے نکھری ہوئی چاندنی مین اپنے سامان کا انتظار کیا یہ فرانسیسی آخری مقام ایک محفوظ پڑاؤ و تار گھر رکھتا ہے جہان ایک ٹھیکہ دار اور ایک عرب محرر تار سے ملاقات ہوئی یہین ہمین یہ افسوسناک واقعہ پیش

آیا کہ یکایک چھ عرب افسر ایک جرمن ڈاکٹر کو جو انجمن ہلال احمر کے پردہ میں
سفر کر رہا تھا اور جس کی نسبت جرمنی فوج کے طبی اسٹاف سے تعلق رکھنے
کا شبہ تھا روکدینے کے احکام لیے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ یہ قلیل رقم اور ایک
چھوٹے سے چرمی بکس کے ساتھ بلا کسی خیمہ یا کسی اور ضروری چیز کے بہزار
دقت سرحد تک پہونچ چکا تھا تو ایسی صورت میں احکام کی تعمیل کا زیادہ
گران ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اُس سے ڈاکٹر کا پریشان ہونا فطرۃً لازمی
دُنیا کو یونانی زبان کے مٹی پر کندہ کیے ہوئے پرانے الہامی الفاظ یاد ہیں
جنکا لفظی ترجمہ بطریق تصرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طرابلس میں اتنی دیر کر کے
آئے کہ صلح کے شرائط پر بحث ہونی شروع ہو گئی ہو تو اسے اپنی غلطی کے لیے
افسوس کرنا پڑیگا سب قافلہ والے اپنے سفر کو جاری رکھنے کے خواہشمند تھے
لیکن اسباب کا بہت پیچھے چھوڑ دینا بھی تکلیف دہ تھا مجبوراً شوشہ ہی میں
شب باش ہونا پڑا جب کوئی شخص جنگ کے جادو سے مسحور رہونے کیلیے
میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی اہلیت کا بڑی سختی سے امتحان
کیا جاتا ہے چنانچہ کاروائی طریقہ کی پہلی ہی منزل پر شوشہ میں تیرے معہ اور
آٹھ آدمیوں کے ایک کمرہ کی زمین پر سونا نصیب ہوا جسکی وجہ سے میں پانچ
بجے بیدار ہونے پر مجھے کپکپا دینے والی سردی معلوم ہوئی گو خوش قسمتی سے
میںنے عزیزیہ میں ایک عرب سے سفری بستر خرید کر لیا تھا مگر بدقسمتی سے اسکے
اکثر پیچھے رہ جانے کی وجہ سے اس سفر میں مجھے بہت دفعہ زمین پر سونے
اور کبھی کبھی پڑ رہنے کا اتفاق ہوا کیونکہ زمین کے پتھریلی ہونے کیصورت
میں بجز بی نیند کا آنا دشوار ہے رات ہی کو روانگی کا وقت ساڑھے پانچ بجے
طلوع آفتاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جہاں عربوں سے واسطہ ہوا ہاں بہتر

سے بہتر تدابیر بھی کارآمد ثابت نہیں ہوتین چنانچہ ساڑہے آٹھ بجے صبح سے پہلے ہم روانہ نہو سکے۔

زمین کی نمی اور آسمان کا کہر مانع تیز رفتاری تھے ہی کہ شوشہ کی منظرون سے غائب ہوتے ہی موسلا دہار مینہ برسنے لگا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کھائی کھڈے اسقدر بھر گئے کہ ہم گھوڑون کو بخوبی پانی پلا سکین۔ عربون کی حالت بری تھی گھوڑون کے قدم ہر قدم پر پھسلنے اور غریب اونٹ چپکنے والی ریت مین دہنسنے لگے۔

سرزمین طرابلس پر بوقماش لب ساحل اُتگین آباد ہے جس جگہ پہلے کسی زمانہ مین رومیون کا شہر پنڈن آباد تھا یہان پرانا ترکی قلعہ بھی ساحل کے قریب پہاڑی پر واقع ہے اور ایک کم بلند چٹانون کا سلسلہ ساحل کے متوازی دو میل تک پھیلا ہوا اور اُس جگہ کو گھیرے ہوئے ہے جہان ایک عمدہ بندرگاہ تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ بحالت موجودہ چند کشتیان ترکی بلاک ہوس کے دائین جانب پھیلی ہوئی تھین۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ پرانی لنگراندازی کی جگہ شمالی افریقہ کے اور بندرگاہون کی بدقسمتی مین شامل ہو چکی ہے اور اُنھین کی طرح اُس ریت کی کیچ نے جو اس خطرناک کنارہ مین بکثرت پائی جاتی ہے اسجگہ کو بھی خراب کر دیا ہے۔

یہ مجھے پہلا ہی موقعہ تھا کہ مینے بوقماش مین ترکون کے مقابلہ مین اٹلی کی فوجی طاقت اِن نیچی نیچی چٹانون سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک اطالین کروزر کی شکل مین دیکھی جس کے دو دو کشتون سے دہوان نکلتا ہوا ہمین دکھائی دے رہا تھا ہمارے بوقماش پہونچنے سے پانچ دن پہلے پرانے ترکی قلعہ پر اِس حالت مین کہ اُس کے محافظون مین صرف ایک ترک اور دو عرب

سپاہی تھے اطالیوں کی اس تنگظرفی کے باعث گولہ باری کی گئی تھی جس کی نسبت اس صورت میں کہ یہ قلعہ فوجی نظر میں کچھہ خصوصیت نہیں رکھتا تنگظرفی کے سوا اور دوسرا خیال قائم نہیں کیا جا سکتا - اس گولہ باری کا فائدہ صرف اسقدر ہوا کہ قلعہ کی عمارت میں دو یا تین سوراخ ہو گئے - جنہیں بچشم خود بارہ پونڈ وزنی پھٹنے والے گولے کے اجزا اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے دیکھے قلعہ کے محافظوں کی یہ چھوٹی سی تعداد بظاہر جنگی جہاز کی موجودگی سے ہراساں تھی نہ دوبارہ گولہ باری کے خیال سے خوف زدہ -

انجمن ہلال احمر کی پارٹی جس میں اکثر اشخاص طرابلس سے بھیجے ہوئے تھے بیس آدمیوں پر مشتمل اور اٹلی کی بحری توپوں کے لیے ایک اچھا نشانہ تھے اس لیے ڈاکٹر عبدالکریم بے نے ازراہ دانشمندی بوقیاش سے روانگی اور پہیر کا راستہ اختیار کرکے ہلال احمر کی پارٹی کے کاروان کو اطالیوں کی نظر اور توپوں کی زد سے محفوظ کر لیا ورنہ وہ گولے جو بعد میں پھینکے گئے اگر بھی زخیر کے اونٹوں کے قریب گرتے تو انکا راہ گریز اختیار کرنا بہت زیادہ باعث نقصان و دلشکن ہوتا قبل روانگی ڈاکٹر دن کو عربوں سے معلوم ہوا تھا کہ زوارہ پر بھی جو ہماری دوسری منزل مقصود تھا اکثر اوقات گولہ باری کیجاتی ہے -

چنانچہ اُس معقول وجہ کی بنا پر جس کے باعث بوقیاش ترک کرنا لازم تھا وہ زوارہ سے سات میل جانب جنوب رگدالن میں رات بسر کرنے اور صبح کو جو راہ مناسب معلوم ہو اُسے اختیار کرنے کا ارادہ کرکے ہمارے جلد جمع کرنے پر روانہ ہو گئے - کپتان ٹیلیہم دسٹر ریبٹ اور میں بلاک ہوس میں مقیم رہے جس کی بوجہہ شکستگی دکھتی آواز دینے والی چوبی دیواروں کے نیچے بیٹھکر ہم نے ناشتہ کیا جہاز والوں نے ہمیں اچھی طرح دیکھا مگر گولہ باری نہیں کی اسکا سبب

جیساکہ ترکون کا خیال ہے یا تو میری انگریزی ٹوپی تھی جسکو ابھی تک طرپوش سے نہین بدلا تھا یا اغلباً یہ کہ دشمن کے ایجنٹون نے بے سلسلہ کی تار برقی یا کسی دوسرے ذریعہ سے اُنھین مطلع کردیا تھا کہ یہ انجمن ہلال احمر کا کاروان ہے۔

اُن عربون کے پاس جنھون نے کولہ یاری روارہ کی اطلاع دی تھی سب قسم کے اسلحہ مین شمار ہونیوالے ایک ایسے قرابین ساختہ یراشیاء بھی تھی جس پر پندرہ سو میٹر کے دیدوان لگے ہوئے تھے اور جس کے نال کے نیچے چارون طرف گھومنے والی سنگین قائم تھی۔ اس بندوق کے کنارے مین ایک بظاہر نہ معلوم ہونیوالا خانہ تھا جس اندر تیل کی کپی اور بندوق صاف کرنیکا سامان پوشیدہ طور پر موجود تھا جب مینے اس پراسرار خانہ و سامان کی نسبت اسکے فخر کنان مالک کو مطلع کیا تو وہ عرب اس خفیہ خزانے کے علم پر بہت ہی خوش ہوا

مجھے طرابلس مین ہمیشہ اس بات کا افسوس رہا کہ مینے بجائے سپاٹ عربی زین کے جس کے رکاب[1] دوال اسقدر چھوٹے تھے کہ بحالت استعمال گھوڑدوڑ کے سوار کی طرح تکلیف مین رہنا پڑتا تھا اور استعمال نکرنے پر گھوڑے کو دُلکی یا پاشنا دوڑانے کی صورت مین اس کی رکابین کھٹاکھٹ کی آواز کے ساتھ گھوڑے کے دونون پہلوؤن مین لگتی تھین جو مرکب کی تکلیف اور راکب کی ناگواری کا باعث تھین آرام وہ فرانسیسی فوجی زین کیون نہ خریدا جس کے قیود راپنے۔ بیحد کارآمد ہونیکا ثبوت بار بار دیتے رہتے اور میرے افسوس کو تازہ کرتے رہتے ہین ابھی تمام عمر بین۔

[1] بکے از امصار ولایت اطالیہ ۱۲

جسقدر پر مصائب سفر کیے ہین اُن سب مین عام تکلیف کے لحاظ سے شنیہ سے رگڈالن تک گیارہ گھنٹے کا سفر بہت سخت تھا۔

طرابلس مین ہمارے سفر کی اکثر منزلین ایسا اوقات نہ ختم ہونیوالی معلوم ہوتی تھین۔ایسی صورت مین تاریکی ہو جانے کے بعد کھجورون کے جھنڈ دیکھنے یا کتے کی آواز سُننے سے منزل کے قریب الاختتام ہونیکا یقین کرتے ہوئے بغرض مزید اطمینان قیام گاہ کی نسبت کسی بدو سے سوال کرنے پر جواب آیا یہ سنکر کہ منزل مقصود کچھہ دور نہین ہے ہم بہت ہی مایوس ہو جاتے تھے کیونکہ یہ فقرہ طرابلس جیسے ملک مین جہان وقت اور فاصلہ کی کچھہ پرواہ نہین کیجاتی ہے منزل مقصود کے دور ہونیکا مرادف ہونے کے لحاظ سے ناگوار خاطر ہونے کے قابل ہے۔لیکن عرب اُسکی پروا نکرکے اوپر آسمان کی طرف آنکھین اُٹھا کر اور پھر نیچے زمین کی طرف دیکھکر مطمئن صورت سے بیساختہ کہدیتا ہے کہ اللہ بزرگ ہے اور ریگستان وسیع۔

زوارہ سے جہان گولہ باری ہوتی رہتی تھی رگڈالن مین بغرض حفاظت آئے ہوئے اسقدر عورتین اور بچے بھرے پڑے تھے کہ قصبہ مین کوئی خالی مکان روپیہ یا مروت کی خاطر حاصل نہین ہو سکتا تھا۔لیکن قصبہ کے افسرون نے ہماری ہرطرح خاطر کی اورہمین ایک عربی ڈیرا اور دو کمرے دیے گئے۔ جنمیں سے ایک کی عجیب قسم کی تختہ بندی ہو رہی تھی اور دوسرے مین ایک فرنچ انجینیر مقیم تھا رات سرد تھی اور ہمارے اونٹ بہت پیچھے اس لیے ہمین کوئی آرام کا موقع نہین تھا اور ہمنے رات بڑی تکلیف سے گذاری صرف اونٹون کے بالون کا ایک کمبل زمین پر بچھانے کو ملا اور اوڑھنے کے لیے بجز اُورکوٹون کے ہمارے پاس کچھہ نہ تھا بجز میرے تمام

آدمی رات بھر سردی محسوس کرتے رہے کیونکہ مین آٹھ سوتے ہوئے آدمیون کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک ایسے کونے مین پہونچ گیا تھا جہان مجھے اپنے اوپر چٹائی ڈال لینے کا موقعہ ملگیا۔

ہلال احمر کے ڈاکٹرون کے پاس ایک ٹین منیسل دودہ کا تھا جس مین رات جو کی کرکری روٹی ڈبو کر کھائی تھی۔ صبح کو ایک عرب اور اُس کی بیوی عمدہ غلاطہ روغن زیتون مین بھون رہی تھی چنانچہ ہمنے شکم سیر ہو کر اُن کا ناشتہ کیا عبدالکریم بے کے غلاطہ مین دو چھوٹی چھوٹی عرب لڑکیان اور ایک فاقہ کش کتا شریک تھے عبدالکریم بے کی سی فیاضی ترکون مین عام ہے کیونکہ ترک عربون کے برخلاف جانورون تک پر رحم کھانیوالے ہوتے ہین۔

اثنار سفر مین ہی ہمارے ملازم محمد نے اپنے اصلی جوہر دکھلانے شروع کردئے گو اُس نے یورپ کے مختلف حصے اور برسیلز کی نمایش بھی دیکھی تھی مگر یہ سیر عجائبات اور سفر اس کی اصلاح مین کچھہ کارآمد ثابت نہین ہوئے وہ ایک شیخی خور بکی اور ناقابل آدمی تھا اور صاف لیکن عجیب فرانسیسی زبان بولتا اور بسا اوقات فرانسیسی گیت بھی گاتا تھا مجھہ سے اُس نے بیان کیا کہ ٹیونس مین ایک فرانسیسی افسر سے ایک خوبصورت لیڈی کے متعلق لڑائی ہو جانے پر اُسنے فرانسیسی افسر کو ڈوئیل کا چیلنج دیا تھا جس نے خوف اور بدنامی کے خیال سے دو سو فرانک نذر کر کے اس معاملہ کی شہرت کو دبا دیا نہین معلوم محمد میری عقل کی نسبت کیا رائے قائم کی تھی اور کیا فی الحقیقت محمد کا یہ خیال تھا کہ مین اُس کے اس بیان کو سچ باور کرونگا۔

پچھلے دن عربی ٹرین کی بدولت پچپن کیلومیٹر کے سفر مین اسقدر تکلیف اٹھائی تھی کہ مینے باوجود سخت تمازت آفتاب کے سواری کے مقابلہ مین زوارہ تک سات میل پیدل چلنے کو مرجح سمجھا اور لاپیلی اور بارش کیوجہ سے چپکنے والی ریت کا وسیع میدان طے کرکے ہم ایک درختون کی قطار مین پہونچے بعد ازان ان رہٹ کے ٹیلو نکو جن کے بدون سرزمین طرابلس کا نقشہ بھی تصور مین نہین لایا جا سکتا ایکے بعد دیگرے طے کرتے ہوئے گولہ باری سے پائمال کئے ہوئے قصبۂ زوارہ کے بازار مین داخل ہوئے جہان ایک عرب کے ادنی درجہ کے مکان پر شراب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ روٹی۔ پیاز۔ لیمون۔ خرمے۔ اور کھجورون کی خوب خرید و فروخت ہو رہی تھی مسلمان آبادی مین شراب کا اشتہار سمندر کی طغیانی کے باعث کہا جا سکتا ہے۔ یہان مین ایک قہوہ خانے مین کچھہ کھا پی رہا تھا کہ یکایک ایک سمت سے شور و غل کی آواز آئی مین فوراً موقعہ پر پہونچا تو ہلال احمر کے پردہ مین سفر کرنے والے جرمن ڈاکٹر کو مجمع کے درمیان کھڑا پایا جواب شب کے پردہ مین سرحد عبور کرکے سمندر کے کنارے کنارے زوارہ تک پہونچ گیا تھا اور گو اس کی شکل و لباس بہت خراب حالت مین تھے مگر وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا ادہر تمام مجمع اس کے خلاف غصہ کا اظہار کر رہا تھا مگر میرے سمجہانے پر کہ یہ جرمن ڈاکٹر ترکی فوج سے ملنے کو جا رہا ہے سب نے بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اُس کو بہت اچھی چاء پلائی ڈاکٹر نے مجھہ سے بیان کیا کہ ایک عرب نے اٹلی کا باشندہ سمجھکر اسپر حملہ کیا تو اُس نے اُسے برو ننگ ریوالور کا ہم شکل سگریٹ کیس بطور تمنچہ دکھا کر بھگا دیا تہا۔

اس انسانی تار برقی کے ذریعہ سے جو شکل تمام دنیا کے طرابلس مین بھی ذریعہ اطلاع تھی مجھے اپنے پہونچنے سے پیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایک بڑا اسرار

انگریز دو ہفتون سے زوارہ مین مقیم تھا لیکن بظاہر کوئی شخص اس امر سے واقف
نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ انگریز طرابلس مین کس حیثیت سے داخل ہوا تھا
یہ راز مجھپر اُسیوقت منکشف ہوا جب افسران زوارہ کی قیامگاہ مین داخل
ہوکر مینے گھٹنون پر تسمے باندہے اور کسیقدر فوجی وضع کے ایک ہم ملک کو
دیکھا جس کے بشرہ سے باشندہ برطانیہ ہونے کے علامات بین طور پر ظاہر ہورہے
تھے اس شریف آدمی کو جو طرابلس مین عرصہ تک میرے ساتھ رہا اور جسکے میدان
جنگ تک پہونچنے کے حالات عجیب وغریب اور دلچسپ تھے اس کتاب مین
مسٹر بی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ بی کسی زمانہ مین ٹرانسوال کے اسپی رسالہ
مین ملازم تھا اور میرے نزدیک اعلان جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک بحیثیت
جاسوس برٹش فوج مین کام کرتا رہا ازان بعد بحیثیت افسر پولیس اجارہ دار کمپنی
کا تنخواہ دار رہاتھا۔ بی انگلینڈ سے دس پونڈ لیکر روانہ ہوا تھا اور جب وہ براہ
مارسیلز ٹیونس پہونچا تو اُس کے پاس صرف چھبیس شلنگ باقی تھے کیونکہ
تمام رقم سفر اور اُن حادثات کی نذر ہوچکی تھی جو اثنار سفر مین اُسے پیش آچکے تھے
مجبوراً اس تھوڑی رقم پر بھروسہ کرکے ٹیونس سے میدان جنگ کو روانہ ہوگیا۔ بی بجز
انگریزی کے اور کوئی زبان نہین بول سکتا تھا۔ اس لیے اسے طرابلس مین اکثر
اوقات دقتین پیش آتی رہتی تھین مگر کبھی کبھی اُسے نفع بھی پہونچتا تھا سرحد کے
افسرون نے اسباب سے ذق آکر کہ وہ بی کی خواہش جنی کہ نام تک نہین سمجھہ سکے
بی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اگر عرب بی کے ساتھ فیاضی سے نہ پیش
آتے تو وہ فاقون سے مرجاتا۔

جب باشندگان سفاکس کو بی کا ترکی فوج مین پہونچنے کا
ارادہ مالٹیون سے معلوم ہوا تو انہون نے بطور چندہ پیسہ پیسہ

جمع کرکے اڑسٹھ[1] فرانک کی رقم سے بی کی مدد کی اور ایک عرب اخبار نویس نے جو عزیزیہ جا رہا تھا اپنی حمایت و حفاظت مین لیا اس صورت سے بی کے لیے راستہ صاف کیا گیا تھا مگر بی بخیریت زوارہ تک پہونچنے پر روکدیا گیا اور جبکہ وہ موسی بے کے احکام کے خلاف آگے کو روانہ ہوگیا تو ایک پٹرول کی جماعت خوش اخلاقی کے ساتھ اُسے زوارہ ہی واپس لے آئی - بی نے غصہ مین بکواس شروع کردی اور ڈرایا کہ میری قطع حرکت کا برٹش گورنمنٹ انتقام لے گی گو اس کی بکواس بیہودہ اور بے اثر تھی مگر یہ دوسرا اچھا موقعہ تھا کہ بی کی تقریر کا ایک لفظ بھی نہ سمجھا جا سکا - زوارہ مین بی کی موجودگی ترکون کی بڑی دقت اور پریشانی کا باعث تھی اسپر بھی ترکون نے بی کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ شاید برٹش ایلچی کے ساتھ بھی یہ حسن سلوک نہ کیا جاتا کپتان حسن آفندی نے بی کو باصرار اپنا بستر دیا اور خود بین شب ایک تکلیف دہ صوفے پر سوتا رہا جو اسقدر چھوٹا تھا کہ سوتے وقت ایک بید کی بنی ہوئی کرسی پیرون کے لیے اُس کے ساتھ شامل کرنی ہوتی تھی اور یہ شریف افسر اپنے کھانے مین بھی بی کو برابر شریک کرتا رہا جس کی بابت بی کا خیال تھا کہ وہ ایسی مہربانیون کا اسوجہ سے کہ وہ ترکون کی طرف سے لڑنا چاہتا تھا ہر طرح مستحق تھا جب اُس نے میرے سامنے اپنا خیال ظاہر کیا تو مجھے بہت غصہ آیا اور مینے اُس سے کہا کہ وہ ناخواندہ مہمان ہونے کے علاوہ بحیثیت سپاہی کے طرابلس مین بالکل بیکار ہے اور سوائے ترکون کے اور کوئی دوسری فوج موجودہ حالت مین اسکا اپنے درمیان ایک لمحہ بھی ٹھہرنا پسند نہین کرسکتی بی اکثر اوقات بیوقوفی سے تنگ ظرفی کی باتین کر بیٹھتا

[1] فرانسیسی سکہ مساوی ہوتا دس آنے کے ۔

تھا جسکا باعث اس کے بہت سے جاہلانہ خیالات تھے مگر اُس کی باتین ہمیشہ
نیک نیتی پر مبنی ہوتی تھین کیونکہ وہ فیاض طبیعت اور مہربان دل رکھنے والا
شخص تھا۔ ایک مرتبہ بی نے سُلطانی فوج کے عمدہ افسرون مین شمار ہونیکے
لائق موسلے بے سے کہا اس کی باقاعدہ فوج کی قواعد باقاعدہ نہین کیجاتی
اس قسم کی تنقید کا اثر یقینی برا ہونا چاہیے تھا مگر یہ تیسرا موقعہ تھا کہ اس کی
تقریر کا ما حاصل نہین سمجھا گیا۔ مینے موسلی بے سے بی کی سفارش کی تو اُنھون
نے مجھہ سے کہا تا وقتیکہ صدر مقام سے احکام موصول نہون بی کو آگے
جانے کی اجازت نہین ملسکتی۔ البتہ میری نگرانی کے بھروسہ پر اجازت ملسکتی
ہے جسکو مینے منظور کرلیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بجاے میرے بی نے میری
نگرانی کی اور سچ تو یہ ہے کہ اُس سے زیادہ ہمدرد رفیق مجکو کبھی میسر نہین
ہوا۔ مینے جرأت کرکے بی کو مشورہ دیا کہ اگر وہ باورچی کی خدمت کو قبول کرے
تو میرے ڈیرے اور کھانے وغیرہ مین شریک ہو سکتا ہے اور اس صورت سے
متفقہ کام مین ہم دونون کو آسانی ہوگی۔ اس انتظام کو بی نے قبول کرلیا جسکی
مستعدی اور علمی کام کرنے کی قابلیت نے کیمپ کے قیام کو ایسا پُر لطف بنا دیا
کہ ہمارے کھانے پر آس پاس کے آدمیون کی نظر رہنے لگی۔ بی کا ارادہ تھا کہ
جلد والنٹیر بنکر ترکی فوج مین شامل ہو جائے۔ لیکن مینے اُسے پیشتر ہی سے
مطلع کردیا تھا کہ وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہو سکتا۔ کیونکہ بغیر عربی ترکی
یا فرانسیسی زبان جانے کی کمیشن پانے کی توقع نہین ہوسکتی اور بدون قواعد
جانے کے معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بھرتی نہین کیا جا سکتا۔ رہا
عربون کے ساتھ حملون مین شریک ہونا اس صورت مین اٹلی والون کے
ہاتھ سے مارے جانے کے بجاے اپنے ہی ساتھیون کے ہاتھ سے قتل

ہونیکا زیادہ قوی احتمال تھا چنانچہ میری تمام پیشینگوئیان صحیح ثابت ہوئین۔ فتھی بے نے بی کو کسی طرح بھی فوجی خدمت مین لینا گوارا نہ کیا جس کی وجہ یہی ہے کہ مسٹر مانٹیگ کی مختصر خدمات نے عثمانی افسرون کو ایسی تکلیف و دقت مین مبتلا کیا تھا کہ مجھے آئندہ ایسے انگریزی آوارہ گرد آدمیون کے واسطے داخلہ کی قطعی حق بجانب بندش کا خوف ہے جو عثمانی حملہ آور فوج مین بھرتی ہو کر قواعد کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہین۔ بی گو بیجوفت بیا ہلانہ بہادری کا پتلا اور شہسواری مین بھی کامل مہارت رکھتا تھا جرأت کا ایک نمونہ تو اس کی اس دلیری سے پایا جاتا ہے کہ بلا کسی تجربہ اور زباندانی کے اُس نے سفر مین محض اپنی اولوالعزمی سے بڑی دقتون پر فتح پائی تھی اور پورے ایک سو پچاس میل پیدل سفر کر چکا تھا دوسرے عزیزیہ کی مسلسل ایک ہفتہ کی گولہ باری کے زمانہ مین ایسی صورت مین کہ دو موقعون پر وہ بال بال بچا برابر عزیزیہ مین قیام پذیر رہا تھا۔ مگر موجودہ جنگ مین وہ کچھ بھی کارآمد نہین تھا۔ اگر اُسے عربی ترکی یا کم از کم فرانسیسی زبان سے واقفیت ہوتی تو باوجود عدم تربیت فوجی کے وہ ترکون کے واسطے کارآمد جاسوس ثابت ہوتا۔

ہم سب کے ساتھ ترکی افسران زوارہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے رہے اور ازراہ مہمان نوازی ہمارے قیام کا انتظام اپنے ہی پاس اُن بارگون مین کیا جو کھجورون کے سایے اور قصبہ کے مشرق مین واقع ہین ان طولانی عمارتون کے بڑے حصہ مین سپاہی مقیم تھے اور اس کے وسطی ڈیوڑھی برآمدہ دار حصہ مین افسر جسے ایسی مسجد کی قربت کا افتخار حاصل ہے جو نہ صرف نماز کے کام آتی تھی بلکہ اس مین عربون سے ترکی افسر تجاویز متعلقہ جنگ بھی طے کیا کرتے تھے اور ہمارا اسباب بھی ایک جدید پارسنتری کے تقرر کیساتھ

اُس مقدس عمارت کے قریب ایک مکان مین رکھا گیا۔ اسلام مین مسجد کی عظمت بمقابلہ کلیسا کی اُس عظمت کے جو عیسائیون مین قرون وسطی سے موجودہ زمانہ تک پائی جاتی ہے کم ہے۔مسلمانون کی عبادت خالق اور بندے کے درمیان بلا واسطہ ایک ایسا فعل ہے جو امام اور مسجد کے قیود سے آزاد ہے اگرچہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جماعت پر زور دیا ہے۔لیکن نہ خود انھون نے اور نہ اُن کے مقلدین نے مجمع کی عبادت گذاری کو کبھی وہ وقعت دی جو سینٹ پال اور اسکے بعد کے رہنمایان مذہب عیسوی نے متحدہ پرستش کو دے رکھی ہے۔

زوارہ کا موجودہ افسر اعلی ایک ممتاز یمنی عرب فوجی کالج اسٹنبول کا تعلیم یافتہ اور اُس امام یحیی کا عزیز بہاشی محمد موسے بے ہے جس نے اگرچہ پہلے دنون ترکی کے خلاف بغاوت مین شہرت حاصل کی تھی تو فی زمانہ اسلام کو موجودہ خطرہ مین پاکر ترکی کی موافقت ورفاقت مین امتیاز خاص حاصل کیا ہے۔بہاشی موصوف نے جہان زوارہ کی ساحلی کمانڈ مین پوری قابلیت کا اظہار کیا ہے وہین عربون پر اپنا عجیب اثر قائم کر رکھا ہے۔ہر صبح پشت بارک پر بیقاعدہ فوج کے آدمی متعدد درخواستین شکایتین اور اطلاعین لئے ہوے جمع ہوتے ہین۔جن کے درمیان پھٹنے والے گولے سے تلوار کے بیکار ہو جانے کے باعث غیر مسلح طور پر انکا کمانڈنگ باین ہیئت کھڑا ہوا ہر ایک کی بات سنتا اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر تمام عربون کو خوش خوش واپس کر دیتا ہے کہ پیر مین سلیپر اور سر پر سفید چھوٹی ٹوپی ہے تو ٹانگون مین پُرانا پتلون۔

میجر موسی بے جیسا رحمدل ہے ویسا ہی ضرورتاً سخت گیر جب اول مرتبہ قصبہ پہ گولہ باری ہوئی ہے تو باشندون کی سراسیمہ حالت سے پایا جاتا تھا کہ

کل قصبہ کی آبادی یک لخت بھاگ نکلتی ہوئی ترواره کو اٹلی کی خشکی پر اترنیوالی فوج
کے رحم پر چھوڑ دے گی ۔ لیکن موقعہ شناس میجر موسے بے بنیہ دیکھتے ہوئے
کہ اس کے حکم مضبوط ہوئی تعمیل کو عام اضطرار کے آگے بس پشت ڈال دیا
گیا ہے مصلحتاً مضطرکن جماعت کے دو خاص سرغنون کو بذات خود اپنے
ریوالور سے ہلاک کرکے پر امن سکون قایم کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستوجب
نفرت حملہ آورون سے سرزمین طرابلس پر پہلا قدم رکھتے ہی مقابلہ کرنے کی
نیت سے انھین عربون کی ایک بڑی جماعت جو اٹلی کی اچانک گولہ باری
سے مرعوب ہو چکی تھی ۔ روزانہ ساحل سمندر پر اٹلی کی خشکی پر اترنے کی عرصہ سے
دی ہوئی دہمکی کے انتظار مین تاک لگائے بیٹھی رہتی ہے اور اُن کی نظر مین
پرشور پھٹنے والے گولون کی آتش باری آتشبازی سے زیادہ وقعت نہین
رکھتی ہے ۔ موسی حبے نے جو تدبیر سیدی سعید مین خشکی پر اترنیوالی فوج کے
راستہ کی بابتہ اختیار کی تھی اُس کا ذکر کسی اور عمدہ موقع کے لیے محفوظ
رکھتے ہوئے اس جگہ یہ ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میجر موصوف
کے قابل تعریف کامون مین عربون کی یہ تربیت بھی داخل ہے کہ اُن کے
سپاہی مناسب موقعہ کو نظر انداز نکرتے ہوئے بے موقعہ آتشباری سے پرہیز
کرتے ہین گو عربون کے مزاج مین اس قسم کی احتیاط کا پیدا کر دینا بادی النظر
مین قابل تعریف تہو مگر جو نقاد عربون کی سخت تیز مزاجی اور من مانی کاروائی
پر مبنی طریقہ جنگ سے واقف ہین وہ میجر موصوف کو داد دیے بدون نہیں رہ سکتے ۔
موسی بے کی ماتحتی مین علاوہ نہایت قابل اور نہایت ہی ملنسار طبع کپتان
حسن آفندی کے ایک فرانسیسی جاننے والا خوش مزاج نوجوان فراق
کمیشن یافتہ افسر تھا اور دوسرا ایک پکا مسلمان معمر شخص تھا جس نے

اپنی قابلِ احترام خدمات کے صلے مین معمولی سپاہی کے درجہ سے کمیشن تک ترقی پائی تھی یہ معمر افسر جب کسی عرب یا حبشی پر ناراض ہوتا تو حالتِ غیض مین اسے پکڑ کے سر پر سکے مارتا مگر جیسے یہ تادیب کی جاتی تھی وہ بجائے ناراض ہونے کے کھل کھلا کر ہنسا کرتا۔

فی الحقیقت اٹلی والون کو مکانات و مساجد سے کسیقدر فاصلہ پر واقع ہونے کے باعث سمندر سے صاف نظر آنیوالی بارگو پر گولہ باری کرنیکا حق حاصل تھا لیکن شہل اور مقامات کے زوارہ مین بھی کم از کم بارہ مرتبہ کی گولہ باری مین مکرر سہ کر غیر محفوظ آبادی پر گولہ باری کو منع کرنے والے قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے مینے زین سواری پر گلیون مین پھرتے ہوئے بچشم خود دیکھا کہ بندوقون اور توپون کے ذریعہ سے عمل مین لائی ہوئی تباہی کی علامتین جابجا نمایان تھین تمام قصبہ مین تنہا ایک منزل سے زیادہ درجے رکھنے کے باعث بلند ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ گولہ باری کا نشانہ بننے والے بمباشی کے مکان سابقہ کو کم از کم بیس پھٹنے والے گولے برسا کر تباہ کیا گیا تھا جن مین سے دو گولون کے گرنے کی جگہ ایک متصلہ دوکان مین اپنی آنکھ سے دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا اور وہان براستیار کے بنے ہوئے پھٹنے والے گولون کے ایسے ٹکڑے پائے گئے جنپر الفاظ آٹھ پونڈ تحریر تھے۔ گولہ باری سے اگر ایک طرف چھت مین بڑا سوراخ ہو جانے پر ایک مسجد اور مین چار دوکانین متاثر ہو چکی تھین تو دوسری طرف بالکل پتھرون کا ایک ڈھیر معلوم ہونیوالے اسکول کے ہم آغوش زمین ہو جانے پر خود عدالت کی عمارت زخم خوردہ حالت مین سرنگون تھی۔ اس قسم کے مالی نقصانات کے علاوہ جنکا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چند جانین بھی تلف ہوئین ہین ایک مرتبہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اٹلی

نے اپنے معمول کے موافق مگر مہذب رواج جنگ کے خلاف بغیر اطلاع
یکایک عربون کے غیر محفوظ مکانات پر گولہ باری شروع کردی جس کی وجہ
سے دو یا تین عورتین قصبہ سے بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہوئین ہلاک
ہوگئین تھین ان بے پناہ انسانون مین سے بڑی تعداد نے [illegible] جاکر پناہ
لی مگر مینے کچھہ عرصہ کے بعد واپسی کے موقعہ پر دیکھا کہ باشندگان توارہ نے
جنگی جہازون کی گولہ باری سے بے پروا ہوکر قصبہ مین معمولی طور پر زندگی بسر کرنی
شروع کردی ہے حالانکہ ایک بعد کی گولہ باری مین بھی گھر کے [illegible] مین
کھیلتا ہوا ایک حبشی بچہ پھٹنے والے گولے مین سے نکلی ہوئی ایک گولی کا زخم
کھاکر فوراً مرگیا تھا۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے اپنی بزدلانہ گولہ باریون مین ہر قسم
کے پھٹنے والے گولون کا استعمال کیا ہے کیونکہ مینے توارہ مین پرکشن
اور چھہ انچہ قطر کے پھٹنے والے گولون کے ٹکڑون کے علاوہ ایسے اجزا بھی
دیکھے جو مختلف قسم کے پھٹنے والے گولون مین استعمال کیے جاتے ہین۔
سوائے اسکے اپنے سونے کے کمرہ مین ایسے پھٹنے والی گولیون کی ایک کثیر تعداد
دیکھی جو چھہ پونڈ کے پھٹنے والے گولے کی گولیون سے [illegible] گئی بڑی تھین کم ازکم
پانچسو پھٹنے والے گولے اس چھوٹے عربی قصبہ اور اس کی بارگون پر کسی کسی
وقفہ کے بعد ہونیوالی مختلف گولہ باریون مین پھینکے گئے تھے دوسری دفعہ
کی ۲۸ نومبر سے ۲ دسمبر تک پانچ دن متواتر ہونیوالی سب سے بڑی گولہ
باری مین کلیۃً پھٹنے والے گولے ہی استعمال کیے گئے تھے جو بروز اول دس
بجے دن اور باقی ایام مین صبح ہی سے ۳ بجے سہ پہر تک مسلسل طور پر جاری رکھی
جاتی تھی۔

فوجی عمارت کو بُری طرح سے نقصان پہونچایا گیا تھا جس کمرہ مین مین مقیم تھا اِس مین سے بنظر احتیاط ہر ایک چیز از قسم فرنیچر علیحدہ کردی گئی تھی کیونکہ ایک مرتبہ ایک گولہ کھڑکی مین سے نکلکر دیوار مین لگ چکا تھا جس کی وجہ سے تمام عمارت مین پھٹنے والے گولے اور گولیون سے پیدا ہونے والے چھوٹے بڑے سوراخون کے مجموعی طور پر پینتیس مغز نشان موجود تھے ایک اور گولہ سپاہیون کی بارک کے کونہ مین لگتا اور ایک کھجور کے درخت کے دو ٹکڑے کرتا ہوا زمین پر لگ کر افسرون کے کمرہ کی بیرونی دیوار مین سوراخ پیدا کر کے ٹھنڈا ہوا تھا ۔

ترکی فوج کا کوئی شخص بھی ان تقریباً روزانہ پیش آنیوالے واقعات سے ذرا بھی متاثر نہ معلوم ہوتا تھا تاہم زوارہ چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے لائق نہ تھا کیونکہ کبھی دن اور کبھی رات مین سنتریون کے پاس سے خبر لانیوالا سپاہی آکر کہتا کہ اٹلی کا جنگی جہاز قصبہ کی طرف آرہا ہے جسے سنکر ہر ایک شخص اُن وسیع ریت کے ٹیلون کی جانب چلدیتا جو آبادی اور ساحل کے درمیان واقع اور سمندر کی سمت سے حملہ ہونے کی حالت ابھی کمین گاہین ثابت ہوا کرتی ہین جہان پہونچکر ترک و عرب نشیبی حصون مین اسوقت تک پڑے رہتے جب تک جنگی جہاز گولہ بارود اُن کے سرون پر ضایع کرتا رہتا یا تھوڑی دیر توہ لگا کر آہستہ آہستہ واپس نہ چلا جاتا ۔

ترکون کے اطوار سے پایا جاتا تھا کہ وہ گولے و گولیون کو حقیر سمجھتے ہین حتیٰ کہ بعض اوقات اطالیون نے پھٹنے والے گولے ریت کے ٹیلون پر بھی اُتارے لیکن اکثر ترک سپاہی نشیبی حصون مین پڑے سوتے رہے اور بعض سن رسیدہ سپاہی تو بدون نتیجہ کا خیال کئے کھلے میدان مین پڑے ہوئے خراٹون سے توپون کی آواز کا جواب دیتے رہے ۔ البتہ عرب دشمن کو نگاہ

رکھتے ہوئے مکانات اور کھجوروں کو تباہ کرنیوالے حملہ آوروں پر بہت بڑی
دشمنی کو ظاہر کرنیوالی لعنت بھیجتے رہتے تھے - ان لوگوں مین کسقدر شاندار
فوجی مادہ ہے جن مین کا ہر ایک شخص خوبصورت مستعد اور ہر قسم کی تکالیف
برداشت کرنے پر قادر اپنی غریبانہ جھونپڑی اور بے آب و گیاہ بیابان
کی حفاظت کی خاطر چپٹے میدان مین کھڑے ہوکر بغیر تھرتھری کے یوروپ
کی خوفناک آتشباری کا مقابلہ کرتا ہے -

جو بیہودہ فانہ روایتین اٹلی کے اخباروں مین شایع ہوئی ہین
ازانجملہ ایک یہ ہے کہ عرب ترکون کے دباؤ سے لڑتے ہین - علاوہ اِس
خیال کے کہ طرابلس مین عربون اور ترکون کی تعداد مین کیا فرق ہے -
مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص لفظ اٹلی کو اپنی زبان سے ادا
کرکے عربون کے چہرون کی طرف دیکھے اُسپر اس روایت کی بے بنیادی
پورے طور پر ثابت ہوجائے گی جیسے بیان کیا گیا ہے کہ اطالین ترکون سے
زیادہ عربون سے ڈرتے ہین اور جب کہ انھون نے زوارہ اور عکابہ جیسے
غیر محفوظ مقامات پر گولہ باری کی ہے تب سے عربون کی نفرت زبان
پائیداری کے ساتھ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے -

جھوٹی خبرون کی بنا پر میرے آرام مین کئی مرتبہ بایں طور خلل واقع ہوا
کہ علی الصباح دروازہ کھلا اور محمد خادم نے ایک ملازم ہوٹیل واقع کیلیے کی شایان
شان بے پروائی کے انداز سے کمرہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہ "دشمن آگیا ہی"
مینے اپنے خیالات اور کپڑے جمع کرنے شروع کئے اور محمد سے کہا کہ وہ کارآمد
اسباب کو مسجد مین پہونچادے کیونکہ ہمارے سونیکا کمرہ خصوصیت سے بحری توپون
کے لیے آسان نشانہ تھا اور اس حالت مین صرف بسترہ کا ضایع ہوجانا ہی

خالی از وقت نہوتا باہر نکلکر دیکھا تونزکی باقاعدہ فوج آراستہ ہوکر ریت کے ٹیلون کیجانب روانہ ہوچکی ہوئی اور اسجگہ دور دور تک پھیلی ہوئی اُن خندقون مین جو بغرض حفاظت تیار کی گئی تھین کسی مناسب موقعہ کے انتظار مین جاکر بیٹھ جاتی ایک مرتبہ مین رینگتا ہوا ایک ٹیلے کی چوٹی پر پہونچگیا جہان سے تقریباً پندرہ سو گزکے فاصلہ پر جنگی جہاز کے لنگر انداز ہونے کی وجہ سے ڈک نک کا آدمی بخوبی نظر آتا تھا جس کی آتشباری کے لیئے قصبہ بارگین اور کھجور کے درخت غیر محفوظ تھے اسوقت مینے خیال کیا جب یہان کوئی قوت جواب دینے کے قابل نہین ہے تو یہ جہاز ازراہ شیطانیت مخلوق کے برباد کرنیکے وسائل پر کس آسانی سے ہرطرح قادر ہے۔ایک عرصہ کے بعد ٹیمیس اخبار مین ایک اطالین نامہ نگار کا یہ بیان پڑھکر مجھے کسقدر تعجب ہوا کہ زوارہ کی گولہ باری کے اثنا مین اٹلی کے جنگی جہاز کو وہان توپ سے جواب دیا گیا تھا اگر یہ سفید جھوٹ نہین ہے تو نامہ نگار مذکور عربی قصبات کی مروجہ آتشبازی سے دہوکا کھا گیا۔ زوارہ مین بہت پُرانی اور چھوٹے منہ کی صرف ایک توپ تھی۔ کاش ہمارے پاس ریتیلے ٹیلون مین پوشید طور پر ایک کارآمد توپخانہ ہوتا جس کے ایک ہی خطا نکرنے والے گولے سے جنگ دوسرا دوکا عملی سبق اطالیون کو حاصل ہوجاتا۔

دشمن کی پیشقدمی کے منتظر ریتیلے ٹیلون مین پڑے ہوئے سپاہی بطور دفع الوقتی دلچسپ پیرایہ مین اٹلی کی قوت کا خاکہ اوڑایا کرتے تھے۔ کہین غیر مضرت رسان پھٹنے والی گولیون کے سرد ہوکر گرنیکا تذکرہ تھا تو اس سے بھی بڑھکر کہین اٹلی کی گولہ باریون کے بیکار ثابت ہونیکا مذکور۔

۱؎ جہنڈی جہاز ۱۲

گو بادی النظر مین یہ امورات جو گپ بازی کے طور پر بیان کیے جاتے تھے
بعید از قیاس معلوم ہوتے ہون مگر تجربہ کے لحاظ سے غیر معمولی نہ تھے
کیونکہ جب پھٹنے والا گولا اپنی معینہ مسافت کے مقابلہ مین بہت کم فاصلہ
پر گرتا ہے تو اس کے اندر سے نکلی ہوئی گولیان معمولی پھٹنے والی گولیون سے
زیادہ تیزی نہین رکھتین اور اُن کے گزندسے ہر ایک چھتری رکھنے والا
آدمی محفوظ رہ سکتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ گولیان
جیبون اور توشہ دانون کے اندر گھُسین اور کپڑے تک کو نہ خراب کر سکین
زوارہ کو ایک عظیم الشان گولہ باری کے نتیجہ مین دو بکرون کے علاوہ طرابلسیونکو
ایک ایسے سانپ کا بھی شدید نقصان برداشت کرنا پڑا جو ٹیلے کی چوٹی
پر مردہ پایا گیا تھا اور جس کی ہلاکت کی نسبت بھی یقینی نہین کہا جا سکتا
کہ آیا گولہ باری یا اُس کے خوف سے وقوع مین آئی تھی یا کسی اور وجہ سے
ان دلخوش کن غب بازون مین ایک عربی اور ترکی کے علاوہ تقریباً کل
زبانین جاننے والا البانی مسلمان ارلونت نامی بھی تھا جو اگر اپنے شہر
بوکارسٹ کی مدح سرائی مین سرگرم تھا تو اس کے ساتھ ہی اپنے روزانہ ایک
سنہری لیرا کمانے اور چکاگو مین رہنے والے بھائی کا ذکر رشک سے کرتے
ہوئے برٹش سپاہی کی خوراک و تنخواہ وغیرہ کے حالات دریافت کرنیکا
مشتاق تھا اور جب مینے اس کے ہمرتبہ انگریزی فوج کے نن کمیشن افسر
کی تنخواہ سے اُسے مطلع کیا تو وہ متعجبانہ طور پر حیران رہ گیا۔

ہلال احمر کی جماعت معہ کپتان ٹیلیہم عزیزیہ کی جانب بسرعت تمام
سفر کرتی رہی اور مین مختلف وجوہ سے تین شبانہ روز زوارہ ہی مین قیام پذیر

---

۵۱ سلطنت امریکہ کا ایک سکہ،،

رہا جہاں کا ساحلی نخلستان جو میرے دیکھے ہوئے طرابلس کے تمام مقاموں
میں سب سے بہت زیادہ خوبصورت تھا میری دلچسپیوں کا باعث ثابت ہوتا رہا
مسٹر ایبٹ اور مجھ پر بہت ہی مہربانی کرنیوالے کپتان حسن آفندی نے اپنے
یونانی بولنے والے سلونیکی مسلمان ملازم کو جو عموماً ہر قسم کے کھانے اور خصوصاً
ترکی قہوہ بہت ہی اچھا تیار کرتا تھا ہماری خدمت پر مامور کر دیا ۔ ہماری واپسی
سے ایک روز قبل ایسی حالت میں کہ زوارہ کا یونانی النسل فوجی ڈاکٹر پہلی
گولہ باری کے بعد پناہ گزینوں کے ہمراہ رگڈالن چلا گیا تھا بیچارہ حسن آفندی
دوری بخار میں مبتلا ہو گیا ۔ میں بذریعہ ٹمپریچر حرارت کے معمولی درجہ
پر ہونے کا اطمینان کر کے بازار گیا جہاں اجناس کی قیمت پر زمانہ جنگ کا
مطلق اثر نہیں تھا چنانچہ مریض کے شوربے کے لیے سوا فرانک کو ایک مرغی
جو کسیقدر دُبلی تھی اور تیجھتر سانٹیم میں بارہ انڈے وآدھ پونڈ مٹر خرید کر
ایک ہوشیار عرب لڑکے کے ہاتھ بایں تاکید کیمپ کو بھیجدیے کہ مرغی کو
جس کے آخری وقت کی بابت میں چاہتا تھا کہ جس قدر ممکن ہو خوشی میں
گذرے مٹر خوب کھلائی جائے ۔ میں غروب آفتاب کے بعد کھانا کھا کے
الوداعی گلگشت کے طور پر نخلستان گیا جہاں ہر چہار طرف کبھی کتے کے
بھونکنے یا گیدڑوں کی ننھی ننھی آواز سے ٹوٹنے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی
دبیر فلک غیر معمولی سُرخی کے ساتھ چمک رہا تھا اور چاندنی اسقدر صاف
تھی کہ بارکون کے لیمپ گل کر دئے جانے پر بھی سمندر سے عمارتیں بخوبی
نظر آرہی تھیں طرابلس میں کسی جگہ بھی فوجی خدمات موسی بے کے
کیمپ سے زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہیں دئے جاتے چنانچہ مجھے ایک

ٹیلے کی چوٹی پر بہاں سے جنگی جہاز سمندر میں ایک ڈراونی مخلوق کی طرح
پڑا ہوا آہستہ آہستہ سفر کرتا نظر آرہا تھا پہونچتے ہی ایک سنتری نے ٹوکا
بینے والپسی پہ کمانڈنٹ کو بعد ادائے شکریہ ترکی سفارتخانہ سے حاصل
کیا ہوا مہربانی آمیز تعارفی خط دکھاتے ہوئے الوداع کہی اور اُس کی
بہادر فوج کی کامیابی کی دعا مانگی تو اُس نے میرے دونون گالون پر
بوسہ دیا۔

ہم آٹھ بجے شام کو راہی عزیلات ہوئے رات بہت خوشگوار تھی
جس کی دلچسپی کو مسٹر ایبٹ اور بی کے علاوہ دو اور نئے افسرون کی ہمراہیت
نے بہت زیادہ بڑھا دیا تھا جو ہماری روانگی سے ایک روز ہی پیشتر سرحد
عبور کرکے آئے تھے اور جن مین سے ایک تو اپنے سُرخ کوٹ مین بہت
ہی خوبصورت معلوم ہونیوالا اٹھیسوین رسالہ کا کپتان عارف بے
تھا اور دوسرا توپخانہ کا ایک عرب افسر باشندہ میسوپوٹومیا۔ یہ میری
خوش قسمتی تھی کہ ہمسفری کے علاوہ مجھے عارف بے کے اور کمالات
دیکھنے کے مواقعات بھی پیش آتے رہے خصوصیت سے جنگی جاسوسی کی
قابلیت ترکون کے حق مین بیش از بیش کارآمد ثابت ہونیوالی تھی۔

گھوڑے نہ مل سکنے کی صورت مین اگر بار برداری کے اونٹون پر
سفر کرنا تکلیف دہ تھا تو عزیلات کے راستہ کے بعض موقعون پہ پیدل
چلنا بھی دشوار تھا خصوصاً آخری دو میل دھنسنے والی ریت اور بڑے بڑے
ریتیلے ٹیلون پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑے دشوار گذار تھے اسلیے بعض
ہمراہیون نے اونٹ کی سواری کو ترجیح دی۔ مگر مین اور بی پورے چالیس
کیلومیٹر کا راستہ بھر سفر کرتے ہوئے صبح چھ بجے عزیلات پہونچکر تین گھنٹہ

کے واسطے بوریون پر لیٹ گئے۔ ہماری زندگی کے طریقے بے ربط اور ہمارے افعال باہم دگر غیر متناسب تھے اگر رات مین جاگتا مقدر رہتا تو دن کو ہمین عربون سے گھری ہوئی حالت مین بمشکل سونا نصیب ہوتا تھا لندن مین صبح چار بجے ناچ سے واپس آنے والے کم شور و غل کی عام موجودگی مین پرون کے اندر سو سکتے ہین لیکن طرابلس مین اونٹون آدمیون اور دھوپ کی موجودگی مین نیند کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔

دوپہر سے پہلے ہم عزیلات نہ چھوڑ سکے کیونکہ ہمارے اونٹ بہت ہی سست رفتار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ ہم سے دو گھنٹہ کی مسافت پر پیچھے رہ گئے تھے ان اونٹون کے کالون پر مہر سے دیئے ہوئے اور حصص مشرق کے نشانات کی طرح جو مختلف غیر عرب ذرایع سے ماخوذ کئے جاتے ہین عجیب قسم کے داغ دئے گئے تھے صرف سفوطہ مین اس قسم کے نشانات کا ماخذ سب سے پرانے عربی حروف ہین لیکن وہ بھی زمانہ سابق کے گھوڑون پر نشانات دینے کے کام مین لائے جانے والے دو متروک الاستعمال یونانی حروف سے دلچسپ مشابہت رکھتے ہین۔ ایک اور دلچسپ مقابلہ کھیلون کے بارے مین ہے جیسے زوارہ مین بھی عرب بچونکو انگلستان کے قصبات اور مواضعات کی طرح ایک ٹانگ اٹھا کر کھیلتے ہوئے دیکھا اور زمین پر جو خطوط کھیل کے متعلق کھینچے گئے تھے وہ بھی انگلستانی طریقہ کے تھے قبل ازین کھیل کا یہی نمونہ سفوطہ مین بھی دیکھا جا چکا تھا اور سنسکرت کے وہ الفاظ جنھین نیچے دا دُ لانے کی حالت مین ادا کرتے ہین بہت ہی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مختلف زبانون مین ایک ہی مطلب کے واسطے استعمال کئے جاتے ہین۔

غرضیکہ ان تمام باتون پر غور کرنے سے قدامت کے باہمی واسطون پر تیز روشنی پڑ سکتی ہے۔

عزیلات سے زاویہ جانیوالا راستہ پہلی رات کے راستہ سے زیادہ پُر لطف تھا کیونکہ یہ راستہ ایسے غیر مسطح قطعات مین ہوکر گذرتا ہے جہان وقتاً فوقتاً کھجورون کے جھنڈ اور انجیر وغیرہ کے کنج ملتے رہتے ہین آٹھ بجے باغات اور کتے دیکھنے مین آئے اور بندروقون کی اواز سے سفر کے ختم ہو جانیکا گمان ہوا مگر ہمین یہ معلوم کرکے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ قصبہ سرمان ہے اور زاویہ تک ابھی تین گھنٹہ کا سفر باقی ہے سینکڑون عورتین اور مرد ایک جنگ مین شہید ہونیوالے عرب کی نعش پر جو میدان جنگ سے ابھی لائی گئی تھی باآواز بلند رو رہے تھے۔ اثنائے قیام سرمان مین مین دو افسرون کیساتھ سپاہیون کے ایک چھوٹے سے کمرہ مین بیٹھا ہوا ریوالورون کے متعلق گفتگو کر رہا تھا عارف نے میرے اسٹیفر پستول کی بابتہ دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اپنا بڑے منہ کا تمنچہ دکھا کر جیب مین رکھنا چاہتا تھا کہ اتفاقاً لبلبی دبجانیکی وجہ سے اسکی بڑی گولی نے میرے پیر سے ایک انچہ کے فاصلہ پر فرش سنگی مین شگاف پیدا کر دیا اور جس کے ساتھ ہی دھماکے سے یکایک لیمپ کے گل ہو جانے پر تاریکی مین ایک عرب لڑکی بھیانک طریقہ سے چلانے لگی۔ مینے فوراً دیا سلائی جلائی اور ہمین یہ دیکھکر بڑا اطمینان ہوا کہ شگاف فرش سے اچھلے ہوئے ایک پتھر کے ٹکڑے سے لڑکی کی برہنہ ٹانگ کو ناقابل غور خفیف نقصان پہونچا تھا درحقیقت بچی دھماکا اور اندھیرا ہونیکی وجہ سے چلانے لگی تھی ورنہ مین اور وہ بال بال بچ گئے تھے۔

ہمنے اپنا بقیہ تکلیف دہ سفر شروع کیا اولاً قصبہ سے نکلکر ہمنے
ایک نمناک دھسنے والی زمین کو چھوڑا اور بعد ازان کھجورون کی قطار کو
طے کیا سمندر کے کنارے ایک بنگلا اور چند اشخاص بول رہے تھے
اور ایک چھوٹے سے پانی کے حصہ مین آدمیون سے نہ دور نیو الی
قازین پڑی ہوئی تھین - دلدل پار کا نخلستان بڑا شاندار تھا جسکی
اونچے اونچے درخت چاندنی مین زمانہ قدیم کے کسی مندر کے ستون معلوم
ہوتے تھے مینے قبل ازین کبھی ایسے شاندار کھجور کے درخت نہین
دیکھے تھے - اطراف کی ساری زمین زرخیز تھی ہر ایک جانب انجیر چکمبا
آڑو اور موسم سرما کے جو دکھائی دیتے تھے جن کے گرد بڑے قد آور نوبہر کی باڑ
جس مین سے غریب اونٹ کبھی کبھی ایک آدہ مزیدار لقمہ لے لیا کرتے
تھے لگی ہوئی تھی - طرابلس کی آبادیون مین کتون کی وہ کثرت ہے
کہ کہین اور دیکھنے مین نہین آئی - جب ہم کسی گاؤن یا قصبہ کے نزدیک پہونچے
تو دور ہی سے کتون کی ایک جماعت بطور خیر مقدم بھونکنا شروع کر دیتی
اور ہمارے گلی کوچون مین پھرنے کی حالت مین یہ چھوٹے چھوٹے سفید
کتے غضبناک طریقہ سے بھونکتے ہوئے خام دیوارون مین منہ مارنے
لگتے تھے - گو ان کتون کے لیے طرابلس مین کسی قسم کا شکار نہین ہے
مگر پاسبانی کے لیے بہت ہی کارآمد ہین - برباد کئے ہوئے قصبہ کے
نزدیک پہونچنے کی خوشی ایک آرام دہ خوشی تھی - ایک تھکے ہوئے سپاہی
نے بیدار ہو کر حتی الوسع ہماری راحت کا سامان کیا پہلے ایک برتن
اور اچھا پانی چاء کے واسطے لایا میرے خیال مین بحالت سفر پینے کی
چیزون مین چاء ہی سب سے اچھی چیز ہے باستثناء مدرسہ تمام سرکاری

عمارتین خراب حالت مین تھین کیونکہ ولایت طرابلس بارخزانہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ کا برتاؤ بھی اُسکے متعلق مناسب حال تھا۔

صبح ملاقات کے وقت مجھے کمانڈنٹ اور سول گورنر کے قریب کرسی دی گئی جہان ایک حبشی اپنا مخصوص چرمی مشک نما باجا اور بہت سے آدمی مشرقی طریقہ پر چھوٹے چھوٹے ڈھول بجا رہے تھے جو اپنی طرز مین مغربی موسیقی سے اصولی مغائرت رکھنے کی وجہ سے ہماری دلچسپی کا باعث نہین ہو سکتے تھے مین بخلاف اس کے کالج کے بیسیون مشرقی طلبأ کو اکسفورڈ کے موسیقی جلسون مین دیکھکر خیال کیا کرتا تھا کہ آیا فی الحقیقت انھین اجنبی راگ راگنی سے کسی قسم کی موانست ہو سکتی ہے۔ چوک مین پانچسو پُرشور عربون کے مجمع سے ایک ہنگامہ برپا معلوم ہوتا تھا جو نشاطیے کی فوج مین شامل ہونے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے بینڈ باجے کے ساتھ چند آدمی دو جھنڈے لائے مینے تعظیماً اول جھنڈون کو اور بعدش باجا بجانیوالون کو سلام کیا۔ بمباشی نے اور مقامات کی بھرتیون کی تعداد کے ساتھ مجھے نواح زاویہ سے ایک ہزار عربون کی بھرتی کے حال سے مطلع کیا جس کی نسبت مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے گو وہ نیک نیتی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ترکون مین اور بھی بہت سی قابل ستایش خوبیان ہوتی ہین مگر وہ طبعاً اعداد و شمار کی اہلیت نہین رکھتے حتی کہ قلمرو عثمانیہ کی مردم شماری کا انحصار ٹیکس کے ایسے کاغذات پر ہے جس مین مکانات کی تعداد کے لحاظ سے فی مکان پانچ آدمی شمار کر لیے جاتے ہین اس قیاسی طریقہ عمل کی موجودگی کا علم مجھے ایک ایسے شریف آدمی سے ہوا ہے جو پہلے ایشیائی کوچک مین سکونت رکھتا تھا۔

زاویہ سے تیز دھوپ کی گرمی مین فاصلہ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی چٹانون
کی ایک قطار کی جانب ہم روانہ ہوئے جہان پہونچکر کھانے کے بعد
عجائب خانہ اکسفورڈ کی خوش قسمتی سے مجھے دو عجیب قسم کے کیڑے دستیاب
ہوئے جن مین سے ایک بہت ہی قابل نفرت موٹا جسم اور ہر وقت
ہلتی رہنے والی چھوٹی چھوٹی ٹانگین رکھنے والا بہت بڑا کیڑا ہے جو مارٹینس
منذکرہ ناول مصنفہ مسٹر ویلس سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور دوسرا
البقی کو ہر بلا اسی موقعہ پر عربون کی ایک جماعت آپہونچی جن کے بخیال اظہار
حکومت ماتحتون کو وقتاً فوقتاً بزور آواز مین حکم دینے والے افسر سے ہمین معلوم
ہوا کہ انھین کمانڈنٹ نے اٹلی کے کتون سے ہماری حفاظت کرنے کے
واسطے بھیجا ہے پُر لطف بیقاعدہ فوج مین سوائے ایک کے سب کے سب
مارزیا مارٹینی بندوقون سے مسلح تھے اور اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر
کرتے چلتے تھے ایک دفعہ ایک ٹیفلی وارگدہ پر تقریباً دو سو گز کے فاصلہ سے
فیر کیا گیا لیکن کوئی چیز نہین مری مینے ان کے سردار سے کہا کہ افسوس
سلطان کا چھرہ یا رونڈ کس بیدردی سے ضایع کیا جاتا ہے جس کی کمی کو
دوبارہ پورا کرنا مشکل ہوگا - اور کیا یہ زیادہ سودمند نہین ہے کہ یہ سامان
اطالیون کے لیے محفوظ رکھا جائے سردار نے میری راے سے اتفاق
کرتے ہوئے اس صرف بیکار کو بند کرنیکا حکم دیا جسکی وجہ سے
ہمارا سفر زیادہ محفوظ بن گیا -

ہمارے بیرطرین جہان رات گذاری تھی پہونچنے پر اٹلی کے جہاز نے
سرچ لائٹ سے میدان مین روشنی ڈالی اور ہمارا چھوٹا سا قافلہ اس روشنی
کے ایک چھوٹے سے ہی حصہ مین آگیا میری نظر برقی شعاعونکی دھندلی

روشنی مین غریب عربون کے چہرون اور گرد و پیش پڑی تو مجھے افسوس ہوا کہ سرچ لائٹ میکسم توپین بالٹریان جنگی جہاز اور ہوائی جہاز یہ کیسی عجیب ہیبتناک چیزین ہین۔ لیکن اس کے مقابلہ مین یہ فرزندان صحرا اپنے پھٹے کپڑون مین رائفلین لیے ہوئے سب سے ضروری صفت کے مالک ہین کہ مرنے سے ڈرتے اگر ان کے پاس بھی فوجی سامان ہو تو بلاشبہ یوروپ کی کوئی فوجی طاقت انکا مقابلہ نہین کر سکتی۔ میرا مقصد یہ نہین ہے کہ مہذب اصحاب موت سے ڈرتے ہین۔ فی الحقیقت وہ تلخی مرگ سے اسقدر خوف زدہ نہین ہوتے جسقدر انھین اپنی دلچسپ زندگی عزیز ہوتی ہے تعلیم نفاست احمال و اسقال کے آسان ذرایع کم خرچ تفریحین ذاتی حفاظت اور قانون کی امن پسندی یہ ساری باتین ایک مہذب رعایا کو آسودہ حال اور خوش گذران رکھتی ہین اور یورپ مین روز بروز دور کیجا سکنے والی تکلیفون سے بچنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے ہین مزدور جنپر ہماری فوجی قوت کا دارومدار ہے زیادہ آرام نہ اور خوش گذران زندگی کے واسطے چلاتے ہین۔ میرے خیال مین پرانے طریقہ کی جانبازانہ جنگ اور فتحیابی کی امید نہونے کی حالت مین بھی تارون کے جالون کو پھاندتے ہوئے خندقون پر ٹوٹ پڑنا اور حملہ آورون کی توپون کو چھین لینا وغیرہ وغیرہ ایسی باتین ہین جو مہذب قومون کو جلد یاد دیر نیچا دکھائے بدون نہ رہین گی لیکن اور وہ زمانہ مہذب قومون کی خوش قسمتی کا سمجھنا چاہیے جبتک عرب جنگجوؤن کے مقابلہ مین اپنا اثر شیطان کے جیسے کارآمد ہتھیارون سے قائم رکھہ سکین۔ طرابلس کے غریب بادیہ نشین جنگی حالت مین مبتلا ہین مگر انکی زندگی اسقدر سخت اور مفلسانہ ہے کہ جسکی تلخی کو موت بہت کم کر دیتی ہے علاوہ ازین وہ جنت کی خوشبو کے راگ صرف گاتے ہی نہین ہین بلکہ اُنپر دلی اعتقاد رکھتے ہین۔

خندق بیرطرین کی آبادی اسقدر بڑہی ہوئی اور غلیظ تھی کہ باوجود اٹلی کے تنخواہ دار بدوون کی غارت گری کی حکایت سُن لینے کے مین اپنا چھوٹا سا خیمہ بیرون آبادی ریتیلے مقام پر نصب کرکے یہ خیال کرتا ہوا سو گیا کہ کل چار گھنٹہ کا مختصر سفر ہماری حال کی آوارہ گردی کو ختم کردیگا۔ رات بھر کی شبنم مین میرا تمام اسباب تر اور چھوٹا سا خیمہ انگور کے گلابی پھولون کی طرح دہلکر صاف ہوگیا تھا۔ اٹلی کے مردہ سپاہیون کی جسم سے اوتارے ہوئے فوجی اور کوٹ پہنے ہوے بہت سے عربون نے بذریعہ آگ شب گذاری کی۔ مجھے اس خیال سے کچھہ ہمدردی نہین ہے کہ مردون کے کپڑے نہ اُتارے جایا کرین۔ اگر اُن کی ضرورت زندون کو ہے تو مردون کے ساتھ ضروری سامان کی تدفین حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

باب سیوم

رفتار جنگ

گو بروئے الٹیمیٹم اٹلی مرسلہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء جو ۲۴ گھنٹہ کی مہلت
پر مبنی تھا ۲۹ تاریخ کو مابین ترکی و اٹلی حالت جنگ شروع ہوگئی تھی مگر اسکے
چار روز بعد طرابلس کے قلعوں پر اٹلی کے سات میل تک بخوبی نقصان
پہونچانیوالی توپیں رکھنے والے مضبوط بحری بیڑے سے گولہ باری کی گئی شہر مین
چند ترکی گولنداز زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ میل مار رکھنے والی کرپ کی
توپوں سے جواب دینے کے واسطے چھوڑ دئے گئے تھے مگر توپوں کے باہمی
فرق کی وجہ سے خشکی سے جو گولے پھینکے گئے اُن مین سے ایک بھی گولا بیڑے پر
نہ پہونچ سکا۔ ایسی حالت مین جبکہ دشمن محفوظ از خطرہ ہونے کے علاوہ بہت
ہی سہل اور غیر محفوظ نشانہ رکھتا ہو ترکی توپوں کا جلد خاموشی اختیار
نہ کرلینا ناگزیر تھا۔

قسطنطنیہ سے اندرون ملک مین ہٹجانے کی بابتہ تار کے بدیر موصول
ہونے کی وجہ سے شاطیے کو اپنا حسن انتظام دکھانے کے واسطے
بہت ہی کم وقت ملا تاہم چند گھنٹوں مین اُس نے جو کچھہ کیا وہ بڑی حد تک
داخل مافوق العادت متصور ہوسکتا ہے گو سمندر کی باٹریوں مین شمار ہونیوالی

معہ گولہ بارود کے کرپ کی اور چند میدانی توپین جن کے ہمراہ لیجا نیکا فوری انتظام نہو سکا پیچھے چھوڑدی گئی تھین مگر موجودہ طرز جنگ کو دیکھکر نشاط بے کی پیش بینی اور تدبر کی داد دینی پڑتی ہے کہ اُسنے ازراہ دانشمندی اپنی تمام تمام کامیاب کوششین رائفلین اور کارتوسون کے ہمراہ لیجانے پر صرف کین اور وہ رائفلین اور گولی بارود جو اُس کی خوش قسمتی سے رسد رسانی کے ورنہ نامی جہاز نے اعلان جنگ سے چند ہی روز پیشتر اسکے پاس پہونچادی تھین۔ عربون مین تقسیم کردین اور بعد ازان اس کی چھوٹی سی فوج نے رات بسر کرنے کے واسطے غرغریش قیام کیا اور دوسرے دن زیادہ اندرون ملک یعنی عین زارہ اس سے پہلے کہ خشکی کی توپین خاموشی اختیار کرین ترکی فوجین باطمینان تمام محفوظ اور مامون مقام پر پہونچ چکی تھین اب حملہ آور فوج کے خشکی پر اترنے کے لیے راستہ صاف تھا اور ترکون کے چھوڑے ہوئے سامان حرب پر قبضہ کرنا سہل۔ مگر ان صاف اور سیدھے واقعات کو حسب عادت اٹلی کی شیخی باز طبیعت نے اصلی حالت پر بیان کرنا اپنی کسرشان سمجھکر رنگ آمیزی کے ساتھ بزور شمشیر فاتحانہ چھین لینا ظاہر کیا۔

ابتداءً مختلف رجمنٹین اور بیٹریان جو خشکی پر اتاری گئی تھین قلعہ سلطانیہ سے قلعہ حمیدیہ تک ایک ایسے خط مین پھیلی ہوئی خندقون مین قیام پذیر ہوئین جو تقریباً دس میل مقابل اراضی پر محیط تھا۔ ابتداءً جنرل کینوا کا شہر کی دیوارون کے زیادہ متصل خندقین کھدوانیکا ارادہ تھا لیکن بڑی ضرورت اس امر کی تھی کہ بومیلیانہ کے ذخیرۂ آب پر قبضہ کرنے کے لیے لائن کو وسعت دیجائے چنانچہ درختہلے خرما تک اطالین لائن کو وسیع کردیا گیا۔

ہر ایک جنگ سے خواہ وہ کیسی ہی ادنی اور بیقاعدہ کیون نہو موجودہ طریقہ

جنگ کے متعلق تجارب سابقہ کی بنا پر قائم کردہ اصولون مین ترمیم یا تنسیخ کرنے اور
ان کی متانت یا کہنانت پر روشنی ڈالنے والے نئے نئے تجربے حاصل کئے جاسکتے
ہین چنانچہ جنگ کا ایک خاص پہلو تعلقات خارجہ اور ملکی تحفظ کے عمدہ اصولون پر
قایم ہونے کی وجہ سے مطمئن ابنا ملک کی توجہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جو
ہمارے اصول مدافعت کی متانت کو ثابت کرنے والا اور ضمنی طور پر ہمین ایک
نئی تجویز سے باز رکھنے والا ہے اصولاً تدابیر مدافعت کی متانت کا انحصار اس
جواب پر مبنی ہے کہ دشمن زیادہ سے زیادہ کسقدر فوج ہمارے مقابلہ مین لا سکتا
ہے کنسر ویٹو اور لبرل دونون قسم کی گورنمنٹون نے اپنے اپنے ماہران جنگ
کے مشورون پر اعتبار کرکے متفقہ طور پر حملہ آور فوج کی تعداد ستر ہزار قرار دی ہے
کچھہ عرصہ ہوا کہ وربن باب رسالہ کان ٹمپوریری ریویو مین ایک دلچسپ مضمون
شایع ہوچکا ہے اپنے آپ کو ماہر ملاح کے نام سے موسوم کرنیوالے قابل مضمون
نگار نے بوضاحت ہماری عائد کردہ دشمن کے لیے ناممکن الفتح قنون کے ضمن
مین ان مشکلات کی تصریح کی ہے جو باوجود ہمارے کمزور سے کمزور مدافعانہ مقابلہ
کے دشمن کے قیاسی طریقہ پر اندازہ کردہ ستر ہزار حملہ آور فوجکو ہمارے ساحلون پر
اترنے مین پیش آئین گے اور جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کا خشکی پر ایک
قدم بھی رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس بسیط مضمون کے ہر ایک مسئلہ کی
صحت کی واقعات طرابلس سے بخوبی تصدیق ہو رہی ہے طرابلس پر یورپ کے اول
درجہ کی طاقتون مین شمار ہونیوالی ایک ایسی قوم حملہ آور ہے جو بلا خوف
مزاحمت سمندر پر قابض اور آمد و رفت مین ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہونچانیوالے
ایک ملین ٹن وزنی جہازون کی مالک ہے اور اس کا نصب العین بندرگاہ
طرابلس سائیراکیوز سے صرف اٹھائیس گھنٹے کی بحری مسافت پر واقع ہے

باوجود قربت اور غلبہ دست رس اور سہولیت آمد و رفت کے اس کی دو حصون مین منقسم پچیس ہزار حملہ آور فوج جبکہ ۲۷ ستمبر کے اعلان جنگ کی بنا پر ۲۹ تاریخ کو حالت جنگ شروع ہو گئی تھی ۲۳ اکتوبر کے خونریزون یا بالفاظ دیگر اعلان جنگ سے ساڑھے تین ہفتہ تک ایسے ساحل سمندر پر پورے طور سے نہ اتر سکی جس کی محافظ فوج خود بخود زیادہ اندرون ملک ہٹ گئی تھی اور اسباب مدافعت کے لحاظ سے میدان تقریباً خالی تھا۔ انھین واقعات کو دیکھتے ہوے مسٹر ہائینڈ بذریعہ اپنے ایک پُر زور مضمون کے فورٹ نائیٹلی ریویو مطبوعہ جنوری مین معقول سوال کرتے ہین کہ موجودہ جنگ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجائے ستر ہزار اندازہ کردہ حملہ آور فوج کے ایک لاکھ بیس ہزار باقاعدہ جرمنی فوج کا سواحل انگلستان پر چند گھنٹون مین اتر آنے کے خوف آمیز خیال کی بنا پر جبریہ فوجی ملازمت کے سوال کا ملک مین پیش کیا جانا کہان تک وقعت رکھتا ہے ؟۔

سب سے پہلے ۱۰ اکتوبر کو بومیلیانہ پر اٹلی کی فوج اپنی پوزیشن کے سامنے بطور سراغرسانی گشت کنان ڈہائی سو ترکون سے آمادہ پیکار ہوئی۔ یہ جنگ بہت ادنی درجہ پر واقع ہونے کے باعث اپنی نوعیت مین ایک ہنگامہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی لیکن خوشی سے بغلین بجاتے ہوے اٹلی کے مضمون نگارون نے اس واقع کو اپنے طول طویل مضامین مین جنگ آسٹرلٹز یا جیناکی مساویت کا اعزاز بخشا اور ایک پرجوش صنبتلین نے اپنے طویل مضمون مین ترکون کے حملہ آورون مجروحون اور مقتولون کی تعداد کثیر کے علاوہ اطالیہ کے محفوظ از نقصان رہنے کے بارے مین دیگر مبالغہ آمیز مضامین سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے ہمعصرون پر سبقت لیجانے کی کوشش مین یہ اور حاشیہ

چڑھایا کہ وہ ترکون کو حملہ آور دیکھکر ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور انکی سخت آتشباری کے خوف سے پھر نیچے اتر آیا اس مضمون نگار کے بیان پر جو بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ اُسے اپنے بیان کردہ تین سو حملہ آور ترکون کی تعداد کا علم کس طرح ہوا اور باوجود تسلیم کردہ ترکون کی سخت آتشباری کے اطالیون کا ایک سپاہی بھی زخمی تک کیون نہوا جبکہ دوسری طرف اسی کے بیان کے مطابق اطالیون کی آتشباری سے کم از کم ترکون کی نصف تعداد کو ہلاک یا زخمی کردیا حالانکہ دوسرے دن میدان جنگ مین صرف ایک ترک پایا گیا گو اس ناہموار اختلاف بیانی کی صحت کے متعلق واقعی طور پر کوئی تاویل پیش نہین کیجا سکتی لیکن اگر مذاق نہ سمجھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ بظاہر دوسرے دن صرف ایک ترک کے میدان مین پائے جانے سے مضمون نگار کو یقین ہوا ہے کہ ڈیڑھ سو تندرست عرب سپاہیون نے ڈیڑھ سو مجروح و مقتول آدمیون کو اپنے اوپر لادھ لادھ کر راہ گریز اختیار کی ایسے نااہل اور ناتجربہ کارون کا بیان پڑھنا جو جنگی نامہ نگارون کے بھیس مین ملبوس ہین ہمارے اخبارات کے ناظرین کی ہتک کا باعث ہے ایک دوسرے قابل افسوس رغبت ہمارے بعض زمانہ حال کے نامہ نگارون مین بصورت خود پسندی پائی جاتی جن کی اپنے ہاتھ کی کھینچی ہوئی تصویرین یا تصویر اخبارات و رسالجات مین شایع کیجاتی ہین۔ مجھے ایک نامہ نگار کی پورے قد کی بیوقوفانہ تصویر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جس مین یہ شخص میدان جنگ مین کھڑا ہوا بحالت آتشباری ایک گاڑیبان سے کرایہ پر حجت کرتا ہوا نظر آتا ہے سب جانتے ہین کہ گاڑیبان اور نامہ نگار تو درکنار اور کوئی شخص بھی خواہ کیسا ہی بیوقوف اور دلیر

کیون ہو ایسے مقام پر جہان کی ہوا گویون کی سائین سائین کی آواز سے بھری ہوئی ہو ٹھنکر کھڑے ہونے کی جرأت نہین کر سکتا اور کون نہین جانتا کہ طرابلس مین گاڑی والے کو آواز دینا اور کرایہ طے کرنا عربی زبان مین ہی ممکن ہے نہ کہ کسی اور زبان مین - مگر اسپر بھی اس تصویر کا غیر عربی دان ہیرو مخبر یہ بیان کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ دو پہیہ گاڑی مین میدان جنگ کو جایا کرتا تھا اور جب اُسے میدان جنگ جانا مقصود ہوتا تو وہ گاڑیبان کو معمولی حالتون کے مطابق آواز دیتا کہ چلو میدان جنگ کو - اکثر ناظرین کو یہ بیان تمسخر آمیز معلوم ہوا ہوگا اور غالباً بعض اصحاب مضمون نگار کی واپسی پر بشرطیکہ وہ اپنی فرضی حماقتون کے خود عائد کردہ نتایج سے محفوظ رہا ہو دریافت کرین گے کہ آتشباری کے موقعہ پر انسان کو کیا محسوس ہوتا ہے جنگ کا اصلی تجربہ اور علم رکھنے والے مینٹ برلے اور سنپگ رائٹ جیسے وقائع نگارونکے بیانات اس قسم کی طفلانہ خود ستائیون سے پاک اور پرہیز گارانہ وقعت سے پُر ہوتے ہین لیکن ان صفات کی کمی عموماً اُن بیانات مین پائی جاتی ہے جو مرسلہ طرابلس کی حیثیت سے شایع کیے جاتے ہین - مین کسی دوسری جگہ ترکی مجروحین اور مقتولین کی بے سروپا تعدادون کے متعلق ذکر کرونگا جنکی رو سے پایا جاتا ہے کہ نامہ نگاران سنٹرل نیوز ایجنسی روما اور اسی قبیل کے اور نامہ نگارون نے ترکون کے ایک ایک سپاہی کو کئی کئی مرتبہ قتل کیا ہے -

بخوف تضیع اوقات ناظرین اُن بہت سی افسوسناک اور بیہودہ بیانات مین سے بطور مشت نمونہ از خروارے صرف ایک اور مثال پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہون جو اٹلی کے سرگرم طرفدارون نے وقتاً فوقتاً اخبارات مین شایع کرائے ہین - نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون نے ایک کثیر التعداد

فوج بقول خود ۷ اکتوبر کے خود بخود چھوڑے ہوے نخلستانون کو جن پر ترک قابض تھے دوبارہ واپس لینے کے لیے پیشقدمی کی چنانچہ ایک اطالین نامہ نگار کی اس حملہ کے متعلق بیہودہ سرائی اسی کی الفاظ مین نقل کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے " یہ شاندار پیشقدمی سرعت اور جراُت سے کی گئی چیونٹیون کی طرح پھیلے ہوے سپاہیون سے زمین سیاہ نظر آتی تھی اور جنگ کے ترقی پذیر ہونے پر یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ہمارے سپاہی جنگ دیدہ سپاہیون کی طرح لڑ رہے تھے یہ منظر جاپانیون کے مشہور حملون کے مشابہ تھا دو دو سپاہی مشتمل طور پر کام کرتے تھے ایک شخص اپنی سنگین سے زمین کھودتا اور دوسرا فیر کرتا رہتا تھا اور جب کافی وسعت کا گڑھا کھد چکتا تو دونون آدمی اُس مین چھپکر فیر کرتے رہتے تھے بعد مغرب آتشباری کے بند ہو جانے پر از جانب شہر دور سے " زندہ باد اطالیہ کی آوازین آنے لگین " مندرجہ بالا نمونہ اطالوی اخبارات مین غذاے جنگ کا کام دینے والی زنانہ بکواس کا ہے اگر زمانہ حال کے نامہ نگار ایک چھوٹی سی لڑائی کی تصویرکشی مین ایسے رنگین الفاظ صرف کر دین گے تو عظیم جنگون کی حالت کے اظہار کرنے کے لیے اور موزون الفاظ کہان سے لائین گے ۔

ان متناقض اطالوی بیانات پر جاپانی کسقدر ہنستے ہون گے کیونکہ ملاڈن مین یورپ کی ایک اول درجہ کی طاقت کا بآسانی استقبال کرنے والی اُن عجیب و غریب حملون کا مقابلہ جنھین پورٹ آرتھر کا استحکام بھی نہ روک سکا ایسی چھوٹی چھوٹی چھیڑ چھاڑ سے کیا جاتا ہے جو اٹلی کی ایک بڑی فوج چند ناتربیت یافتہ عربون کے مقابلہ مین کر رہی ہے اور کیا جاپانی فوج کسی حالت مین بھی اس طرح پڑی رہی تھی کہ قبر کے مشابہ

گڈھے خود کھود کر اُن کے اندر گھس جاتی ہو۔

نومبر کی پہلے حصہ کی کثرت بارش سے طرابلس کے چند گذشتہ سالون کی بارشون مین سے کوئی بارش بھی لگا نہین کھا سکتی طرابلس خالی کرنے مین پریشانی لاحق اور جلدی درپیش ہونے کی وجہ سے ترکون کو بہت کم خیمے اپنے ہمراہ لانیکا موقعہ ملا تھا اور گو انہون نے بعد ازان حتی المقدور اونٹ کے بالون کے کپڑے سے بنائے ہوئے عربی خیمے فراہم کر لیے تھے مگر پھر بھی یہ غریب بارش کے شدید حملون کے مقابلہ مین عموماً بے پناہ پائے جاتے تھے اور کیمپ مین بسا اوقات آگ روشن نکر سکنے کے باعث بیچارے سپاہیونکو ایسی حالت مین گیلی زمین پر سونے کی کوشش کرنی پڑتی تھی جبکہ شبنم سے وردیان تر ہو جاتی ہون اُن کے پاس ایک بوند مین ٹپکتے ہوئے تر ابور کمبل کے سوائے اور کچھہ نہوتا تھا۔ ۱۳ نومبر کو وادی حدنین سے پانی پھوٹ نکلا اور جانب سمندر بہتے ہوئے اطالیون کی خندقون کو بھرتا ہوا چلا ہی گیا تھا کہ ایک طرف ۱۵ نومبر کو تند ہوا اور شدید بارش نے طرابلس پر حملہ آور ہوکر اطالین فوج کو آفات ارضی و سماوی کا نشانہ بنا دیا۔ تو دوسری طرف اسی طوفان خیز حالت مین ترکون اور عربون کی ایک جماعت نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاکر ہوشیاری ایک اطالین آوٹ پوسٹ واقع بیرون بومیلیانہ کا محاصرہ کر لیا اور دشمن اس اچانک طور کے غیر احتمالی حملہ سے متاثر ہوکر بحالت سراسیمگی و بے سروسامانی سر پر پاؤن رکھکر بھاگ گئے ہوئے اپنے پیچھے بہت سی میدانی توپین کثیر التعداد رائفلین اور گولہ باروت کے گران بار انبار چھوڑ گیا غرضیکہ یہ اور اسی نمونہ کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کامیاب حملے اکتوبر و نومبر مین اٹیلین لائنون پر کیے گئے۔

عربون کے دشمن کی حفاظتی چوکیون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین خواہ اطالوی
بھاگجاتے یا اپنے اوپر دروازہ بند کر لیتے مجھہ سے ایک عرب افسر نے کہا کہ اگر اس
دوسری حالت مین دشمن تک رسائی پانے مین دقت معلوم ہوتی تو عرب
زمین پر اوندہے لیٹ جاتے جن کے سرون پر سے ایک ترکی میدانی توپ کے
گذرنے والے گولے چوکی کی عمارت کے کسی حصہ کو منہدم کردینے کے ساتھہ بسا اوقات
بلا واسطہ دشمن کو مجروح کردیتے یا بتوسط ملبہ منہدمہ دشمن کا دشمن جان ثابت ہوتے
تھے اس تکاری کارروائی کے بعد ہم اندر گُھس جاتے اور جو کوئی زندہ ملتا اُسے
تلوار کے گھاٹ اُتارتے چنانچہ ایک مرتبہ اسی طرح کے مکان مین اٹلی کے نو
سپاہی نذر تیغ بیدریغ کیے گئے تھے - ان واقعات سے یہ سمجھہ لینا آسان ہے
کہ بزدل اطالوی اپنی کھجورون کے سایہ مین واقع ہونیوالی چوکیون پر کمزوری کے
ساتھہ قبضہ کیے ہوئے تھے اور جبکہ انکے خوفناک حملہ آور رات کی تاریکی مین پوشیدہ
طور سے چوکی کے قریب پہونچکر ناگہان اللہ اکبر کے پُر رُعب نعرون کے ساتھہ
اپنی سرعت وشجاعت سے ٹوٹ پڑتے تھے جس کا تحمل اٹلیین فوج سے زیادہ
جری فوج بھی نہین کرسکتی تھی تو اٹلی کے ناکہ بند سپاہی عقل کی متابعت مین
خرگوشون کی طرح دُم دبا کر بھاگ نکلتے تھے جن مین سے اُس کارتوس ختم کردہ
سپاہی کی حالت واقعی طور پر سب سے زیادہ قابل رحم ہوتی تھی جو رات کی
تاریکی اور عربون کے حلقہ مین کھڑا ہوا ایک پھرتیلے عرب کے خوفناک چاقو سے
اپنی جان بچانیکا صرف یہی آخری ذریعہ دیکھتا تھا کہ باواز کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے لگتا تھا -

عربون کی شب خونی طریقہ کے یلغارون کی سختی مسلمہ ہے مجھہ سے عرب ان
کی جھاڑیون کی آڑ مین پڑے ہونے کی حالت مین مسٹر فریڈرک نیرس نے کہا تھا

کہ اگر آج رات درویش ہم پر حملہ کرین تو صبح کو ہم سب کے سب ٹھنڈے نظر آئینگے
انکا یہ خیال بالکل صحیح تھا کیونکہ اگر خلیفہ کے سپاہی مصری اور انگریزی فوج پر
رات کی تاریکی مین حملہ کر دیتے تو ہمارے جنگی جہاز اور توپخانے ہماری کمزور حالت
کے کفیل حفاظت نہین ہوسکتے تھے اور اگر جوش مذہبی سے ازخود رفتہ درویش
کہین دست بدست جنگ کا موقع حاصل کر لیتے تو ہماری رائفلین بھی اس لیے
بالکل بیکار ہو جاتین کہ تلوار کی لڑائی مین بہ نسبت ایک یورپین سپاہی کے
عرب ہمیشہ غالب ثابت ہوتے رہے ہین مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ خلیفہ کی
شکست کا راز حملہ کو بجائے رات کے دن پر ملتوی کرنے مین پنہان ہے ورنہ ہمین
دریائے نیل کی کنارونپر اڈووا سے زیادہ شکست فاش نصیب ہوتی اور جنگی
جہازون کے چند ملاحون کے سوائے اور کوئی شخص اس شکست کا حال بیان
کرنیکو زندہ بچکر انگلستان نہ پہونچتا۔

آج کل جو ترکی فوجین بنی غازی کا محاصرہ کیے ہوئے ہین اُن مین ایک ایسا
شخص امیر سلیمان نامی باشندہ ہنگری موجود ہے جو جنگ عمدرمان مین عربون کی
ایک جماعت کا کمانیر تھا۔ مجھے نہایت تمنا تھی کہ سلیمان سے ملکر جنگ عمدرمان
کے تفصیلی حالات اور خود اُس کے زندہ و سلامت بچے رہنے کی کیفیت
دریافت کرون۔

منجملہ اُن کثیر التعداد اور ایک ہی طریقہ سے دشمن کی چوکیون اور خندقون
پر عائد ہونیوالے عربی حملون کے جن کی بدولت ۲۶ر نومبر تک عمدہ موسم اور
بڑی بڑی کمکون کے آئے بغیر اہل اٹلی کو پیشقدمی کرنے کی جراٗت نہین ہوئی
مان شٹر ڈی زراگ نامہ نگار اخبار ٹیمپس متعینہ افواج ترکی سے ایک عرب نے ایک
قابل یادگار حملہ کی دلچسپ کیفیت اس طرح بیان کی کہ ہماری نگاہون سے

پوشیدہ بلون مین چھپے ہوئے اطالین سپاہی ہمارے اوپر فیر کر رہے تھے کہ بوقت شب ترکی افسرون نے عربون کے لیے بھی پل تیار کرا دیے زانعد ایکدن صبح کو تمام عربون نے اٹیلین فوج پر دہاوا کر دیا لیکن دشمن کی میکسم کی ٹری ٹری توپون کے نکلتے وقت فائین فائین کرتے ہوئے گولون نے بہت سے عربون کو تھوڑی ہی دیر مین شہید کر ڈالا اسپر بھی عرب ہمت نہ ہارے اور بزور شمشیر اطالیون کو اُن کے بلون سے نکال باہر کیا۔ مال غنیمت مین بندوقون اور کارتوسون کے علاوہ چند ٹری ٹری توپین بھی ہمارے ہاتھ لگین جنھین اپنے ہمراہ نہ لا سکنے کی وجہ سے وہین چھوڑ دیا گیا۔

مجھے خود اس عرب سے زوارہ مین ملنے کا اتفاق ہوا تھا کہ وہ قلعہ مصری پر حملہ کرنے کی حالت مین زخمی ہو کر واپس آ گیا تھا مال غنیمت چند نمونون مین جو اُس کے پاس اسوقت موجود تھے ایک اطالوی بندوق قابل دید تھی اور اُسنے مان سروے زراگ اور کپتان ٹیلیہم کو جو مال یغما دکھایا تھا اُس مین ایک عجیب فرانسیسی چیز کی موجودگی بھی بیان کی جاتی ہے۔

۲۳ اکتوبر کا مشہور حملہ جو قتل عام نخلستان سے چند ہی روز پیشتر عربون نے کیا تھا وہ دراصل ایک قسم کا معمولی دہوکا تھا جو غالبًا انگریزی یا فرانسیسی فوجون کی شکست تو درکنار تکلیف کا باعث بھی نہوتا صبح کے وقت ایک چھوٹی سی جماعت جو یقینی طور پر دو سو عربون سے زیادہ پر مشتمل نہین تھی حسب معمول اٹلی کی خندقون پر حملہ آور ہوئی اطالین مدافعت مین کشش کر رہے تھے کہ یکا یک پیچھے سے آنیوالی شور و غل کی آوازون نے اُن کی توجہ مین حصہ لینا شروع کیا۔ اب دشمن کو معلوم ہوا کہ اُنپر دونون جانب سے

حملہ کیا گیا ہے جن عربون نے نخلستان کی طرف سے حملہ کیا تھا انکی تعداد
بیہودہ طریقہ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے اگر کوئی شخص تجربہ کار وقایع نگاران
جرمن و برطانیہ کی رپورٹون کو پڑہے تو انسے معلوم ہوسکتا ہے کہ حملہ آور زیادہ سے
زیادہ پانچسو تھے بہرحال یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ دنیا مین بہتر سے بہتر فوج
بھی پریشان ہوئے بغیر نہین رہ سکتی تاہم ایسے موقعون پر بجائے بھاگنے
کی کوشش کے بجائے رکھنے کی سعی کیجاتی چاہیے۔ اگر اطالین بھی اپنے حواس بجا
رکھتے تو اُن کی کثیر التعداد فوجین با آسانی اپنے پشت کے حملہ کی مدافعت کرسکتی
تھین مگر انھون نے ایسا نہین کیا۔ اور حواس باختگی کے ساتھ منتشر ہوکر
برساگ لیری کی دو کمپنیون کو عربی حلقے مین چھوڑ گئے دونون کمپنیون نے
ایسی دلیری سے جو موت کے یقینی ہونے کی بنا پر مایوسی کی وجہ سے پیدا
ہوجاتی ہے خوب مقابلہ کیا حتی کہ اُنکا تقریبًا ہر ایک سپاہی ہلاک ہوگیا
اور بحالت انتشار تمام فوج خطرہ سے لرزتی ہوئی معلوم ہونے لگی اگر بالفرض
اسوقت نشاطیے پانچہزار آدمیون سے اٹلی کی برہم شدہ صفون پر حملہ کردیتا
تو تسخیر طرابلس کی شیدائی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچتا۔ اٹلی کی
مشکلات دوپہر کے قریب شہر مین عربون کی بغاوت سے اور بڑھ گئین
لیکن اسوقت تک وہ ایک جگہ جمع ہونے شروع ہوگئے تھے اور جب
ایک ایک حملہ آور کے مقابلہ کے لیے کئی کئی سپاہی مہیا ہوگئے تو اُن
چند سو حملہ آورون مین سے جنھین خود بھی حملون سے نقصان شدید پہونچا
تھا جو عرب بچے تھے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا پسپا کردے گئے۔

۲۳ اکتوبر کی سراسیمگی سے جب اطالیون کو کچھہ کچھہ سکون ہو چلا تو
تو انھون نے جھلا کر باشندگان نخلستان کو مکروہ سزائین دینا شروع کین

جو آخر کار ۲۸ تاریخ جنرل کناوہ کے حکم انتہائی کشت وخون کے مطابق بند کی گئین مسئلہ قتل عام نخلستان پر قانون جنگی کی نگاہ سے کسی دوسری جگہ نوٹس لیا جا چکا ہے اور اسبارہ مین یورپ کے تمام اخبارات نے بھی مفصل بحث کی ہے لہذا اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے سے اعراض کرتے ہوے صرف ایک ایسی شہادت کے پیش کرنے پر جس کی صداقت کا مجھے یقین ہے اکتفا کرتا ہون منجملہ تین نمایان طرابلس کے ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال ممبر پارلیمنٹ عثمانیہ تھے اپنا چشمدید واقعہ مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ اسنے ایستے مین معصوم بچے اور چار ضعیفہ عورتون کو ایک جگہ پڑا ہوا دیکھا جو کہ رون مین گہرے زخم لگائے جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اُسنے کہا کہ اگر اطالین ایسے شدید مظالم نہ عائد کرتے تو وہ الیقین بحیثیت ایک دشمن کے عزت کی نگاہ سے دیکھتا کہ موجودہ حالت مین ایک تربیت یافتہ فوج کے مدعی ہونے پر ایسے قبیح افعال کے صدور کے بعد اہل اٹلی کسی عزت کے مستحق نہین ہین۔

اٹلی کا جنرل بطور صفائی بیان کرتا ہے کہ کسی نا معلوم اور عجیب تبدیلی کے باعث نخلستانی عربون کے یکایک اپنے خلیفہ یعنی قوم اور اپنے ملک سے قطع تعلق کر لینے کے یقین کی بنا پر اعلان شاہی کا اجرا عمل مین لایا گیا تھا جس کی بابت مین بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ننانوے فیصدی آبادی کو سمجھنا اور پڑھنا تو ایک طرف اعلان مذکور کا دیکھنا تک بھی نصیب نہین ہوا تھا و نیز عربون کی تبدیلی حالت کے متعلق جنرل صاحب کی ذاتی خواہش خود پیدا کردہ یقین کی صورت مین جلوہ گر تھی نہ کہ کسی باشندہ طرابلس کا واقعی خیال اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کو یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے

کہ واقعی طور پر کناوہ کے دماغ مین کسیوقت بھی یہ خیال مسکن گزین تھا تو بجز اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ جنگ طرابلس مول لینے مین اٹلی سے جو جو اندازہ کرنے مین غلطیان اور ناعاقبت اندیشیان سرزد ہوئی ہین اُن مین ہی یہ بیوقوفی بھی اور شامل کر لینی چاہئے بہرحال جنرل کناوہ اور اُس کے ماتحت افسر نخلستانی عربون کے رائفلین دیدینے کی بنیاد پر مطیع ہو جانیکا یقین کر لینا ظاہر کرتے ہین مگر انھین ۲۳ تاریخ کو بُری طرح خمیازہ اٹھانے کے بعد اپنے دماغون سے اس پر خود غلط خیال کو دور کرنا پڑا اور جس کی وجہ سے غیظ و غضب کی حالت مین وہ کیا جو انھین انسانیت کو پس پشت ڈال لینے کے بعد بھی اوراق تاریخ کے خوف سے ہرگز نہ کرنا تھا کیونکہ گو اطالوی فوجکی تاریخ مین فتوحات کا ذکر شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے لیکن باوجود بزدلانہ دور زندگی کے اب تک اس کا چال چلن کم از کم اس قسم کے ناپاک قتل عام سے پاک تھا جنرل کناوہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو قبول کرنے کی صورت مین ضبطی اسلحہ کی غرض سے عربون کو مجبور کرنا اور مشتبہ عربون کو جلاوطن یا اُس شخص کو سزا دینا جس نے واقعی طور پر اطاعت قبول کر لینے کے بعد بغاوت اختیار کی ہو یہ تمام ایسی باتین ہین کہ انھین کوئی شخص نامناسب نہین کہہ سکتا لیکن جنرل کے اس فعل کے واسطے اور کیا عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ اُسنے تین یا چار روز تک اپنے تمام سپاہیون کو بے پناہ عربون کی سزادہی کی عام اجازت دینی روا رکھی۔ کناوہ اپنے پیچھے طرابلس اور تمام دنیا کے مسلمانون مین ایک ایسا خون آشام نام چھوڑ جائیگا جسپر نسلاً بعد نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی۔

۲۶ اکتوبر کو عربون نے چھوٹی چھوٹی جماعتون پر منقسم ہو کر ایک ساتھ تمام اطالین لائن پر حملہ کیا اطالیون کی بدقسمتی سے ایک موقعہ پر جو رسالہ کی بارگون کے گوشہ مغرب مین واقع ہے متخاصمین کو دست بگریبان ہونیکا

موقعہ ملگیا جہان عرب کاٹ چھانٹ کے متعلق اپنی مسلمہ تیز دستی کا ثبوت دیتے رہے اسی روز شام کو اطالوی پلٹنون کے بہت سے سپاہی دن بھر کی محنت سے درماندہ ہوکر اپنی اپنی خندقون مین سورہے تھے کہ ڈہائی سو عرب بخاموشی رینگتے ہوئے اُن کی خندقون کے قریب پہونچ گئے اور یکایک تکبیر کہتے ہوئے اپنے نیم خفتہ دشمنون پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کے نیزہ ہا تو دشمنونکا کام تمام کرنے اور اطالین سپاہی صرف مرنے کے لیے نیند سے بیدار ہونے لگے چنانچہ دشمن کی صفین درہم برہم کردی گئین اور بہت سے سپاہی اچھی طرح بیدار بھی ہونے پائے تھے کہ عربون کے نیزہ ہا تو ون کی سرعت رفتاری نے ہمیشہ کے واسطے اُنھین وہین سلادیا۔ بعض عربون نے نخلستان تک پہونچنے مین کامیاب ہوکر رجمنٹ نمبر ۸۲ اسی پر عقب کی جانب سے فیر کیے اور ایک کمپنی کا پورا نصف حصہ پیوند زمین بنادیا عرضیکہ ہر ایک جانب کشتون کے پشتے اور زخمیون کے تودے لگ گئے۔ آخر کار بعض پیدل سوارون اور سالم رجمنٹ بیاسی ورجمنٹ نمبر چالیس شمول نمبر ۴۰ کی چار کمپنیان اور معیت چند میکسم توپون کے دو میدانی توپ خانون کی مشترکہ قوت نے جنگی بحری بیڑے کی توپین بھی مدد کررہی تھین ایسے حملہ آورون کی مدافعت مین کامیابی حاصل کی جو گو ابتداً صرف ڈھائی سو تھے مگر بعدش دونون طرف حملہ کرنے کی وجہ سے خود بھی نقصان کثیر اٹھا چکے تھے اور جن کی بابتہ یہ امر مشتبہ ہے کہ ان مین سے صرف چند عربون سے زیادہ کو عین زارہ واپس آنا نصیب ہوا ہو اگر واقعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان مین سے کچھ آدمی نخلستان مین رہ گئے تھے اور وہ ایک خطرناک راستہ سے گذرتے ہوئے اپنے مکانات کو واپس آئے۔

اِس خونریز اور خوفناک رات کی گھبراہٹ اسوجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی کہ اطالین بائزیون نے ازراہِ حماقت ایسی حالت مین جبکہ تاریکی و یکجائی کے باعث دوست دشمن کی تمیز ناممکن ہو رہی تھی ایسے گولے برسائے جو نال سے نکلتے ہی پھٹ جاتے تھے مسٹر آیش میڈ بارٹلٹ بیان کرتے ہین کہ نبیس عرب اپنے مکانات موقوعہ حاشیہ نخلستان سے اسوقت تک اٹلی کی شاہی قوت کا مقابلہ کرتے رہے اور قابو مین نہ آسکے جب تک کہ ۲۸ تاریخ کو اُن کے حصن حصین یعنی مکانات ہی ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے نہ اوڑا دیے گئے بشمول مشہور برساگ لیری ۱۱ پیدل فوج کی چار بٹالین مداد بہت سی توپون کے تمام دن ان حملون کی مدافعت کرتے رہے جو شب کی طرح بھوعی طور پر نہین بلکہ سو عرب چھوٹی چھوٹی جماعتون مین منقسم ہو کر رسالہ کی بارگون اور سمندر کے درمیانی حصہ پر کر رہے تھے جنگ اِسقدر قریب سے ہوتی رہی کہ جلد پھٹنے والے گولے صرف دو سو گز کے فاصلہ سے چلائے گئے - چنانچہ یہ بات زمانہ حال کی جنگ مین عجیب و غریب شمار ہونے کے قابل ہے - یہ تمام طمطراق صرف تین سو عربون کے حملے روکنے کی غرض سے عمل مین لایا گیا لیکن نشاط بے کے پانچہزار عربون کی جمعیت سے اطالین صفون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین کیا کارروائی عمل مین لائی جائے گی اور اُسکا کیا نتیجہ ہوگا - یا نخلستانی بغاوت ۲۶ تاریخ کے کامیاب حملہ کے پہلو بہ پہلو عمل مین لائی جاتی تو آج اُسکا کیا نتیجہ نکلتا -

جنرل کنا وہ اور اس کے اسٹاف پر ۲۶ تاریخ کے واقعات کا گہرا اثر ہوا چنانچہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بوجہ سڑی ہوئی نعشون کی بدبو کے پھیلی ہوئی فوجون کو تنگ جگہ مین کر دیا گیا ہے بہ عذر لنگ

اِس نامعقول عذر کے مساوی ہے جو جزیرہ نمائے عرب یا شام مین خشکی پر
فوجین اُتارنے کے باب مین یورپ کی رائے پر اثر ڈالنے کی نیت سے
پیش کیا گیا ہے میرے خیال مین سلطانی فوجین اٹلی کی فوجون کے اُن
مقامات پر خشکی مین اُترنے سے بہت خوش ہوتین کیونکہ اُن آنیوالے ملاقاتیون
مین سے شاذونادر ہی کسی ملاقاتی کو مکرونی کباب کھلانے اور شراب پینے
کے لیے جہاز پر واپس پہونچنا نصیب ہوتا بہرحال اٹلی کی لائین تنگ اور
وہ مشرقی خندقین خالی کر دی گئین جو قلعہ مصری کے مقابل مین واقع تھین
اور دمدمہ حمام وغیرہ بنانیکا تازہ کام شہر سے دو سو کیلو میٹر تک قائم کیا گیا
خواہ فوجی نقطہ خیال سے اس کارروائی کی معقولیت کے بارہ مین کسی قسم کی
رائے نہ پیش کیجا سکے - مگر یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ کھلا ہوا اظہار اس
کمزوری کا تھا کہ صرف ڈھائی سو عربون سے اطالوی شکست یاب ہو گئے ہین
اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالوی ذرا سے خطرہ یا غلط فہمی سے زیادہ اثر پذیر ہونے
لگے بخلاف اس کے عثمانیہ فوج پر بہت اچھا اثر ہوا اور اُن کی ہمتین اور
بھی زیادہ بڑھ گئین طرابلس خاص مین اٹلی کی مقبوضہ اراضی پہلے ہی
سے تیس ہزار فوج کے واسطے ناکافی تھی اسپر وبا ہیضہ کے دامنگیر ہونے
کے لحاظ سے اور زیادہ زمین کی یقینی ضرورت پیش آگئی مگر عین اُسیوقت
بجائے وسعت کے عسرت قبول کی گئی اور لطف یہ کہ اس فعل کو تمام
دنیا کے انسانون کو بے عقل سمجھ لینے کی جراءت کر کے اختیاری ظاہر کیا گیا

نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون پر ساحل سمندر قریب قلعہ حمیدیہ
مین ایک اور آفت نازل ہوئی - سسلی سے آئی ہوئین بعض تازہ دم
فوجون نے جن مین بظاہر رجمنٹ نمبر ترانوے بھی شامل تھی بحری بیڑے

کی حفاظت مین شرانشت کے قریب خشکی پر اترنے کی کوشش کی جو عرب اس
قلعہ پر قابض تھے انکا بیان ہے کہ گو محاصرہ کرنے والون نے بہادری سے
کام لیا لیکن محصورین جانبازانہ کوششون کے باعث ساری فوج مین
سے صرف دو سو سپاہی خشکی پر اترنے مین کامیاب ہو سکے جنپر فوراً ہی حملہ کیا
گیا۔ اِن دو سو اطالیون سے مایوسی کی حالت مین جس قسم کی بہادری کی توقع
کیجا سکتی ہے اُسی قسم کی ظہور مین آئی مگر عرب انھین چارون طرف سے
گھیر کر دست بدست جنگ کے ڈھنگ پر لے آئے اور اُنھون نے بڑی
سرعت سے مخالفون کو کاٹ کے رکھدیا صرف پانچ شخص جو کسی طرح
ہلاک ہونے سے بچ رہے تھے قید کر لیے اور ترکی لباس مین غاریان پہونچا
دیے گئے۔ غاریان مین بڑے دن کے موقعہ پر مین خود اُن اطالین اسیران جنگ
سے ملا اور انھین اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے پایا۔

۷ رنومبر تک جنرل فرگونی کی مزید افواج کے داخلہ سے اطالین افواج
شہر طرابلس کی تعداد بیس ہزار تک پہونچ گئی۔ لیکن کثرت بارش کیوجہ
سے کسی قسم کی پیشقدمی عمل مین نہ لائی جا سکی کیونکہ خندقین پانی سے
بھر گئی تھین اور سامان جنگ کی گاڑیون و نیز توپون کا تھوڑے فاصلہ
پر بھی لیجانا دشوار تھا۔ آخر کار ۲۶ رنومبر کو ایک بہت بڑا توپ خانہ
کار آمد موقع پر قائم کرنے کے لیے روانہ کیا گیا اور ایک بہت بڑی
فوج نے اُس شرقی حصہ نخلستان پر دوبارہ قابض ہونے کی غرض
سے پیشقدمی کی جو ۲۶ اکتوبر کو اُس پیشقدمی سے ٹھیک ایک ماہ پیشتر
اطالوی قبضہ سے نکل گیا تھا ایک برگیڈ جانب عین زارہ روانہ ہوا تاکہ
نخلستانی عربون اور ترکون کا باہمی سلسلہ منقطع کر دے اور جانب شرق

ایک بہت بڑے برگیڈ نے جو تین پیدل رجمنٹون رسالہ کے دو اسکاڈرنون بارہ میدانی توپون اور دو کوہی توپ خانون پر مشتمل تہا جنگی ناکون کے ایک بڑے سلسلہ پر جو رسالہ کی بارگون سے سمندر تک پہیلا ہوا تھا حملہ کیا عربونکی چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اطالوی پیشقدمیون کی ایک ایک انچہ زمین پر بڑی جرأت سے مدافعت کی لیکن اطالیون نے ایک سو بیس جانین نذر چڑھا کر شام تک کثرت افواج کی بنا پر نہ کہ از راہ بہادری عربون سے نخلستان خالی کرا کے رسالہ کی بارگون زراعتی اسکول اور موقع شراشت کے علاوہ اس پہلی جگہ پر بہی قبضہ پا لیا جسکو کبھی کسی حال مین نہ چھوڑنا چاہیے تھا ماسوائے اس کے اس فتح سے ایک اور ایسی عمارت متصلہ قلعہ مصری پر بہی قبضہ ہو گیا جہان سے اطالوی اور قلعہ مصریہ کے قابض ترک ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سے بیٹھے دیکھتے رہا کئے۔

۲۶ نومبر کی جنگ کے بعد اطالیون کو اپنے اہل وطن کی کچھہ ایسی بوسیدہ نعشین ملین جن کے اعضا کی قطع برید کی گئی تھی اور بعض نعشونکو اس طرح دفن کیا گیا تہا کہ انکا کچھہ حصہ زمین سے باہر رہ گیا تھا جن کی بابتہ فوراً بلا مزید ثبوت کے یہ خیال قائم کر لیا گیا کہ ان لوگون کو زندہ درگور کیا گیا ہوگا۔ حالانکہ یہ کسی طرح ثابت نہین ہوتا یہ ضرور ہے کہ حفظ صحت خیال سے نعشون کو دفن کیا گیا ہو مگر جنگی دقتون کے باعث ایسی حالتون مین تعجیل اور پریشانی کیوجہ سے بسا اوقات کارروائی تدفین نا مکمل رہتی ہے ترکون کو بھی اچھی طرح دفن کرنیکا موقعہ نہ میسر آیا ہو تمثیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بلونٹ کا پ جی کی چوٹی پہ بوئرون کی ایسی نیم دفن شدہ نعشین پائی گئی تھین جن کے سر ہی سر پیرون زمین سے نظر آتے ہے

تھے اور چونکہ وہ خود بوئروں کی دفن کردہ یقین اس لیے کون کہہ سکتا ہے
کہ قصداً اُن نعشوں کی تذلیل کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ علاوہ اس کے جیسا کہ
ایک صاحب مطبوعہ رسالہ موسومہ بلیک وڈ کے ذریعہ سے بیان کرتے
کہ نعشوں سے جبکہ اپنر کامل ایک مہینہ کی تیز دھوپ اور سخت بارشیں اپنا
اپنا پورا پورا عمل کرچکی ہوں کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ اُن کے ساتھ کسی قسم
کی زیادتی عمل میں لائی گئی ہوگی ترکی باقاعدہ افواج نے فی الحقیقت ان
قابل افسوس زیادتیوں میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا بظاہر نعشوں کے مثلہ
کی کارروائی عربوں کا فعل تھی کوئی شخص اس قسم کے افعال کی حمایت
میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا ہے تاہم مبالغہ اور مکر سے مملو نفرت و حقارت
کا جو غلغلہ اس فعل پر اٹلی میں بلند کیا گیا وہ ذرا بھی قابل توجہ نہیں ہے
کیونکہ جو قوم عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں واقعہ پذیر ہونیوالے چار ہزار
بیگناہ آدمیوں کے قتل عام کو جس میں معصوم بچے اور پردہ نشین عورتیں
بھی شامل ہوں قرین انصاف تصور کرے وہ قوم غریب جاہل اور مذہبی
مجنون عربوں کے ہاتھوں عمل میں آئے ہوئے چند مردہ جسموں کے مثلہ
پر اعتراض کرنے کی ہرگز مستحق نہیں ہے۔

عربوں کے استخراج تکلستان سے ہمت پاکر اطالیوں نے ۴ دسمبر
کو قبل طلوع آفتاب ترکی کیمپ واقع عین زارہ کیجانب پرحوصلہ پیشقدمی
کی اور اُسی روز شہر کے قرب و جوار میں جہاں جہاں عرب قابض تھے
جنگی جہازوں نے باوجود کثرت بارش غضبناک گولے برسائے اٹلی
کے تین کالموں نے اس جنگ میں حصہ لیا ایک کالم بیدی مصری میں
بصورت رزرو مقیم رہا اور دوسرا تمام دن اُن عربوں سے سخت مصروف

بیکار رہا جو یکے بعد دیگرے تند حملے کرتے تھے اور جنھون نے ترکی کیمپ
کی مشرقی سمت سے دن ہی دن مین اطالیون کو اُن کی لائنون تک پسپا
کر دیا اٹلی کا وہ خیمہ والا تیسرا کالم پندرہ ہزار سپاہیون پر مشتمل تھا اور جس نے
بظاہر اس ارادہ سے پیشقدمی کی تھی عین زارہ کی فوج کے کمزور میمنہ کو پسپا کرے
تمام وہ رپورٹین جو عین زارہ پر حملہ کرنے اور برساگ لیری فوج کے بائنڈی
وزبردستی دشمنون سے میدانی توپین چھین لینے کے متعلق اطالین سالنسر
کی نگرانی مین شایع ہو چکین ہین وہ سب کی سب قابل مضحکہ اور غلط ہین اور
ایسا ہی بیہودہ یہ تخمینہ ہے کہ عین زارہ مین آدھہ ہزار آدمیون کو پسپا کر دیا گیا
اگر اسوقت نشاطبے کے پاس تعداد بیان کردہ سے نصف سپاہی بھی
موجود ہوتے تو وہ بڑی خوشی سے پندرہ ہزار اطالیون کا انتظار کرتا ہوا پایا
جاتا بلکہ گمان غالب یہ ہے کہ نشاطبے الانتظار اشد من الموت
کی سختیون سے جلد رہائی پانے کی کوشش مین کامیاب حملہ آور ثابت ہوتا
جو کچھہ واقع ہوا وہ دراصل صرف اسقدر ہے کہ ترکی کمانڈنٹ نے یہ دیکھکر
کہ بائین جانب سے گذرنیوالی دشمن کی ایک بڑی فوج جلد عقب مین پہونچ
جائیگی اور اپنی قلیل التعداد فوج پر نظر کرکے عین زارہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا
جب نشاطبے کے احکام عربون کو سنائے گئے تو انھون نے چلا چلا کر
مخالفت کی کیونکہ یہ بہادر جنگجو دشمن پر غالب آچکے تھے اسوجہ سے واپسی
کے خیال کو سرے سے ہی ناپسند کرتے تھے بہر نوع اولاً چار بجے شام کے
ترکی کیمپ کے ترپ بطور پیش قدمی موجود کیمپ کو روانہ ہوئے اور پھر تو سلسلہ
بندھ گیا چونکہ ترکون کو اپنے حملہ آورون کی نسبت معلوم تھا کہ وہ کس مادہ سے
بنے ہوئے ہین اس لیے ان کی جماعتین ایک خاص قاعدہ کے ساتھ بدون

گھبراہٹ اور جلدی کے باطمینان تمام یکے بعد دیگرے روانہ ہوتی رہین حتی کہ اسٹاف اور ایک حصہ فوج نے صبح تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر اطالیون کی پندرہ ہزار فوج نے کسی ایک جماعت کا بھی تعاقب نہین کیا اور نہ انکا راستہ روکنے کی کوشش کی معلوم نہین کہ اس موقعہ پر اُن کی کیوبری کیا کر رہی تھی جس کا فرض تھا کہ وہ راستہ روکتی اور تعاقب کرتی کیا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے کہ یورپ کی کوئی فوج باستثنا اطالیون کے فی الحقیقت اپنے دشمن کی ایک چھوٹی سی تعداد کو کھلے ہوے میدان مین کھلے بندون نکلجانیکی بغیر اس امر کی کوشش کئے ہوئے اجازت دیتی کہ اون کے واپسی کے سلسلہ کو اپنے رسالہ کے پیہم حملون سے منقطع کردے۔

جب حریف کے بخیر و عافیت عزیزیہ پہونچ جانیکا یقین ہوگیا تو اطالیہ کے پندرہ ہزار جنگجو خالی کیمپ پر ٹوٹ پڑے اور وہ توپین چند بستر اور بعض فرنیچر کی چیزین جنھین ترک خود ترک کرگئے تھے زعم خود چھین لین معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کی چھوڑی ہوئی توپون کے حاصل کرنے مین اہل اٹلی ہمیشہ بڑی جرأت اور ہوسناکی سے کام لیتے ہین چنانچہ اطالین ان توپون کو بھی اپنے دشمن سے کئی ہفتہ تک برابر چھینتے اور ان کی تصویرین اتارتے رہے ورنہ اصل واقعہ یہ ہے کہ صرف آٹھ میدانی توپین جو اُن کے ہاتھ لگین قبل انخلاے عین زارہ از راہ دانشمندی بیکار کردی گئین تھین اور جنھین ترک اسوجہ سے چھوڑ گئے تھے کہ انکے پاس اُن کا گولہ باروت ختم ہو چکا تھا اور اس صورت مین وہ ترکون کے لیے بیکا تھین ثانیاً یہ بالکل ناممکن تھا کہ ریت پر یہ توپین کھینچی جاسکتین کیونکہ طرابلس مین پندرہ پونڈ وزنی گولا پھینکنے والی توپ کو اوبیس گھوڑے کھینچتے ہین اور بیسیون آدمی اُسکے چڑھانے کے لیے درکار ہوتے ہین۔

بظاہر نشا طبے کو عین زارہ اُن آثار کی وجہ سے چھوڑنا پڑا جس سے پایا جاتا تھا کہ اس کا بیسرہ دشمن کے حلقہ میں آجائیگا لیکن ایک بڑی اور زبردست وجہ یہ بھی تھی کہ ترکون کو جلد یا بدیر عین زارہ ترک کرکے اور زیادہ اندرون صحرا میں ہٹ جانا لازم تھا کیونکہ بحری توپون کی مسلسل اور ہر وقت کی گولہ باری سے عثمانی فوجون کو چوبیس گھنٹے مین کوئی وقت ارام کا نہین ملتا تھا گو مسلمہ طور پر عرب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے قربت کو پسند کرتے ہین مگر وہ شیطانی گولونکی بارسش کے عادی نہین ہین درحقیقت وہ گولون کی نقصان رسانی سے استقدر متاثر نہین ہوتے جس قدر اس کے لوازمات سے چونکنے اور بیچین ہوتے ہین اور سچ بھی یونہین ہے کہ کتے کی طرح گولے کی بھونک اسکے کاٹنے سے زیادہ پریشان کن ہے مینے انھین جوش سے بارہ انچہ قطر کے شق ہونیوالے گولے کا خوفناک طریقہ سے گرنے اور ریت مین ایک وسیع گڑھا کر دینے کا حال بیان کرتے سُنا ہے جس نے کسی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچایا تھا اور جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ غریب بدوُن کے زخمی کرنیکا یہ طریقہ کثیر المصارف تھا۔

موجودہ ترکی کیمپ واقع عزیزیہ بحری توپون کی دست رس سے باہر ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ترکون کا عملی قبضہ بہت بڑے حصہ سے اُٹھ گیا ہے کیونکہ انکی چوکیان کیمپ سے جانب ساحل سمند ربہت دور تک پھیلی ہوئی ہین جس کا کسیقدر اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کی وساطت سے ۲۰ جنوری کو غرغریش پر کامیاب حملہ کیا گیا تھا جہان اطالیون کو بچاس جانون کے نقصان کے ساتھ اس مٹی کے زیر تعمیر حفاظتی ذرایع سے پسپا کر دیا گیا جون بیرون موضع بنائے جا رہے تھے قبل ازین ایک اور کامیاب حملہ بنی عشیر پر کیا گیا تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ ترک پُرشوق طریقہ پر اُن

فوجون سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہین جو اطالوی جنرل ان کے مقابلہ مین بہیجی گئی
۱۷ دسمبر کو ہیڈ کوارٹر ہین یہ ضروری خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنے داہنی
جانب پیشقدمی شروع کردی ہے لشاط بے معہ اسٹاف کے فوراً سنت بنی آدم
کو روانہ ہوگئے یہ خبر صحیح تہی چنانچہ بعد طلوع آفتاب ایک اطالوی کالم اپنی خندقون
سے نکلکر اولاً جانب مغرب غرغیرش جانیوالی سڑک پر ٹہیرا بعدش یہ دشمن کا پتہ
لگانیوالا برگیڈ جو سالم پچاسوین پیدل رجمنٹ تیرہوین کا کچھ حصہ رسالہ کے چار
اسکواڈرن اور ایک خچر باتری پر مشتمل تہا پہونک پہونک کر قدم رکھتا ہوا صنصور
پہونچا جہان ترکون کے ایک چھوٹے سے ناکہ پر صرف چار آدمی قابض تھے
اطالیون نے صنصور قبضہ کرکے تار گہر تباہ کردیا اور تار کاٹ ڈالا جس کی وجہ
سے تار کا تعلق زوارہ سے ٹوٹ گیا تھا لیکن بعد مین مرمت کرکے اس نقصان
کی تلافی کردی گئی دنیا مین صرف اٹلی ہی کی ایک ایسی فوج ہے جسکو دو مہینے
کی خاموشی کے بعد اس معمولی کام کے سرانجام دینے کی توفیق نصیب ہوسکی۔
اس مہم عظیم کی سرانجام دہی کے بعد یہ برگیڈ آہستہ آہستہ صنصور کی جانب
جنوب بڑہا جہان یکایک اُس نے اپنے آپ کو ایک ترکی چوکی کے سامنے پایا
جس پر بیس باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تعینات تھے جن مین سے ایک
ترک بغرض اطلاع دہی روانہ جانب سنت بنی مریم ہوا اور باقیماندہ اونیس
نے اپنی جگہ پر قائم ہوکر دشمن پر آگ برسانا شروع کی جس کی تاب مقاومت
نہ لاکر یہ ساری بہادر فوج پیچہے کیجانب ہٹ گئی جسوقت اس عجیب وغریب بہادری
کی اطلاع پہونچی ہے اسوقت مین خود ترکی فوجون مین موجود تھا یہان افسر
سے لیکر ایک معمولی سپاہی تک تمام فوجیون کو اپنے حریف کی جبلی بزدلی کا
حال سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی اور ہم سب کی یہ تمنا تھی کہ دشمن جانب

سنت بنی مریم پیشقدمی کرے مگر بہ خوش قسمتی ہمین نصیب نہین ہوسکی دشمن نے
نچمر باتری سے صرف پندرہ گولہ صحرا پر پھینکے جو کیمپ سے بقدر ایک ہزار گز
دور رہ جانے کی وجہ سے سب کے سب بیکار ہوگئے ہمین اسی رات
یہ معلوم ہوا کہ صنصنو سے اطالین ہٹ گئے اور اپنی خندقون کی پناہ
مین چلے گئے ہین - نامہ نگار مارننگ پوسٹ متعینہ مالٹا اس دشمن کی
پیش قدمی کرنیوالی فوج کی نسبت بطور خاکہ بیان کرتا ہے کہ اس پیشقدمی سے
طرابلس مین مغربی جانب سے داخل ہونیوالے سامان ممنوعہ جنگ
کا آئندہ کے لیے سدباب کرنا مقصود تھا لیکن اس نے اس کی تاویل نہین
کی کہ روانگی اور واپسی صنصنو اور پندرہ گولون کا ضایع کرنا کس طرح فائدہ مند
بنا سکتا ہے ۔

ترکی کیمپ کے عزیزیہ منتقل ہونے کے بعد ۱۶ ار دسمبر تک ایک طرف
تو سنت بنی مریم مین رفتہ رفتہ عربون کی ایک بڑی تعداد غالباً شہر طرابلس
پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتی رہی اور دوسری طرف احمقانہ طور سے
اپنے آپ کو محفوظ اور دشمن کو مرعوب خیال کرکے اطالوی افسر اور نامہ نگار
بچرب زبانی کہتے رہے کہ ہمارے کوہ غاریان پہونچنے تک کوئی جنگ واقع
نہوگی عین زارہ کو سینکڑون تختون کی ایک دوہری باڑ قائم کرکے اور
درمیانی حصہ کو ریت اور پتھرون سے بھرکر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا لیا گیا
تھا جس کی حفاظت پر کم از کم چودہ ہزار اطالین فوج تعینات تھی یہ صحیح ہے
کہ طوفان خیز موسم کی وجہ سے ہوائی جہازون کو ایک ہفتہ تک اڑنیکا موقعہ
نہین ملا لیکن اس صورت مین اطالوی رسالہ کو دشمن کا پتہ لگانا ضروری تھا
انہین کوتاہیون کے باعث اطالین معلوم نہ کرسکے کہ ترکون کی فوجین ایک

لمحہ کو بھی بیکار نہین رہین اور دشمن کے قریب ہی عین زارہ سے جانب جنوب صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر بڑھکر آ چکین تھین ماسوائے اس کے وقت امتحان اطالیون کا یہ خیال کہ ترکون کی کمزور چوکیان جو عزیزیہ اور عین زارہ کے درمیان واقع ہین انکا کسی طرح مقابلہ نہین کر سکتین بہت بُری طرح غلط ثابت ہوا۔

اپنی ۱۹ دسمبر کی پیشقدمی کی بابت اطالیون کا بیان ہے کہ ۱۸ تاریخ کو پانچ دادخواہ عرب ترحونہ کی جانب سے عین زارہ پہونچے اور انھون نے بیان کیا کہ ہمپر اندرون ملک کے جمع ہونیوالے بدوؤن نے ظلم کیا ہے۔ یہ نہین کہا جا سکتا کہ آیا یہ عرب فی الحقیقت اپنے ملک پر حملہ کرنیوالون سے طالب امداد تھے یا ترکون کی جانب داری مین اطالیون کو کوئی نقصان پہونچانا چاہتے تھے بہر حال انکین ۱۹ تاریخ کی پیشقدمی کی راہ نمائی کا اعزاز بخشا گیا اور قبل طلوع آفتاب بسرکردگی جنرل فارا ایک بہت بڑی ایسی فوج جو پیدل کے تین بٹالین رسالہ کا ایک اسکاڈرن ججھر بانتری کی تین توپون اور بہت سی میکسم توپون پر مشتمل تھی عین زارہ کی خندقون سے نکل کر جانب جنوب روانہ ہوئی جس کے ساتھ پیدل رجمنٹ برساگ لیری نمبر گیارہ کا بھی کچھ حصہ تھا میںنے بچشم خود اس فوج کی کراچی کولنزکی کیمپ واقع عزیزیہ مین دیکھا ہے اس پیشقدمی کا مقصود چھوٹے سے نخلستان موسومہ پیرطیرس کے ڈاکوون سے پاک کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانیکا تھا لیکن خلاف منفصد واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کالم کے ہمراہ تھی ترحونہ کے راستہ کو جو ریتیلے لق ودق صحرا مین سے گذرتا ہے حافظہ مین رکھنا مشکل ہے اور غیر ملکی کے لیے مشکلتر اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُن پانچ دادخواہ عربون مین سے تین شخصون کی نعشین جنھون نے اطالیونکی

راہ نمائی اختیار کی تھی گویون سے چھدری ہوئی پائی گئین اور قیاس چاہتا ہے کہ اپنے راہ نماؤن کی فریب دہی کا یقین کر کے اطالیون نے انھین گولیون سے اوڑا دیا ہوگا۔ حاصل کلام وہ ریتیلا لق ودق صحرا تھا اور بدون راہ نما کے گم کردہ راہ بدنصیب اطالین بار بار راستہ بھولا جاتا تھا اور اس مشکل سے نجات پانیکی کوشش مین جگہ بجگہ پہونچکر پھر لوٹنا پڑتا تھا اس لا حاصل آمدورفت سے تمام فوج مایوس اور محنت شاقہ سے چکنا چور ہوگئی ترکون کو قندق بنی عشیر مین دشمن کی پیشقدمی کا حال معلوم ہو چکا تھا اور جبکہ ایک کمک کے ذریعہ سے جو جانب مغرب مقیم تھی قندق بنی عشیر کے عربون کی تعداد مین اضافہ ہوگیا تو انھون نے درماندہ اطالین فوج سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی عرب ایک ریت کے ٹیلے سے دوسرے ٹیلے پر لپک لپک کر پہونچتے جاتے اور جب دشمن زد پر آتا جاتا فائر کرتے جاتے تھے جیسے جیسے سورج کی روشنی گھٹنے لگی عربونکی قوت اور حملون کی تعداد ترقی کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اطالیون کی تعداد اور ہمت گھٹنے۔ سب سے زیادہ مشکل یہ درپیش تھی کہ اطالین اپنے نہ دکھائی دینے والے پھرتیلے دشمنون کو کوئی سزا نہ دے سکتے تھے۔ اسی حالت مین غالباً اطالوی کالم کونترکی فوج متعینہ بنی عشیر کے پہلو پر پہنچا دینے کے قصد سے کرنل فارا چند کیلومیٹر آگے بڑھکر بائین جانب لوٹ پڑا مگر اس کے ساتھ ہی عربونکی جنگی امداد پر چند ترکی باقاعدہ فوج کے جوان بھی موجود تھے رائفلون کے منفردانہ گر متواتر فائر زیادہ کارگر ثابت ہونے لگے۔ اور دشمن اپنی رفتار پیشقدمی مین سست۔ آخر کار وہ ایک جگہ ٹھہر گئے اور اُسکے بعد ہٹنا شروع کیا لیکن دشمن نے اسوقت بھی فاصلہ سمت اور وقت کے پہچاننے مین غلطی کھائی یہان دسمبر مین ساڑھ چار بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور جس کے ایک گھنٹہ بعد

تمام صحرا تاریک بدقسمتی سے اس رات چاند بھی نہین تھا صرف بجلی کی چمک یا رائفلون کے فائرون سے کبھی کبھی روشنی ہو جاتی تھی غرضیکہ ان مخالف حالات و واقعات کی بدولت اطالین رہا سپاہی نشان راہ کھو بیٹھے اس موقعہ پر نہ چوکنے والے ترکی کمانڈر نے اپنے عرب مددگارون سے اُن کے منفردانہ حملون کی نوعیت بدلکر زیادہ بیش قیمت کام لیا جنھین جماعتون مین تقسیم کر کے دشمن کے پہلوؤن اور پشت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا اسوقت اٹلی والونپر چارون طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن دشمن کی بندوقون کے فائرون اور توپ کی گرج کو اللہ اکبر کی آوازون سے دبا دینے والے حملہ آور بہت کم دکھائی دیتے تھے بدقسمتی سے اس نازک حالت مین حواس باختہ اطالیون نے اپنا جی چھوڑنا شروع کر دیا لیکن انکا کمانڈر جو ہر ایک ایسا شخص معلوم ہوتا تھا کہ جس کے حواس خراب نہین ہوئے تھے اس نے اور اس کے افسرون نے جس طرح بھی ممکن ہو سکا اپنے سپاہیون کو ایک بلند مقام پر پہونچنے تک سنبھالے رکھا جہان کرنل فارا کے ارادہ کے مطابق رات گذارنے کے لیے خندقین کھودین اور ہر قسم کی توپین اتاری گئین۔

اس قیام گاہ مین بھی اطالیون کی حالت مایوسانہ تھی ساٹھ منتخب جنگدیدہ جنگجو فیزانیون کی ایک عمدہ جماعت نے بہوشیاری اطالیون کے بائین جانب گذر کر پہاڑی کے شمالی راستہ پر قبضہ کر لیا اور دوسری فوج بڑھکر پہاڑی کے جنوب کا محاصرہ۔ اس صورت مین محصور اطالیون کے نکلنے کے لیے صرف ایک تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ پہاڑی کے مغرب مین بصورت راستہ باقی تھی جسپر نصف شب تک بوجہ کمی تعداد عرب قبضہ نہ کر سکے تھے اسس راستہ کے علم دشمن کو اس نادر موقعہ سے معلوم ہوا کہ برساگ لیبری فوج کا ایک

نوجوان نن کمیشنڈ افسر بغرض خرید و فروخت شہر طرابلس گیا تھا اور
کسی نا معلوم وجہ سے اپنی بٹالین کی روانگی کے وقت تک عین زارہ نہ پہونچ
سکا آخر ہمت باندھکر اپنی بد قسمتی پر روتا ہوا تنہا صحرا کو چل نکلا خوش قسمتی اور
فائرون کی آوازون کی راہ نمائی کرتی رہین حالانکہ بالکل اندھیرا ہو چکا تھا لیکن خوش
نصیبی نے اُسی راستہ سے جو خالی رہ گیا تھا منزل مقصود پر پہونچا دیا
اس کی آمد نعمت غیر مترقبہ سمجھی جا کر بڑی خوشی منائی گئی ۔ کیونکہ اب تک جنرل
فارا اور اسکے افسرون کا خیال تھا کہ عربون کی تعداد کثیر نے انھین مضبوطی کے
ساتھ چارون طرف سے گھیر رکھا ہے ۔ یہ بہادر اور سمجھدار افسر کمک لانیکے
لیے عین زارہ پھر واپس ہوا مگر وہ ابھی چھ سو قدم بھی نگیا تھا کہ ایک عرب کی
گولی سے اُسکا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا وہ کسی ترکیب سے پھر اپنی فوج مین واپس
آیا اور ایک دوسرا گھوڑا لیکر پھر اسی راستہ سے واپس ہو گیا جسپر ابھی تک
کوئی نگرانی قائم نہین ہو سکی تھی اثنا راہ مین اتفاقاً تاریکی کی وجہ سے اُس کا گھوڑا
ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی اب مجبوری اس افسر کو تھوڑی دیر
پیدل چلنا پڑا تھا کہ برساگ لیری کا ایک پٹرول ملگیا اور اُن سے اس
نن کمیشنڈ افسر نے تیسرا گھوڑا حاصل کر کے عین زارہ کے جنرل کو اپنی
فوج کی خوفناک حالت سے مطلع کیا یہ نوجوان نن کمیشنڈ افسر بجلدوے
خیر خواہی و بہادری ہمارے وکٹوریہ کراس تمغہ کے مساوی الاعزاز تمغہ محرمہ
افواج اطالیہ پانے کا مستحق ہے ۔

پہاڑی پر اطالین فوج یہ تمیز نہ کر سکنے کے باعث کہ ہمارا دشمن کہان ہے
اپنا بھاری توپخانہ کار آمد طریقہ پر استعمال نہین کر سکتی تھی ایک طرف عرب
برابر چارون طرف سے گولیان برسا رہے تھے تو دوسری طرف دشمن

کے مجروحون و مقتولون کی تعداد لحظہ بلحظہ بیش سے بیشتر ہوتی جارہی تھی۔ یہہ دشمن کا پینہ لگانیوالی بڑی فوج جو قبل از علی الصباح عین زارہ سے عربون کو سزا دینے کے لیے روانہ ہوئی تھی خود عربون شکار ہوگئی علاوہ ازین اطالیون کو مایوسی نے بھی گھیر رکھا تہا جس کی وجہ سے اُن کے زندہ سپاہیون کی حالت لحمۃ بلحمہ بد سے بدتر ہونے لگی۔ کرنل فارا نے قیام کے لیے بہت اچھی جگہ منتخب کی تھی جو خندقین کھود کر خوب محفوظ کر لی گئی تھی اور میکسم توپون کے چلانے کے لیے میدان بھی موزون تھا۔ مگر اسکی فوجین قطعی ہمت چھوڑ چکی تھین اس لیے کرنل باوجود شب گذاری کے ارادہ کو واضح طور پر بیان کر دینے کے حالات کے لحاظ سے مجبور ہوگیا کیونکہ اس کے سپاہی بطور نافرمانی کمزوری ظاہر کرتے ہوئے عین زارہ کا رخ ظاہر کرنے لگے اور نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ مصلحتاً احکام بعدین صادر ہونے تھے اور عمل پہلے آخر کار بیقاعدگی کیساتھ شمال کی طرف اطالین بھاگ نکلے اور اس بقیۃ السیف فوج کو علی الصباح وہ کمک ملی جو عین زارہ سے بھیجی گئی تھی اور اس کے چھ گھنٹہ بعد یہ لوگ اگر کہا جا سکے تو بخیریت اپنے کیمپ مین پہونچے۔

یہ نہایت مشکل ہے کہ اس خوفناک لڑائی کے اطالوی نقصانات کا صحیح اندازہ کیا جا سکے زمانہ حال کے کسی جنگ مین بھی نقصانات کی صحت کے باب مین ایسی بے پرواہی سے کام نہین لیا گیا ہے جیسا کہ طرابلس مین لیا جا رہا ہے ترکی افسرون کو مجبوراً بعض اوقات مین دیسی عربون کے بیانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے اور عرب عادتاً ہر ایک بیان مین اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ سُننے والا حیران رہجاے۔

۱۶ دسمبر کو عزیزیہ مین ایک عرب نے آکر صاف طور پر بیان کیا کہ وہ اور

ایک اور سپاہی حمص سے ایک سرکاری مراسلہ لیکر بھیجے گئے ہین جسمین دشمن سے حمص واپس لینے کا حال درج ہے سپاہی کا گھوڑا گر کر لنگڑا ہوگیا اور اُس نے مجہے سرکاری مراسلہ نہین دیا بلکہ کچھ عرصہ بعد وہ خود ہی آجائیگا۔ دوسرے دن وہ سپاہی بھی آگیا لیکن اُس کے پاس کسی قسم کا مراسلہ نہین تھا۔ یہ تمام حکایت جیسا کہ منشی بے نے غصہ سے کہا ایک عربی خبر تھی۔ اِس لیے اطالوی نقصانات یا ترکی فتوحات جب عربی ذرایع سے معلوم ہون تو خیال کرلینا چاہیے کہ اُن مین ضرور شاعری سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ لڑائی اور ہزیمت اُس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہوئی تھی جہان پر مین مقیم تھا۔ دوسرے دن ترکی افسرون سے عندالدریافت معلوم ہوا کہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق کئی ہزار اطالوی پیدل اور گولنداز ہلاک ہوئے ہین۔ یہ مسلمہ ہے کہ دسمبر مین ان افسرون کے پاس کسیقدر صحت سے نقصانات کے معلوم کرنے کے ذرایع موجود تھے۔ مشاہدہ کی بنا پر مین جو کچھ کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ دوسو اطالوی رائفلین معہ گولہ بارود کے ذخیرہ کے عرب جمع کرکے لائے تھے اور بوٹون بیٹیون وغیرہ کے ڈھیر بازار مین بیچنے کے لیے لگادیے گئے تھے یہ چیزین یا تو مُردون کے جسم سے اوتاری گئین تھین یا میدان جنگ مین پڑی ہوئی پائی گئین تھین مال غنیمت مین ایک ڈیڑھ سو پونڈ کا قیمتی ذخیرہ دواؤن اور نشترون کا بھی تھا جس کو ایک جاہل عرب نے چند فرانک مین بیچڈالا ترکون اور عربون کا مجموعی نقصان جسے اطالوی بہت بھاری اور اپنے نقصان سے زیادہ بتلاتے ہین حقیقتاً گیارہ شہید اور چالیس مجروحون پر مشتمل ہے۔ شہیدون کو دفن کردیا اور

اور زخمیون کو عزیزیہ کے بڑے ہسپتال مین بھیجدیا گیا۔ نقصان کا بڑا حصہ فیزا نیون کے حصہ مین آیا جو اکثر اوقات اطالیون پر صرف پچاس میٹر کے فاصلہ سے بندوقین چلاتے تھے۔

زخمیون میں عزیزیہ تک ہمراہ آنیوالا ہمراسابق ملازم محمد باشندہ مدنین بھی تھا جو ایک نوکر کی حیثیت سے گستاخ اور بیکار تھا لیکن بحیثیت ایک شجاع اور شہسوار ہونے کے قواعددان کارآمد سپاہی تھا کیونکہ وہ ٹیونس مین فرانس کی فوج کا ممبر رہ چکا تھا عرب جماعتون کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے زمانہ گذشتہ کا کفارہ ہوگیا تھا اور میری نظرون مین کسی قدر با وقعت جب مین بغرض عیادت ہسپتال گیا تو مجھ سے اُسنے معمولی خوش بیانی کے ساتھ اپنے اطالیون کے نزدیک سو میٹر تک پہونچنے اور ایک شخص کو جو تنہا کھڑا تھا گولی مار کر گرا دینے کا حال بیان کیا جو غالباً کوئی افسر تھا اس کے بعد محمد خود ایک گولی کے بدون ہڈی توڑے ہوئے ران مین لگنے سے زخمی ہوگیا۔ وہ حسب معمولی خوش تھا کیونکہ اسکو بظاہر اطالوی نازک گولی سے کسی قسم کی تکلیف نہین معلوم ہوتی تھی اور اس کی کسیقدر گستاخانہ خوش فعلیان اُس ترک افسر کے معزز حوصلہ سے مختلف تھین جو پاس ہی کے بستر پر دونون پہلوؤن مین ایک گولی کے زخم کر دینے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا محمد یا وجود زخمی ہونے کے بطور مال غنیمت ایک تھیلی محمولہ ساٹھ کارتوس اور ایک اطالوی رائفل اپنے ہمراہ لایا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد شفا پاکر ٹیونس واپس جائے گا۔

اگرعین زارہ مین پانچ عربون کا پہونچنا ترکون کا ایک کارآمد فریب تھا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی فوجی پھندے مین اطالیون سے

زیادہ سادہ لوح دشمن کبھی پھنسا ہو بہر نوع اس مصیبت نے اٹلی والونکو ایک اور سخت سبق پڑہایا اور انھین معلوم ہوگیا کہ صحرا مین انکی فوجونکی پیشقدمی کیا معنی رکھتی ہے کرنل فارا کی تمام فوجی بربادی عربون کے کارتوس خالی ہوجانے کی وجہ سے عمل مین نہ آسکی عرب اپنے کارتوس اپنی اپنی مرضی کے مطابق بُری طرح ضائع کرتے ہین اور آتشبازی کے متعلق جو احکام صادر کئے جاتے ہین بوجہ اجنبیت اُنپر کاربند نہین ہوتے رات کے وقت اس جنگ مین عملی طور پر ہر ایک کارتوس خالی ہو جانے سے باعث سکون پیدا ہوگیا تھا مگر اس کا ذکر دلیر اطالوی اپنی مواقعت مین کرتے ہین اور اپنی ڈراونی ہزیمت کی تلخی کو کم ظاہر کرنے کے لئے حسب معمول اصلی واقعات اور نقصانات کو چھپاتے ہوئے تجاہل عارفانہ ترکون و عربون کے شرکار جنگ کی تعداد کے متعلق مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ باقاعدہ ترکی فوج کا جو تخمینہ پانچسو سے ہزار تک ایک تجربہ کار نامہ نگار مسٹر بینٹ پرلے نے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے اطالوی افسرون پر اس شکست فاش کے گہرے اثر پڑنیکا اندازہ کسیقدر اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اگرچہ کرنل فارا نے اپنے آتشبار اسلحہ کا استعمال بہتر طریقہ پر کیا اور اپنی باقیماندہ فوج کو خطرہ عظیم سے بچالانے مین کامیاب ہوا مگر اُسے جب جنرلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی تو اُس کے ساتھ ہی عین زمانہ کی فوجی خدمات سے سبکدوش کردیا گیا۔

اپنی خوش قسمتی سے بعض اطالین رات کی تاریکی مین عربون کے چاقوؤن اور گولیون سے بچکر اور ایک دفعہ اپنی خندقون اور بحری توپون کی حفاظت مین پہونچ گئے مگر دنیا کی کسی قوم نے اطالیون سے زیادہ

بے پرواہی انجیل مقدس کی اِس آیت سے نہین برتی کہ جو شخص لڑائی کرنا چاہے اُسے پہلے لڑائی کا اندازہ کرلینا چاہیئے۔

سرحد ٹیونس سے ترکی کیمپ کے دو راستے مخصوص ہین جنوبی سڑک جو سرحد کی جانب دیہبات عبور کرتی ہوئی براہ نالوط اور غاریان عزیزیہ پہونچتی ہے بمقابلہ بنی غردان والے دوسرے راستہ کے بقدر تین منزل کے زیادہ فاصلہ رکھتی ہے مگر اطالوی دست درازی سے بہ نسبت بنی غروان والے راستہ کے زیادہ محفوظ اور کوہستانی درختون اور پانی کے جا بجا ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش منظر و آرام دہ ہے بوجہ اس کے کہ بحالت جنگ راستہ کا دلچسپ ہونا نہونا حفاظت کے مقابلہ مین قابل قبول نہین راستہ کی خوشنمائی سے قطع نظر کر کے بھی بخیال حفاظت دیہبات والے راستہ کو ہی اختیار کرنا چاہیے تھا جیسا کہ مینے بھی اطالیون سے نقصان پہونچ جا ئیگا احتمال ظاہر کیا ہے لیکن عثمانیون کو بہت ہی تھوڑے تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ ساحلی راستہ پر گذرنے مین اپنے ناقابل دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے کام مین لایا جانیوالا راستہ سمندر سے صرف چند گز کے فاصلہ پر میلون تک ساحل کے متوازی چلا گیا ہے جس پر دھوئین سے فضاء عالم کو تیرہ و تاریک کرنے والے اٹلی کے جنگی جہازون کی موجودگی مین نت نئے مال و اسباب سے لدے پھندے نڈر کاروان اور ادہر سے ادہر منتقل ہونیوالی بہادر عثمانی فوجین باطمینان تمام آہستہ آہستہ قطع منازل و طے مراحل کرتی رہتی ہین اس سے زیادہ ناقابلیت کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ یہ سب کچھ اطالوی جنگی جہازون کی توپون کی زد مین ہوتا رہتا اور اسیارہ

ہیں اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی ایک اول درجہ کی بحری طاقت
ایسی کمزور ہے کہ قلیل التعداد دشمن کے ایسے کاروانی راستہ کو جسکا کھلا رہنا
دشمن کی بڑی تقویت کا باعث ہے باوجود دست رس بند نہیں کر سکتی
اس سے یہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ اطالوی قادر اندازوں نے اس راستہ
پر سینکڑوں شق ہو ہولے گولے نہ برسائے ہوں گے نہیں بو قماش سے
غزیلات تک ساحل سمندر کے قرب و جوار کی آراضی پھٹنے والے گولے اور
گولیوں سے ایسی خراب ہو گئی ہے کہ بلا مبالغہ اس میں حل جوتا ہوا ہوا معلوم
ہوتا ہے لیکن سمندر کے کنارہ پہ کوئی شخص بھی اس بیہودہ اور غیر قادر اندازانہ
گولہ باری کو ذرا بھی خیال میں نہیں لاتا کیونکہ شاذ و نادر کوئی گولا کسی چیز سے ٹکراتا
تھا حتی کہ کسی ایک آدمی کو بھی خفیف سے خفیف زخم بھی نہیں پہونچا
شتربان پھٹنے والے گولے کے غلط نشانہ پر گر کے بیکار جانے پر قہقہہ
لگاتے تھے اور ترک افسر خوش ہونے تھے کہ یہ غیر ثمروار مصرف اطالوی
ٹیکس دہندوں کے نیگ لگایا جا رہا ہے ۔ غرضیکہ یہ عظیم الشان گولہ
باری قطعی طور پر غیر موثر ثابت ہوئی اور گو سرحدی چوکیوں سے ایک
پہیر کا راستہ اختیار کرنے پر جنگی جہازوں کی نظر اور زد سے دور رہکر
بحفاظت و اطمینان قطع کرنا ممکن تھا ۔ لیکن گولہ باری کے خوف سے کبھی
کسی شخص نے اس راستہ کو ترک کرنے کی دقت گوارا نہ کی ۔

اخبار طان کے نامہ نگار نے جو عزیز یہ میں ہمارے ساتھ مقیم تھا غربی
ساحل سے اس گولہ باری کا حال لکھتے ہوئے اطالیوں کا خوب
خاکہ اوڑایا ہے ۔

۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے اطالوی اُن عربوں کے خوف سے جو بمقام

عربلات کمرتک سمندر کے پانی مین ڈرلے ہوئے چلے گئے تھے تاکہ دشمن پر قریب سے فائر کرسکین فاصلہ سے ہی ابھی چھیڑ چھاڑ کرتے رہے جو جسقدر پر مصارف تھی اسیقدر غیر مضرت رسان لیکن اُن مین ۱۵ دسمبر کو خلاف توقع یکایک ہمت پیدا ہوئی اور اُن کے جنگی جہاز نے سرحد ٹیونس سے پچیس میل آگے بڑھکے اس قصبہ سیدی سعید پر قیام کیا جو اپنے بزرگ صفات مدفون کی نسبت سے تمام طرابلس مین نگاہ تعظیم دیکھا جاتا ہے اور جس کا گنبد ایک اچھے نخلستان مین ریتیلے ٹیلے پر تعمیر کئے جانے کی وجہ سے جبل اخضر کے برف کی طرح سفید نظر آتا ہے مقبرہ کے نیچے تھوڑی سی کاشت ہوتی ہے اور تازہ پانیکا چشمہ بھی جاری ہے۔ اطالین ملاحون کی ایک جماعت دخانی کشتی کے ذریعہ سے خشکی مین اُتاری گئی اتفاقاً ایک عورت نے جو مقبرہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ دشمنون کو خشکی پر اُترتے دیکھ لیا اور چند آدمیون کو چلاکر جو کھیتون مین کام کررہے تھے خبردار کردیا۔ کھیتون کے مزدور عربون اور اُن کے چند دوستون نے جو خوش قسمتی سے کہین پاس ہی موجود تھے رائفلین اٹھائین اور ایک چھوٹی سی جماعت کی صورت مین فوراً دشمنون کی جانب روانہ ہوئے۔ لیکن بہادر اطالیون نے زیادہ انتظار کی زحمت نہ گوارا کرکے جلد جلد دخانی کشتی پر سوار ہوگئے۔ اور یہ مرکب تری بھی اپنے بہادر راکبون کی تقلید مین جسقدر جلد ممکن ہوسکا اپنے جنگی جہاز کی طرف روانہ ہوگیا جس کی ساحرانہ دور زندگی مین ۱۵ دسمبر کا یہ عجیب واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس کے پھینکے ہوئے بہت سے اور کل پھٹنے والے گولے تھپیڑ کے ایک شعبدہ باز کی غیر مضرت رسان گولی کی طرح مقبرہ سیدی سعید کے ریتیلے ٹیلون مین غائب ہوگئے۔

دوسرے دن ۵ بجے صبح اور دو اطالوی جنگی جہاز اسی مقام پر آموجود ہوئے۔ عرب پہلے ہی سے تیار تھے اور انھون نے موسی بے کمانڈر زوارہ کے احکام کے مطابق ریتیلے ٹیلون مین چھپکر اطالیون کو خشکی پر اترنے اور بدون فائر کئے آگے بڑہنے کی اجازت دی۔ اُس حالت مین مینے دیکھا کہ اطالیون کے منتظر ریت کے ٹیلون مین چھپے ہوئے عربون کی آنکھین خوشی سے چمک رہی تھین اور وہ ہمہ تن اپنے دشمن پر قابو پانے کے خیال مین منہمک تھی مجھے اس حالت کے خیال کے ساتھ اپنے پیارے کتے ڈک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو بعض اوقات بغیر میری اجازت کے میرے ساتھ شکار مین چلا جاتا ہی اور ایسی صورت مین کہ مین اترتی ہوئی قازون کی تاک مین گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہون اور جھیل مین کوئی قاز پرون کو پھٹ پھٹاتی اور تیرتی ہوئی ہمارے قریب آجاتی ہے تو ڈک کا پھریری کے ساتھ رُوان کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑے جوش کی حالت مین چلانے لگتا ہے۔ ایسی حالت مین مجھے بجز اسکے کہ اُسے چشم نمائی کے ذریعہ سے خاموش رکھون اور کوئی چارہ کار نہین معلوم ہوتا۔ اسوقت عربون کی حالت دیکھہ دیکھکر بار بار مجھے یہ مثال یاد آتی تھی۔ کہ وہ بھی موسی بے کی تربیت کی بدولت اور احکام کی تعمیل مین ریتیلے ٹیلون مین چھپے ہوئے پڑے تھے ورنہ اُن کی انگلیان قبل از وقت دشمن پر فائر کرنے کے لیے کھجلا رہی تھین مگر مجبور اُنھون نے ایسے صبر سے کام لیا جس کا پھل میٹھا ثابت ہوا کیونکہ اولاً دشمن کی پہلی جماعت ایک افسر کی ماتحتی مین خشکی پر اتری بعد ازان دو اور جماعتون کو دخانی کشتی نے اتارکر خشکی پر اُترنیوالے آدمیون کی تعداد کو ڈیڑھ سو کر دیا جنھون نے آہستہ آہستہ پیشقدمی شروع کی افسر

آگے آگے بار بار کھڑے ہوکر میدان اور دور کی پہاڑیون کو دوربین سے دیکھہ دیکھہ کر چل رہا تھا مین اُسیوقت جب اطالین جماعت نے کچھہ آگے بڑھکر ریتیلے ٹیلو نپر چڑہنا شروع کیا عربون نے فائر کرنے شروع کیے افسر ایک زخم کی وجہ سے زمین پر گر پڑا اور دوسری گولی کھاکر فوراً مر گیا اس کا اثر ماتحتون پر بہت بُرا پڑا اور ایکایک ڈیڑھ سو آدمیون کی بے سری فوج بحالت حواس باختگی دُم دباکر جانب ساحل بھاگ نکلی جن کے تعاقب مین صرف چونتیس ۳۴ عرب باوجود ممانعت دور تک گئے۔ ملاح اپنے افسر اور چھہ مردہ اور زخمیون کو اٹھا کر لے گئے۔ لیکن میدان مین پچاس کدال اور بیلچے تین سو کارتوس اور ملاحون کے ٹوپیون کی ایک معقول تعداد چھوڑ گئے عثمانیون مین سے صرف ایک عرب گولی سے زخمی ہوا جس کی وجہ سے اُس کے گال کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اطالیون کی یہ پہلی اور غالباً یہی سب سے آخری کوشش تھی جو نزکون کے ساحلی راستہ کو خشکی پر اُتر کر مسدود کرنے کے لیے عمل مین لائی گئی تھی اور جسکا اخلاقی اثر عربون کے حق مین بہت بُرا اور بہت اچھا ظاہر ہوا

خمس۔ طبروق۔ ورنہ۔ اور بنی غازی وغیرہ پر جو جنگی کارروائیان متخاصمین کی جانب سے عمل مین لائی جارہی ہین اُن کے متعلق صحیح اطلاعین بہم پہونچانا دشوار ہے۔ انور بے تقریباً ابتدار جنگ سے عثمانی افواج موجودہ بنی غازی کا کمانڈر ہے اور وہ عربون کی ایک بہت بڑی تعداد کے جمع کرنے مین کامیاب ہو چکا ہے باوجودیکہ اطالیون کے دو زبردست ڈویژن ساحل برقہ الحمرا کے دو شہرون پر قابض ہین لیکن بحالت ظاہر اُن کی فوجین محصور کی حیثیت سے زیادہ

رقبہ نہین رکھتین اور نہ وہ اپنے حفاظتی مقامات کو بحری توپون کی زد سے
آگے بڑہا سکتے ہین اطالوی لائنون پر غضبناک حملون مین عربون کو جو
نقصانات پہونچے اُن مین سے ایک سب سے زیادہ سخت لڑائی مین
ابوزبے کے نقصان کی تعداد ۱۰ تک پہونچ چکی ہے اس کے مقابلہ مین
روما کے افراط تفریط کی چاشنی سے شیرین کی ہوئی خبرون کے
پڑہنے والے کو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ برقتہ الحمرا کے قبضہ وسعت
کو شہر کی دیوارون سے آگے نہ بڑہا سکنے والے اطالیون کا نقصان اس سے
کہین زیادہ ہو چکا ہے اور روز بروز اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے جسکا
اندازہ اس واقعہ سے جس کی صحت کا مین ذمہ وار ہون بخوبی ہو سکتا ہے
کہ ایک دفعہ لڑائی مین ایک میدانی توپ کے چھین لینے والے عثمانیون نے
سو اطالیون کو بھی بآسانی زندہ گرفتار کر لیا یقینی طور پر ان گرفتاریون
سے پایا جاتا ہے کہ برقتہ الحمرا مین ترک فایق کا درجہ رکھتے ہین علاوہ
اس کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برقتہ الحمرا مین عثمانی افسرون کی
ہمتین اپنی فوجون کی مستقل مزاجی اور کامیابی سے بہت کچھہ
بڑہ گئی ہین۔

حمص کی ۱۵ دسمبر والی جنگ کی ابتدائی افواہین بیحد
اور حد سے زیادہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ لیکن مجھے
جنگی صدر مقام پر پہونچکر معلوم ہوا کہ اس تاریخ کو بطور کمک

دو ہزار اطالوی حمص کے مغرب مین
اُترے اور معہ محصور فوج کے پیشقدمی
شروع کی مگر فوراً ہی ترکون اور عربون

کی ایک قلیل التعداد فوج نے حملہ کرکے نقصان کے ساتھ انھیں خندقوں تک پسپا کردیا۔

زوارہ کی گولہ باری کے متعلق مین کسی دوسری جگہ بحث کرونگا۔

۶۸۶

باب چہارم

ترکی کیمپ

جبل زاویہ حقیقت مین ایک یونانی شہر کے مانند کوہستانی شہر پناہ مین ایک ایسی بلندی پر واقع ہوا ہے۔ جسکے ارد گرد میدان موجود ہین۔ ہمارے طولانی اور دشوار گذار سفر کی منزل مقصود یعنے عزیزیہ کے ترکی کیمپ کا جو دامن کوہ مین آباد ہے کوئی پتہ بہی دکھائی نہ دیتا تہا۔ کہ ہمین صاف طور سے یہ مقام نظر آنا شروع ہو گیا۔ الغرض ہم چند منٹون مین ایک ایسی جگہ مین پہنچ گئے جہان ہر ایک شخص کچہ نہ کچہ کام کر رہا تہا۔ ایک وسیع اور ہموار قطعہ زمین پر عرب بیٹہے ہوئے بات چیت مین مشغول اور افسرون و سپاہ کے ہاتہ مال و اسباب لگاتار فروخت کر رہے تہے۔ سلطانی جنگجویون کے لئے خوراک کی کوئی کمی ظاہر نہین ہوتی تہی کیونکہ ہر ایک سمت مین پیاز۔ آلو۔ کہجور۔ لیمون۔ انڈے۔ گوشت۔ نمک۔ نارنگیان۔ شکر۔ چاول اور روٹی وغیرہ بورِیون اور ٹوکریون مین بہرے ہوئے موجود تہے۔ مرغیون وغیرہ کی بہی ایک معقول تعداد موجود تہی۔ لیکن یہ کسی قدر دبلی تہین۔ البتہ قہوہ نایاب ہو رہا تہا۔ ایندھن۔ تمباکو اور شکر مقدار مین کم اور قیمت مین یہ چیزین گران فروخت ہو رہی تہین یعنے

خوراک کے عام نرخ مین قحط کی کوئی علامت نہین دیکھی۔ چنانچہ مثالاً عرض کرتا ہون
کہ تین پاؤنڈ آلو بحساب دو پنس فی پونڈ۔ اور ایک درجن انڈے آٹھ پنس کے نرخ اور
گوشت فی پونڈ چار پنس کے نرخ سے فروخت ہو رہے ہتے۔ وہ ہموار اور چھوٹی
چھوٹی روٹیان جو صوبہ طرابلس مین عام طور پر رواج پذیر ہین بہ نسبت دیگر سواحلات
و قصبات کے یہان زیادہ گران قیمت پر فروخت ہو رہی تھین یعنے بجائے دس
سانیٹم کے بیس سانیٹم کو بیچی جا رہی تھین۔ خوراک کے متعلق مین کہہ سکتا ہون کہ
طرابلس کے اندرون ملک مین سالہا سال جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اور اگر
اطالوی فوج اندرونی سرزمین مین کوئی عظیم الشان پیش قدمی کرے تو اسحالت
مین اوسے صرف سمندر سے لائی ہوئی خوراک پر گذارہ کرنا ہوگا جس کی فراہمی
مین۔ ریت اور ریتیلے ٹیلے ناممکن   دقتین پیش کرینگے +
سوق یعنے بازار کے جنوبی سرے پر[1] کونک واقع تہا جو ایک مرکزی صحن کی شکل مین نہایت
غلیظ عربون اور اونٹون سے بھرا ہوا تہا۔ اوپر کے درجہ مین ایک وسیع بالا خانہ
بنا ہوا تہا۔ جسکی دیوارون مین بندوقین چلانے کی خاطر سوراخ کر دیئے گئے تہے اور
جن مین سے سلسلہ غاریان اور بیابان کے خوبصورت مناظر خوب نظر آتے تہے۔
بالاخانہ کے عقب مین ایک معقول تعداد مین ایسے کمرے موجود تہے۔ جن مین فرنیچر
کچھ زیادہ نہ تہا۔

گو عزیزیہ مین ترکی افسرونکو بہت کم جسمانی راحت میسر تہی تاہم مین نے شکایت کا
ایک لفظ بھی کسی کی زبانی نہین سُنا۔ ہر ایک شخص خوش و خرم نظر آتا تہا۔ کیا عجیب و
غریب اختلاف مصروف کارزار انگلستانی فوج اور اُس فوج کے حالات مین بین
طور سے نمایان ہو رہا تہا۔ جو عزیزیہ مین خیمہ زن تہی ؟۔ یہان ایک چھوٹے سے

---

[1] محفوظ پڑاؤ۔

کمرے کے اندر جو بھدی وضع کے کونے مین واقع تھا۔ کمانڈر انچیف فتحی بے وذیر جادید بے سویا کرتے تھے۔ کثیر التعداد روبکارات کی نوشت وخواند روزانہ احکام کا نفاذ۔ کورٹ مارشلو نکا انعقاد۔ عربی دفائد کا استقبال یہ سب کام اسی چھوٹے سے کمرے مین انجام پاتے تھے۔ اور اسیطرح یہ تھا کہ اسٹاف کو مجبوراً کھانا بھی یہین تناول کرنا ہوتا تھا۔ مین نے بحالت اژدھام اس سیلے گچپلے کمرے سے زیادہ تکلیف اور کسی جگہ نہین دیکھی۔

کرنل نشاط بے ہمیشہ میرے اور دیگر غیر ملکیون کے ساتھ جو کیمپ مین موجود تھے خوش اخلاقانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ انہین ابتدا ہی سے ایسی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جنپر صرف چند کمانڈر ہی غور کرنا پسند کرینگے۔ زمانہ گولہ باری کی پریشانیون مین سے نشاط بے اپنی سپاہ کو اصلی قابلیت سے باہر نکال لائے تھے۔ اور ان کے اصول جنگ فی الحقیقت ہر ایک نقص سے پاک تھے۔ مثلاً اطالویون کو للچا کر میر طبروس کے باہر نکال لینا اور پھر انہین پوری شکست دینا کس قدر بہتر تدبیر تھی۔ بہ نسبت اسکے کہ کرنل موصوف نے اپنی فوج عنقریب سین زمانہ کے لیے اطالوی جنگی جہازونکی ہراس انگیز گولہ باری کے زیر اثر چھوڑ دی ہوتی۔ نشاط بے اور اوسکے لائق مددگار فتحی بے نے اس امر مین کامیابی حاصل کرلی تھی کہ اپنی فوج کے مختلف اجزا رکو خوب متحد کرلیا اور بے قاعدہ عربون کی کسیقدر فوجی تعلیم و تربیت بھی عمل مین لائی گئی تھی جو کوئی معمولی کام نہین تھا۔

عام طور پر ہر ایک ترکی افسر فرانسیسی زبان سمجھ سکتا تھا۔ لیکن فتحی بے جو حال ہی مین سفارت خانہ پیرس سے وارد ہوا تھا۔ فصیح فرانسیسی بولتا تھا۔ مگر جب کبھی وہ اپنے چھوٹے سے کتے کے ساتھ کھیلتا تھا تو اس صورت مین ہمیشہ سلیو زبان مین اوسے پیار کرتا تھا۔

ہمین اپنی خوش قسمتی سے کئی نامہ نگار ملے۔ یعنی علاوہ ٹلیہم اور گاز ٹوٹ کے جن کا
ذکر مین کسی دوسرے موقعہ پر کرچکا ہون مسٹر سپنگ رائٹ اور اوسلر
کے لطف ہمنشینی نے میرے قیام ترکی کیمپ کے لطف کو بہت کچھ بڑہادیا
تہا۔ چنانچہ ان اصحاب سے میری مفارقت خالی از افسوس نہ ہتی۔ اوسلر جو
حال مین ہی مراکو کی دلچسپ مہم سے واپس آیا ہر وقت خوش طبع نظر آتا
تہا۔ اور اوس سے ملاقات ہمیشہ پر مسرت ہوا کرتی ہتی۔ سپنگ رائٹ
عربون مین بہت ہر دلعزیز ہوگیا تہا۔ چنانچہ اوس کے مخروطی خیمہ مین
روزانہ عرب مشائخین کی چھوٹی چھوٹی جماعتین جنمین شیخ بیرونی جیسا ممتاز
ممبر پارلیمنٹ بہی شامل تہا۔ موجود رہا کرتی ہتین تاکہ اس انگریزی النسل
شخص پر اپنی عقیدت واحترام کا اظہار کیا جاسکے۔ سپنگ رائٹ کا قدرتی
لطف صحبت عربونکی نگاہ مین بوجہ اوسکی ڈاڑہی کے اور بہی بڑہ گیا تہا کیونکہ
طرابلس مین ڈاڑہی امتیاز اور بزرگی کی سبسے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔ نامہ نگار
موصوف کا سلیم نامی خدمتگار جو عدن کا ایک مخلوط النسل عرب تہا۔ دن کو
ترجمان کی خدمت انجام دیتا اور رات کے وقت اچھے اچھے کھانے
پکایا کرتا تہا۔

دوسرے کمرد نمین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر کپتان
ٹلیہم اور میرے علاوہ اسٹاف کے دیگر اراکین بہی مقیم ہتے۔ بدقسمتی سے
ہماری آمد پر فتحی بے غیر حاضر تہا لیکن مسٹر ہانبیگ نے جو گذشتہ ایام مین پانچوین
بٹالین شاہی فیوزلرس سے تعلق رکھتے ہتے۔ اور اسیوقت غاریان جانے
والے ہتے وعدہ کیا کہ میرا تعارفی خط صاحب موصوف اس شوکت ور افسر کو
پہنچا دینگے جنکی شاندار دلیری اور قابلیت نے تمام عثمانوی تدابیر مدافعت مین

جان ڈالدی ہتی۔
گو مجھے اسوقت سے پہلے کبھی مسٹر مانٹنگ سے ملاقات کرنیکا موقعہ نہین ملا تھا تاہم صاحب موصوف سے اسوقت گفتگو کرنا میری بڑی دلچسپی کا باعث ثابت ہوا۔ شدید قسم کی بحث نے مسٹر مارننگ کو بے قاعدہ عربون کے ساتھ اپنا قیام ترک کردینے پر مجبور کیا تہا۔ میدان کارزار مین ان صاحب کا قیام گو مختصر تہا۔ لیکن اختصار کی کمی کا معاوضہ ادن ہولناک و جوش آور واقعات نے کردیا تہا۔ جو اس مختصر زمانہ مین پیش آئے تھے۔ غالباً ناتجربہ کاری یا اس امر کو چہپانا ناپسند کرنیکے باعث کہ ادنہیں شاہی فوج مین کمیشن حاصل تہا۔ مسٹر مانٹنگ کو طرابلس پہونچنے مین بہت سی مشکلیں پیش آئی تہیں کیونکہ صاحب موصوف شاہی فیوزلرس مین امتحانی طور سے سکنڈ لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ سفاکس مین اہنیں نو دن تک روکا گیا تہا لیکن آخر کار طرابلس کے ساحل پر ایک بادبانی جہاز مین جانبازانہ و بہادرانہ سفر کرکے جا پہونچے تھے۔ انکی آمد پر ترک افسرون نے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ گو یہ صحیح ہے کہ مسٹر موصوف سپاہیانہ حیثیت سے کوئی عملی قابلیت نہ رکہتے تھے کیونکہ وہ کمانڈ کا کوئی حرف بول سکتے تھے اور نہ سمجہ سکتے تھے۔ تاہم کپتان آمین آفندی نے جو بعض بے قاعدہ عربون کے نگران تھے۔ بڑی مہربانی سے ادنہین اپنے ساتھ رکہنا منظور کیا۔ چنانچہ یہ نوجوان انگریز خوش قسمتی سے نخلستان کے اوس معرکہ کے بہت سے حالات مشاہدہ کرنے کی خصوصیت رکہتا تہا۔ جو ابتدا رجنگ کی اثنار مین واقع ہوا تہا اور جسمین دو دو اور چار چار آدمیونکی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیون نے اطالیونکی خوب قطع و برید کی تہی۔ مینے مسٹر مارننگ کو اثنار ملاقات مین افسری وردی مین ملبوس اور کمر سے تلوار لگائے ہوئے پایا جو نہ معلوم انہون نے کسطرح زدارہ

مین حاصل کرلی تہی - مجہے یہ معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ میرے ایک ہم ملک
فوجی افسر نے اون اطالوی چوکیوں پر مختلف حملے کرنے مین جو نخلستان کے کنارے
پر مکانات کے عقب مین موجود تہین بڑی بہادری سے کام لیا۔ مین اثناء گفتگو مین
لفٹنٹ موصوف کے اس مذاقیہ جواب سے جو اونہون نے سنجیدگی سے دیا تہا۔
متعجب ہوا۔ کہ اونکی وردی کا پہٹ جانا کوئی عجیبات نہ تہی کیونکہ گیارہ معرکون مین
وہ استعمال کیجا چکی تہی۔

میدان جنگ کی تکالیف نے جنمین سخت برودت شب بہی شامل تہی مسٹر ہانٹیگ
کے قوا پر جنکا نشو ونما نوعمری کے باعث مکمل نہ تہا سخت اثر کیا چنانچہ اونہین
چند ہفتے سوق الجمعہ کے شفاخانہ مین قیام کرنا پڑا تہا۔ اور اسکے بعد ترکی طبی
اسٹاف نے جس نے انکی ہر ایک ممکن خبرگیری مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہا تہا۔
مسٹر موصوف کو عزیزیہ بہیجدیا تہا۔ جہان ایک آرام دہ کمرہ قیام اور دو سپاہی
خدمت گزاری کے لئے مقرر و تعینات کئے گئے تہے۔ جو وقت مین عزیزیہ پہونچا
عین اوسی وقت مسٹر ہانٹیگ کو غاریان کے مفید صحت مقام کی جانب روانہ کیا
جارہا تہا۔ تاکہ اس جگہ پہونچکر پوری تندرستی حاصل کرلیجائے۔ مین امید
کرتا ہون کہ مسٹر ہانٹیگ پوری طرح اپنے ترکی رفقا کے شکرگزار ہونگے
جنہون نے علاوہ اسکے کہ ایک مرتبہ اپنے زخمی افسرونکو مسٹر ہانٹیگ کے
آرام کی خاطر کسیقدر تکلیف دینا گوارا کیا تہا۔ اور بہی بہت سی ایسی مہربانیونکی
اون پر بوچہاڑ کی تہی جو دنیا مین اونہیں کسی دوسرے قوم سے میسر نہین
آسکتی تہین۔ وہ گاڑی جسمین تین گہوڑے بجتے ہوئے تہے اور جو مسٹر ہانٹیگ
کو غاریان لیجانے کے لئے تیار کہڑے تہے اور اس اسباب سے تعلق رکہتی تہی
جو اطالویون سے عثمانی فوجکو بطور مال غنیمت حاصل ہوا تہا۔ اس گاڑی پر یہ الفاظ

تحریر ہے۔ "گیارہ رجمنٹ برسا گلیری البانیہ کی گارڈی" فی الحقیقت البانیہ کی گارڈی اور شمالی افریقہ کا بیابان باہم دگر عجیب موزونیت رکھتے ہیں۔ مسٹر ہانٹیگ کو قدرتی طور پر اپنی آیندہ حالت کے متعلق تشویش تہی لیکن مجھے یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ ادسے بظاہر یہ بہی معلوم نہ تہا کہ شاہی ریگولیشن افسر اور مسٹر موصوف جیسے ملیشیا کے افسرون کو جنہین کہ سلطنت کے بیرونی حصص کے افسر بہی شامل ہین۔ نہ صرف ایک غیر ملکی جنگ مین شریک ہونے کی ممانعت ہے۔ جو ایک کھلی بات ہے بلکہ ایسے ملک مین موجود رہنے کی بہی ممانعت ہے۔ جہان جنگ جاری ہوگئی ہو۔ یا عنقریب شروع ہونے والی ہو چنانچہ جنگ اٹلی وٹرکی کی ابتدا ہی مین ممانعت کردی گئی تہی کہ کوئی افسر ہندوستان یا مالٹا جاتا ہوا۔ اٹلی مین قیام نہ کرے۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تہا کہ مسٹر ہانٹیگ کا حق کمیشن ضبط کرلیا گیا تہا۔ لیکن اسوقت صاحب موصوف بہت کمزور ہو رہے تہے لہذا مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ انہین یہ خبر نہ سناؤن البتہ مین نے ایسی مثالین بیان کین جن مین ممتاز فوجیون نے اپنے ملک کے فوجی اور انتظامی قوانین کی اجنبی ممالک کی خدمات اختیار کرنے کے باعث خلاف ورزیان عمل مین لائین تہین اور سزا پانے کے بعد پھر اپنی اصلی خدمات پر بحال کردئے گئے تہے۔ حکامان استنبول نے ارادہ ظاہر کیا تہا کہ بصورت انگریزی فوج سے مسٹر ہانٹیگ کا کمیشن خارج کردئے جاتے کے بعد انہیں ترکی فوج مین کمیشن دیا جائیگا۔ اس نوجوان انگریز نے طرابلس کے عثمانی اسٹاف کی اصلی خدمت یہ انجام دی تہی کہ انگلستان کے مطبوعہ کے مضمون مین اپنی آنکھ سے الکتوبر د اسے قتل عام کی کارروائی دیکھی تہی۔ چنانچہ ان کی قابل اعتبار اور صحیح شہادت کی تائید مسٹر مکلاونا مہ نگار نوکل لنزنگ جیسے نڈر

نامہ نگار دن نے کی ہے۔ بڑے دن سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر مسٹر مانیٹگ کوہ غاریان سے انگلستان واپس چلے گئے اور جیسا کہ اونہون نے مجھہ سے بیان کیا تھا۔ واپسی کی غرض یہ تھی کہ انگلستان کی عام رائے کو اطالوی مظالم کے برخلاف بھڑکائی جاوے۔ چنانچہ اونہین بظاہر کامیابی کا یقین تھا۔ لیکن مینے اونہین جواباً جتا دیا تھا۔ کہ اس قسم کی کوشش کسی قدر کامیابی کے ساتھہ مسٹر اسٹیڈ مسٹر مکلا۔ و دیگر اصحاب کے ہاتھہ عمل مین آچکی تھی۔ ونیز یہ کہ آجکل تواریخ اپنے آپ کو اس قدر جلد تیار کرتی ہے کہ برطانوی باشندون کے حافظے سے اکتوبر کے افسوسناک واقعات کبھی کے حک ہوچکے ہونگے۔ مجھے اس امر کا علم نہین ہے کہ مسٹر مانیٹگ سلطانی فوج مین کمیشن قبول کرینگے یا طرابلس واپس دوبارہ آئینگے۔ بہرحال مسٹر موصوف کے ہاتھہ مین کافی مہلت اور وقت موجود ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ وہ کسی دن اپنی دلی خواہش یعنے ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے نام آوری حاصل کرینگے۔

بڑے کونک کے مقابلہ مین ایک عمارت موجود تھی جسکا کچھہ حصہ بڑے شفاخانے کے کام مین لایا جاتا تھا۔ اس عمارت کے قریب ہی انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر جنکی آمد عثمانی افواج کے لیئے خداداد امداد تھی۔ سبز خیمون مین فروکش تھے۔ مجھے بسا اوقات سول اور فوجی ڈاکٹرون سے ملاقات کا موقع ملا چنانچہ مین اُن سے ہمیشہ دلچسپ رفیق کی حیثیت سے ملتا رہا۔ دنیا مین آپ جہان کہین ہی تشریف لے جاوین۔ آپ کو طبیب یا ڈاکٹر سے زیادہ دلچسپ گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ کیونکہ ان اصحاب کو اپنی خطرناک تجارت مین ہمیشہ کان دہر کر سننے والے اشخاص سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھکو بہت دلچسپ معلومات جو یاد رکہنے کے قابل

ہین ترکی طبی اسٹاف سے حاصل ہوئی ہین۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہون کہ
زخمی عربونکی کیفیت جو بعض حالات مین عمل جراحی کے لئے کلورا فارم سونگھنے
سے بالکل انکار کرتے تھے۔ مجھے انہیں ڈاکٹرون سے معلوم ہوئی عرب
مرد اپنے بازوٗن اور ٹانگونکی قطع و برید بلاکسی بیہوشی کی دوا کے اطمینان
سے برداشت کیا کرتے تھے لیکن یہ واقعہ یورپ مین لوگون کو مشکل سے
باور آئیگا جو جسمانی اور دلی تکالیف مین زیادہ مستقل مزاج ثابت نہین ہوتے
ہین ایک غریب عرب عورت پر جسکے پہلو مین اطالوی گولی نے زخم پیدا
کردیا تھا۔ بغیر کسی بیہوشی کن دوا کے دیر تک عمل جراحی ہوتا رہا۔ اور گوکہ
گولی نکالنے کی خاطر زخم کو خوب گہرا کر دیا گیا تھا۔ تاہم اس بیچاری عورت
نے ساری تکلیف بغیر کراہے برداشت کی

اس موقعہ پر یہ بات ناظرین کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنی چاہیئے کہ پھٹنے
والے گولے اور گولیون سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بہت گہرا اور شدید
قسم کا ہوتا ہے۔ زمانہ حال کی جدال و قتال مین ان گولے اور گولیون کا
استعمال رواج پذیر نہین ہے لیکن اس سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین اولاً
اطالوی پلٹنون کی بے اثر نشانہ بازی جنکہ وہ خندقون مین سے اپنے
جسمونکو ضرورت کے مطابق اٹھائے بغیر فیر کیا کرتے تھے دوسرے
اطالیون کی بحری اور میدانی توپون کی بڑی تعداد جنکو یہ لوگ اپنے ساتھ
کام میں لایا کرتے ہین۔

عین نارہ میں آب رسانی کا ذریعہ جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے
چشمے تھے۔ لیکن جب سے ہیڈ کوارٹر عزیزیہ کو تبدیل ہو گیا تھا اوسوقت سے
ہمیں صرف دو کنوون پہ گذارا کرنا پڑتا تہا۔ جنمین سے ہر ایک دن بھر پانی

دینے کے بعد رات کو خشک ہو جایا کرتا تھا چنانچہ ان سے باری باری پانی
حاصل کیا جاتا تھا ان کنوؤں کا پانی اسقدر خراب تھا کہ کیمپ میں کسی بیماری کا
زور نہ ہونا داخل تعجب تھا۔ ہماری آمد سے پہلے یہاں چندوار داتین ہیضہ
کی ہو چکی تھین لیکن فی الحال بالکل امن تھا۔ ۱۰۔ ڈسمبر کو ایک ترک افسر یعنی
عفقت بے کا جنازہ میرے خیمے کے سامنے سے گزرا جسکے ساتھ افسر
اور سپاہ موجود تھے اور جو بغرض تدفین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے
قبرستان کی جانب لیجایا جارہا تھا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ بخار سے کیمپ
میں یہ پہلی موت واقع ہوئی تھی۔ گو اس کے بعد کیمپ مین اس مرض سے
کوئی دوسرا سانحہ پیش نہیں آیا تاہم اس کا فوری اثر ہراس انگیز تھا۔ زمانہ
حال کی افواج مین بخار کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ جنوبی افریقہ مین اس مرض کی
بھینٹ بھی اوسی قدر آدمی چڑھے ہے۔ کہ جتنے بوئرون کی گولیوں کے نظر
ہوئے تھے۔ اُس مرض کے جراثیم خاص کر خوراک اور پانی کے ذریعہ سے
جسم مین داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی سی خبرداری اور پرہیز سے
اسکی سرایئت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے مین نے اور میرے رفقاء نے
یہ قاعدہ مقرر کر لیا تھا کہ ایک بوتل مین پرمن گینیٹ آف پوٹاش کے تیز
عرق سے بھردی جاتی تھی اور اس دوا سے جب بوتل کو خوب صاف
کر لیا جاتا تھا تو اُسمین ایسا پانی بھر دیا جاتا تھا۔ جسمیں پندرہ منٹ جوش دینے
کے بعد ٹھنڈا کر کے سوڈیم ایسڈ آف سلفیٹ شامل کر دیا جاتا تھا یہ دوائی
پانی کی تمام بُرائیون کو دور کردیتی ہے یہ تقریباً ناممکن تھا کہ جنوبی افریقہ کے
کیمپون مین پانی کو جوش دینے کا مناسب انتظام کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمین
ایسی حالت میں بھی جبکہ اسکام کے انجام دہی کا موقعہ ملتا تو ہمارے

پاس وہ عجیب و غریب ساز و سامان موجود نہ تھے جو جاپانی فوج کے ساتھہ گویا اور منچوریا مین رہا کرتے ہتھے۔ علاوہ ازین پانی گرم کرنے کے قواعد کی غیر ہاضری ونیز بعض سپاہ کا تشنگی سے جلد پریشان ہو جانا ہی ایسی وجوہات تھین۔ جنکی باعث مرض تپ کے روک و تہام مین دقتیں واقع ہوتی تھین مین نے ایسے سپاہی بہی دیکھے ہین۔ جو گرمی مین سفر کرنے کے بعد صف بندی کی ترتیب کا خیال نہ کرکے پانی پینے کے لئے دوڑے چلے جاتے تھے اور کسی ندی نالے مین ایسا غلیظ پانی پینے سے ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔ جسمین کوئی مرا ہوا اونٹ پڑا ہوا ہو۔ جنوبی افریقہ مین بلاک ہوس کی خطوط مین فرصت کے وقت بہی ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوا کرتی تہی جو سپاہ کو پانی جوش دینے کی تاکید و نگرانی عمل مین لاتا۔ بہرحال اگر یہ ساری احتیاطین عمل مین لائی بہی جائین تاہم نسل انسانی کی دشمن خانہ زاد مکہی موجود رہیگی جو ایک ایسا خطرہ ہے کہ رات کو اوڑتا اور روز روشن مین بربادی پھیلایا کرتا ہے۔ بعض مقامات مین مکھیون کی ترکی کیمپ مین اسقدر کثرت تہی کہ ایسے خیمے بہی دکھائی دیئے جو مکھیون سے سیاہ ہو رہے تہے۔

ہمارے غلیظ کیمپ مین حفظ صحت کے انتظامات کی اسقدر کمی تہی کہ کیمپ کے بعض حصے بقول ایک تیز مزاج کرنل کے ایجین اصطبل ہو رہے تھے۔ حفظ صحت کے انتظامات جہان تک ان کا تعلق معمولی نگہداشت سے ہے بالکل موجود نہ تہے۔ عرب گروہ جنمین عورتین اور بچے بہی شامل ہوتے ہین میلے کچیلے چھپرے لگائے ہوئے و بہ تعداد کثیر ایک ہی جگہ جمع رہتے تہے۔ مکھیون کی بڑی کثرت تہی اور پینے کے لئے خراب پانی دستیاب ہوتا تہا۔ ایسی حالت مین کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ہیضہ پیچش

یا میعادی بخار کے جراثیم کے لئے ہمارے کیمپ سے بہتر پرورش گاہ ملسکتی تہی۔ لیکن کوئی مہربان قادر مطلق بہادر محافظان اسلام اور محبان وطن اشخاص پرنظر عنایت رکہتا تہا۔ چنانچہ کسی مرض کے باعث بہت کم اموات واقع ہوئین۔ ۱۱۔ دسمبر کو وہی عجیب جرمن شخص جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بال بکہیرے ہوئے ناخوش ناخوش دکہائی دیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی سند یافتہ طبیب نہ تہا بلکہ طبی طالب علم طرابلس پہنچنے مین اسکی غرض یہ تہی کہ چار ہزار فرانک ماہوار پر ڈاکٹری خدمت انجام دے لیکن یہ امید مبدل بہ مایوسی ہوگئی۔ کیونکہ ترکون نے دو ہفتہ بعد کہدیا کہ تمہارا گھر واپس جانا ہی بہتر ہوگا۔ چنانچہ اس ڈاکٹر نے اپنے وطن کو بنا راضی واپسی اختیار کی۔ اسی اثنار مین عربون کا فوجی شفاخانہ احمد بن سلامہ نے جو ایک ذہین ٹیونسی عرب تہا قایم کیا اور دس عربون کو جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تہے صف باندھا کہ کھڑا کیا گیا اور اُن کا سلسلہ تعلیم اسطرح شروع کیا کہ ایک شخص میدان جنگ مین زخمی ہو کر گر پڑا اُسے اوٹہا کر ایک چارپائی پر رکہا گیا اور عربون کو سمجہایا گیا کہ اوسکو کسطرح اوٹہا کر میدان جنگ سے اپنے کیمپ مین پہنچایا جائے۔ یہ ساری زیر تعلیم جماعت بلکہ مصنوعی نعش بہی اس طریقہ تعلیم پر کہلے بندون ہنس رہی تھی۔ اسکے برخلاف سوڈان کے کالے آدمیون کی حالت کچہ اور ہی پائی جاتی ہے جو قواعد کو قابل مضحکہ سمجہنے کے بجائے بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے یہ خدمت انجام دیتے ہین سوڈان مین کالی فوجین نشانہ بازی اور اسکواڈ کے کام مین اسقدر غلو رکہتی ہین کہ پریڈ ختم ہو جانے پر وہ ایک جگہ جمع ہو کر کئی کئی آدمی باہم ایکدوسرے سے قواعد لینے لگتے ہین۔

۱۰-۹-۱۱- ڈسمبر یعنی دو دن مین کپتان عفقت بے کے سوا اور چہ عرب پہاڑ کی چوٹی پر جو میرے خیمہ سے پچاس گز بلندی کا فاصلہ رکھتی تھی دفن کئے گئے ان اموات مین زیادہ تعداد اون زخمیون کی تھی جو تازہ ترین معرکہ مین گھائل ہوئے تھے۔ ان آبنوش ترک اور عربونکی مرتے دم تک قوت برداشت کا قائم رہنا۔ حیرت انگیز ہے میدان کارزار سے عزیز یہ تک ایک عرب پورے اٹھائیس میل پیدل سنبھلے کرکے آیا تھا اسکے جسم مین گولیون کے سات زخم تھے۔ علاج کے بعد جب اوسکو غاریان کے اعلے شفاخانہ مین بھیجنا چاہا تو اُسنے واپسی میدان جنگ پر زور دینا شروع کیا۔

اس بیابانی کیمپ مین تکفین و تدفین کا سیدھا سادہا طریقہ اون پر اثر ساز و سامان کے ساتھہ عمل مین نہیں لایا جاتا۔ جو ایسے موقعون پر ہماری فوجون میں موجود رہتے ہین۔ چنانچہ ترک و عرب صف باندھکر جنازے کے ساتھہ نہین چلتے قبر پہ بندوقیں چلائی جاتی ہین اور نہ الوداعی بگل بجایا جاتا ہے تاہم عفقت بے کے جنازے مین ایک قسم کی عظمت پائی جاتی تھی ایک عرب نے امام کی خدمت انجام دیتے ہوئے قرآن (مجید) کی وہ سادہ اور باموقع آیات پڑھین جو جنازے کے لئے مخصوص ہین۔ افسر مذکور نے اپنے خاندان اور وطن سے دور ہوکر اپنے بادشاہ اور اسلام کی خاطر اُن دشمنون سے جنگ کرتے ہوئے جنہون نے اُسکے ملک پر غیر منصفانہ حملہ کیا تھا۔ داعی اجل کو لبیک کہا تہا۔ یقیناً ایسے ہی آدمیون کے لیئے جنت کی برکات اور مسرتین مخصوص ہین۔ عظیم الشان پیغمبر عرب کا حیرتناک مذہب اسلام جو کروڑون بندگان خدا کی موت و زیست مین رہنمائی کیا کرتا اور اونہین حیات جاوید کی امید سے خوش و خرم رکھتا ہے مشنریونکی

امداد بغیر سال بسال افریقہ مین برابر اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ صدیان گزرگئین
کہ یہ مذہب شمالی صوبجات مین ابتدائے اشاعت حاصل کرکے ہمیشہ مشرقی
اور مغربی حصص برّ اعظم سے تازہ نومسلم حاصل کر رہا ہے اگر مسئلہ ارتقا
کا یہ اصل صحیح ہے کہ صرف افضل ترین شے باقی رہا کرتی ہے تو مذاہب
انسانی کی خوبی کا امتحان بھی اسی اصول سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت
مین شمالی افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصّون مین عیسائیت کے دعوے
افسوسناک طریقے سے ناقص ثابت ہون گے۔ کارتھیج اور اسکندریہ کے
چرچ اور عیسائی زندگی کے وہ شاندار مناظر جو ٹرٹل لین۔ سائپرین۔
اگسٹائن۔ سینی سِس۔ اور سائیرل تصانیف سے ظاہر ہوتے ہیں وینیڈنڈل
حملہ آورین اور اُن کے فاتح اور بلساریس افواج یہ سب حرف غلط کی طرح
صفحہ دنیا سے مٹ گئے ہین۔ جیل زاویہ کی چوٹی پر ایک بزرگ کا مقبرہ تعمیر ہے
جہان عثمانی افواج کھڑی ہوکر دشمن سے خواہ وہ آسمان یا زمین پر نمودار
ہو مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ ہوائی جہاز جنہون نے
حملہ آورون کی خدمت بے مثل طریقے سے انجام دی ہے۔ عزیزیہ تک
پہنچنے کی کبھی جرأت نہ کر سکے تھے۔ لیکن ۱۲۔ ڈسمبر کو ایک ہوائی جہاز ہمارے
کیمپ پر وارد ہوا۔ جو دور سے ایک بہت بڑا پرند معلوم ہوتا تھا ہوا باز
باسانی دکھائی دیتا تھا اور سفید دھات جو مشین کی ساخت مین استعمال
کی گئی تھی۔ سورج کی روشنی مین خوب دمک رہی تھی۔ جہاز ہمارے مرکز
کیمپ سے بہت دور اور زمین سے دو ہزار گز بلندی پہ پرواز کرتا رہا اور اگر
یہ ہمارے کسی قدر زیادہ قریب ہو جاتا تو اس پر ہم اپنی قسمت آزمائی
اسی طریقے سے کرتے جیسے کہ انگلستان مین شکاری پرندونکا شکار کیا کرتے ہین

شکار کی تمثیل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کیجئے کہ ایک پرند اڑا چلا آرہا ہے۔ آپ نے اپنی ماؤزر بندوق اوٹھائی اور اُسپر فیر کیا۔ چنانچہ یہ پرند جو دراصل ہوائی جہاز ہو۔ خوفناک آواز سے زمین پر گر پڑا۔ مذہب عیسائیت کا مفسر اور بک آف جاب کا مصنف دونون یہودیون کے خدا جیہووا کی تفریح کا ذکر کرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا کانٹے سے شکار کئے جانیکا عجیب حال بیان کرتے ہین۔ پس اسی طرح ہوائی جہاز کو گولی مارکر گرادینا بھی دیوتاؤن کے زمرہ شکار مین شامل کیا جاسکتا ہے گو ایک مرتبہ اس جنگ مین ہوائی جہاز کے بازوؤن کو گولیون سے چھید ڈالا گیا تھا تاہم اس ترکیب سے کوئی بڑا نقصان نہین پہنچا گیا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہمارے شوقین اور پیشہ در ہوا بازون مین سے چند اشخاص اپنی مشینون کو سمندر پار پہنچاکر اس بہادر فوج کے شریک حال ہوجائین جو اپنے دشمن کے مقابلہ مین بہت زیادہ مزاحمتون مین گھری ہوئی ہے۔ تو اون کے لیئے یہ مہم دلچسپی سے خالی ثابت نہ ہوگی۔ بیابان پر پرواز اطراف وجوانب کی عجیب اشیا ر مصرو ہند کے ہر ایک مسلمان کا گرمجوشانہ شکریہ اور خطرہ کا وہ ذائقہ جو زندگی کی بہت مہمون اور تجربات مین خفیہ سحرکاری پیدا کردیا کرتا ہے یہ سب باتین ایسی ہین کہ علاوہ کافی اُجرت کے بہ نسبت اُسکے زیادہ دلچسپ ثابت ہونگین کہ وہ بروک لینڈ یا ہنڈن پر فضول چکر لگایا کرین۔

ان ہوائی جہازون نے اطالویون کو عرب حملہ آورون کے جمع ہونے اور طرابلس کے اطراف ترکی کیمپ کے عام انتظامات کے متعلق فراہمی معلومات کی خدمات بہت اچھے طریقہ سے انجام دی ہین اور گو جنگی غبارے وقتاً فوقتاً

بمب وغیرہ پھینکنے کے کام مین لائے گئے ہین۔ لیکن ابھی تک یہ طریقہ
حملہ آوری بالکل ناکارہ ثابت ہوا ہے ایک مرتبہ سوق الدجبنہ کے ترکی جنگی
اسپتال پر بمب پھینکے گئے جنکے ٹکڑے اگرچہ پھٹنے کے بعد چارون طرف
پھیل گئے تھے لیکن جیسا کہ ایک ترکی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بفضل خدا کوئی
شخص زخمی نہیں ہوا۔ ہوا بازون کی یہ دست درازی بالکل ناقابل معافی
معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا جنگی اسپتال پر ایک بڑا علم ہلال احمر
کا لہرا رہا تھا جو ہوا بازون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پس ایسی حالت مین
غلط فہمی کا عذر بیہودہ ہے۔ مین اس مسئلہ پر بدین وجہ زور دینا چاہتا ہون
کہ وقتاً فوقتاً سفید علم اور سرخ صلیبی جھنڈے کے قصداً ناجائز استعمال
یاان سے بے پرواہی برتنے کے الزام کے متعلق متعدد لغو وبیہودہ تحریرات
شائع کیجاتی ہین۔ چنانچہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق بعض انگریزی اخبار
نویسون نے یہ بہتان باندھا تھا کہ اُن مخصوص حقوق سے جو ان دونون
جھنڈون سے وابستہ ہین۔ بوئر لوگ بے پرواہی برتا کرتے تھے۔
مین اس بات سے انکار کرنے کے لئے آمادہ نہین ہون کہ کبھی کبھی ارادتاً
فوجی شفاخانون یا سفید جھنڈون پر گولیان برسائی جاتی ہین تاکہ اِس
ترکیب سے کچھ فرصت کا وقت ہاتھ آجائے یا کوئی اس سے بھی زیادہ
بُرے ارادے سے یہ فعل شنیع عمل مین لایا جاتا ہے اسکا جواب صرف
یہی ہوسکتا ہے کہ تمام فوجون مین انسان نما درندے موجود رہا کرتے ہین
لیکن بوئرون کے متعلق جو عام اور فیاضانہ الزامات لگائے گئے ہین وہ
بالکل بے بنیاد تھے۔ بوئر فوج ایک ایسی فوج تھی جو ہمارے ساتھ باعزت
طریقہ پر جنگ کررہی تھی اور جسکے ساتھ مصروف بہ جدال وقتال ہونا ہماری

کوئی ہتک کا باعث نہ تہا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ آیا ایک سفید علم یا صلیب سُرخ
کا نشان زمانہ حال کی کسی جنگ مین کیا وقعت رکہتا ہے ؟۔
ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض منافقانہ بیانات کی بنا پر یہ خیال کرنے لگے کہ یہ
علم مکان گرجا یا مینار کی طرح بہت بڑے اور بلند ہوتے ہون لیکن حقیقت
کچہہ اور ہی ہے۔ زمانہ حال کے معرکے بڑے وسیع رقبون پر واقع ہوا کرتے
ہین۔ اور ایک سفید جھنڈا (چونکہ اس قسم کی چیزیں مین سپاہی اپنے ساتہہ نہیں
رکہتے ہین) غالباً ایک دستی رومال یا قمیص کی دہجی ہوا کرتی ہے جسے رائفل
کی نال پر باندہکر بلند کیجاتی ہے۔ پس جوش وخروش دہوان زمین کی ناہمواری
اور فاصلہ کی طوالت جو رائفل یا توپ کی زد کے لئے درکار ہوا کرتی ہے ایسے
موانعات ہین کہ مذکورہ بالا قسم کا جھنڈا نہ دکہائی دیا جانا داخل تعجب نہیں ہوسکتا۔
جنگ جنوبی افریقہ کی اون دو مثالون کو لیجیے جنمین امن واطاعت کا یہ نشان
بلند کیا گیا تہا۔ نکلسن نک کے شدید معرکہ مین ایک نن کمیشن افسر نے بظاہر یہ خیال
کرکے کہ اوسکی سپاہ جن کی تعداد بہت تھوڑی تہی محصور ہوگئے تہے اور امداد
پہنچنی ناممکن ہورہی تہی۔ سفید جھنڈا بلند کردیا تہا حالانکہ واقعہ یہ تہا کہ اوسکے
اطراف وجوانب مین بارہ سو سپاہی چھپے ہوئے تہے۔ دوسری مثال
سپین کاپ کی کیفیت یہ ہے کہ سپین کاپ مین ہماری سپاہ دلیری
سے بوئرون کی صحیح اور جچی ہوئی آتش باری کا گھنٹون مقابلہ کرتے رہے
اسی اثناء مین کسی شخص نے سفید جھنڈا علم کردیا۔ چنانچہ بوئرون نے فیر
موقوف کردیئے۔ اور اُنکی ایک جماعت محفوظ مقامات سے نکلکر برٹش سپاہ
کی جانب بڑہنے لگی اوسی وقت کرنل تہارنی گرافٹ خندق مین سے کودکر
مٹی کے ڈھیر پر جا پہنچا اور چلاکر کہنے لگا۔ ''واپس ہوجاؤ تم ح۔حر۔حرامزادین

کبھی ہتھیار نہ ڈالونگا" بوئرون نے اسپر چٹانون کے پیچھے واپسی اختیار کرنی شروع کی لیکن اسی اثنا مین ادنیہ آتشبازی دوبارہ شروع کی گئی۔ جس سے کسی قدر نقصان پہنچا۔ فوری طور سے یہ واقعہ مکروہ نظر آئے گا اور اگر فی الحقیقت ہماری سپاہ نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کرنے کے بعد قصداً اُن واپس ہونیوالے بوئرون پر گولیان چلائین تواُن کا یہ طرز عمل ناقابل معافی ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ چھوٹی سی سفید دہجی جو سفید جھنڈے کے بجائے بلند کیگئی تھی ہماری سپاہ کی بڑی تعداد کو دکھائی نہ دے سکی۔ فوجی شفاخانے کی گاڑیون پر اراداتاً گولہ باری کاالزام بدیںوجہ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے کہ تین ہزار سے پانچہزار گز تک کوئی جھنڈا خواہ کتنا ہی بڑا کیون نہ ہو زیس کی عمدہ سے عمدہ دوربین مین سے بہی صرف ایک ایسا دھبہ نظر آتا ہے جو ناقابل امتیاز ہوا کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے ایک رفیق نے دارالعوام مین مسٹر ہارکورٹ سے دریافت کیا کہ آیا صاحب موصوف موجودہ جھنڈے کو جو پارلیمینٹ کی عمارت پر نصب ہے ایک ایسے نشان سے تبدیل نہین کرسکتے تہے۔ کہ جسکی جسامت معقول وسیع ہو اس سوال کے جواب مین ہمیں موجودہ نشان کا عرض و طول سنکر جو کہ مجھ مین سے بہت بے مقدار معلوم ہوتا تہا۔ بڑی حیرت ہوئی۔

انجمن ہلال احمر کے خیمے پہاڑ کے نچلے دامنون مین وسیع قطعات پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُس عمارت کے بالکل ہی قریب واقع تہے جو شفاخانے کے کام مین لائی جاتی تہی۔ اِس بڑے کیمپ مین جو عربون اور اونٹون سے معمور ہورہا تہا۔ سول ڈاکٹرون اور اُن کے فوجی رفقا کو بلاشبہ کثیر کام درپیش تھا۔

چونکہ کسی شخص کو بجھے ترکون سے ہمدردی ہونے مین شبہ نہیں ہوسکتا ہے لہذا مین عزیزیہ کے طبی اسٹاف کی کارگزاری کے متعلق نکتہ چینی کی جرأت کرتا ہون - ان سولین ڈاکٹرون کی ایثار نفسی نے جنمین سے ایک صاحب نے اپنی شادی کو جو عنقریب ہونے والی تھی غیر محدود زمانہ تک ملتوی کرکے قسطنطنیہ سے اس خود اختیاری خدمت پر سفر اختیار کیا تھا - و نیز دیگر ڈاکٹرون نے اپنا کثیر المنفعت پیشہ ترک کرکے طرابلس مین اپنی ذاتی خوشی سے سکونت اختیار کر رکھی تھی - گو میرے دلمین نہایت عمیق اثر پیدا کیا تھا - تاہم باوجود ان ساری خوبیون کے مجھے اندیشہ ہے کہ مین ہلال احمر یا فوجی اشاف کو کیمپ کی طبی نگرانی پر کامل مبارکباد نہین دے سکتا ہون - اور گو ہمین یہ بات بھی فراموش نہین کرنی چاہیئے کہ ہمارے کیمپ عزیزیہ مین سیلے کچیلے خرقہ پوش عربون اور غلیظ اونٹون کے داخلہ کا سلسلہ مسلسل جاری تھا - پھر بھی کوئی معقول وجہ کیمپ کی اس حالت اور طبی اسٹاف کی اس ناکامیابی کے متعلق پیش نہین کی جا سکتی کہ صفائی اور حفظ صحت کے ابتدائی اور سہل ترین اصول کے متعلق ذرا بھی توجہ نہین کی جاتی تھی گو ایسی آسانی سے کھودی جانے والی زمین مین حفظ صحت کے کام آسانی سے تعمیر کیئے جا سکتے تھے - تاہم ایسی کوششونکی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی ہے - چنانچہ اس بے پرواہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس وسیع رقبون کے بہت سے حصون مین جنمین آدمی اور اونٹ دنیچے پھیلے ہوئے تھے - زمین ناقابل بیان غلیظ تھی اور ہوا مین بہت بری بدبُو پیدا ہوگئی تھی - خود طبی خیمون کے بہت قریب اونٹوں کے بال اور جانورونکی آلائش پھیلی ہوئی تھی - جو قدرتی طور سے ہر قسم کی مکھیون کے لیئے بڑی تعداد مین جمع ہونے کا ذریعہ تھی - حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے

کہ مکھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن مین یوپینون
کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کردیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی بڑے
میدان مین جگہ دیجاتی ۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو بظاہر اس
امر کی اجازت رکہتے تہے کہ وہ جہان چاہین بیٹھ جائین اور جس خیمے کے قریب
چاہین اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹون کے ساتھ نہایت غیر خوش آیند جاۓ تین
بناکر فروکش ہو جائین ۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک مجھے علم ہے باقاعدہ
سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیئے مجبور نہین کیا جاتا تہا ۔ حالانکہ ایسا نہونا
تندرستی کے لیئے خطرہ عظیم کا باعث ہوسکتا تہا ۔ مختصر یہ کہ کیمپ ۔ ہیضہ ۔
بخار ۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا
تہا لیکن مہربان خدا اطرابلس کے اِن بہادر محافظین کی حمایت کررہا
تہا ۔ چنانچہ یہ جانباز اُن خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و
ناقابلیت کے باعث پیدا ہوسکتی تہین ـــــ

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظانِ صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر
رکہکر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہوجائیگا کہ عثمانیہ افواج
کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہین کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین
افواج مین سے ایک اعلےٰ فوج کا بادشاہ بنادیا ہے ایک ترکی افسر نے جو مجہ
سے اِس مسئلہ پر بحث کررہا تہا ۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے
ہوئے ۔ بیان کیا کہ منجملہ انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہین جو
جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے ۔ اوسکا یہ خیال
بہی صحیح تہا ۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ فوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی
آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کردی تہی ۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی ہتی تواریخ
مین ایک ایسا باب بناتی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پرہے۔ مجھے
ادن مریضون کا حال خوب اچھی طرح یاد ہے جو ترزین پر صرف ایک واٹر
پروف چادر بچھائے پڑے رہا کرتے تھے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش وخرم اور آیندہ ترقی کی امید سے بھری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کر دیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی ہتین بشرطیکہ ہمارا بھی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکھتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ جاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑہ گئے تھے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تھین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی ہتی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹھ ہزار تھین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بہی کم اموات کا نقصان پہونچا
تھا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابھی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتھہ ساتھہ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کر دیا تھا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس وجرمن۔ روس وترک
وینیز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مدغاسکر اور ٹانگانگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کے
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص جنہین فن طب سے کوئی مس نہین
ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر غصہ ظاہر کیا کرتے ہین۔ اور اونکا
یہ فعل کسی طرح بھی تحیر کن نہین کہلایا جا سکتا ہے کیونکہ جو نتائج ابھی تک ظاہر
نہیں ہوئے ہین وہ اسقدر اہم اور ہمارے اعزہ و اقربا کی زندگیان اس
قدر بیش قیمت ہین کہ ہم بمشکل اپنے بے صبری ضبط کر سکتے ہین۔ خصوصاً
ایسی حالت مین جبکہ ہمارے آنکھون کے سامنے تحقیقات جراثیم نہایت
سست رفتاری کے ساتھہ ترقی کر رہی ہو۔ میعادی بخار کے لیئے
آج سے چوبیس سال بیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کر کے جانورون پر تجربہ کیا
گیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ایسے جراثیم کی روز افزون ترقی کن تعداد
اس ٹیکے سے کی گرمی سے مر جاتی ہے۔ اور جانور جنپر تجربہ کیا گیا تھا۔
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ لیکن ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہیں کیا گیا تہا۔ برلن کے دار العمل مین پروفیسر فیفر اور کالی نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد از ان ۱۸۹۹ء مین
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششین انگلستان کی اوس
فوج مین اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل مین لائی گیئن جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھین تاکہ وہان پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر مین سوار تہا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد مین یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمین سب سے بڑی دقت اون عام سپاہیون کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے مین پیش آئی جنہیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کامون کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریہ
استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب وغریب فوائد حاصل
ہوچکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر
کر رکھا تہا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت
وتپ سے اسقدر کم اموات واقع ہوئیں کہ جو تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر
ہین۔ روسی فوجومیں جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی
نہ تہا۔ میعادی بخار کی بڑی کثرت ہتی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت
سے ہرایک سپاہی کو ایک ڈبیہ کری اوسوٹ گولیون کی پہنچا دی گئی ہتی جسپر یہ
عجیب جملہ درج تہا کہ روسیون کو پسپا کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ
تین گولیان استعمال کی جایا کرین ـــــ
حال ہی مین پیچش اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے
کے عجیب وغریب نتائج وکامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم
مانشیر وبلارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس
مین پیچش کی اموات کو سینتالیس ۴۷ فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے
بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹیمز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی
کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اوجدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار
بشدت ترقی پذیر تہا۔ پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ
ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تمین زدوانز
سپاہ مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کردیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون
کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا اور دو کو میعادی
بخار لاحق ہوگیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آیند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبر یہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تاہم فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور اُلٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈہائی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخارسے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین۔

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تہا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تہے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح ہی مستحسن نہ تہی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پرواہی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تہا وہ اس سے بہی زیادہ خطرناک تہا۔ ۱۱۔ ڈسمبر کو مین نے بنی غیثر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ ماؤزر رائفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہو گیا تہا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی ہتی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتدا ہی سے خراب ہو گئی ہتی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے نچلے حصے مین سے نکلکر انتڑیون کو پہاڑتی ہوئی پار ہو گئی ہتی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تہے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان ہتی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہوچکا تہا۔ کسی قدر عجیب انصاف پر مبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین
ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک غیر ضروری اور خلاف وقت
موت کے پنجے مین پہنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب لوگ گو دن بہر گولی چلاتے رہتے
تہے لیکن اونہیں اسبات کا بہت کم خیال تہا۔ کہ بندوق کو ترچھا رکہنا ایک
عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماؤزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے
تھے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتھہ بچے کھیلا کرتے ہین۔ باربار بندوقون کو
صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تھے۔
مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے
ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی
غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکھی ہو اپنے خیمے مین بیٹھا
ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہوجائیگا؟ مین نے اس طریقہ
عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے
جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا
امر محال تہا۔ میرے زیادہ چوکنا ہوجانے کی وجہ غالباً یہ تہی کہ مین سرمان
مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تہا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام
تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے
بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچھہ بہی خوش آیند نہ تہا۔
لیکن حقیقت صرف یہی تہی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت
کر رہے تہے۔ بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تہا جو انگلستان مین
تمام شکاریون کو ہرایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف مستثنےٰ صورتون
مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھترون کے نشان موجود نہ ہون - مین نے اپنی زندگی مین بعنیہ زندگی کے مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین - چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ اندر گرانڈ جو مئیٹوں کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے -

۱۲ - ڈسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا - طاہر بے نے براہ مہربانی توپ خانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لئے دیا - علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹبل ہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سقراط معلوم ہوتا تھا - کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا - یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اوسکی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا - ہمارا چھوٹا قافلہ ابھی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو غیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے - اِس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے - کپتان ٹبل ہم اور عبداللہ بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت آفسر ہین میرے شریک سفر ہوگئے - عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اوسکا نشان ٹھیک ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بادیگر عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤں شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے - ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے - کیونکہ بیابان کے سخت حصۂ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم ڈو یا تین انچ زمین مین دھنسے جاتے تھے - اور ایسے مقام پر گزرتا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا -

گھوڑونکو پاشنایا۔ دلکی چلانا تقریباً ناممکن تہا کیونکہ ریتلی راستوںپر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑونکو بیابان کے طولانی اور گرم سفرون سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفر اور بہی زیادہ سست رفتاری سے طے ہوا اور ہم معمولی قدم چالسے تقریباً تمام راستہ طے کرتے رہے۔ ہمین وقتاً فوقتاً عربونکی جماعتیں ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیئے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹہیرے ہوئے تہے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہورہے تہے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطر ان لوگون نے بوٹ اتار لئے تہے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتہیون کے ایک دل خوش کن رفیق تہا۔ اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تہا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکہنے کے لئے گیا تہا یہ جنٹلمین پیرس والی پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تہا۔ گو عبداللہ بے نے انگلستان کبہی نہیں دیکہا تہا۔ لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد قوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اسکا یہ خیال تہا۔ کہ برگیڈ آف گارڈس کا ہر ایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے اونہیں بتلایا کہ شاذونادر استثنے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس و ترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی برائی کے ساتہہ ساتہہ سلیمان و مختار و عثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۹۷ء مین ناقابلیت اور عام خرابی کا الزام اگرچہ صحیح طریقہ سے عام طور پر عائد کیا

جاسکتا تہا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہون نے ہار بائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور تھسلی۔کریٹ۔مقدونیہ اوریمن کے متواتر جھگڑے اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع دنیا مین آپ جہان کہین بہی چلے جائین لیکن آپ کو کہیں بہی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکہنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیساکہ ایک ترکی افسر۔ اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق وموزون نہین ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات رفیقون کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند ہون کہ پُرامن وآسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمیں ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تہی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امیدین ظاہر کرتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عوز باشی نے کہا "رحیم خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہورہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسمین مخروطی خیمے نصب ہورہے ہاتھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام "دوست بنی آدم"
یعنی مردون کے بیٹون کا باغ تہا۔ ہماری آمد نے عربون کے ایک بڑے
مجمع مین جو اس کیمپ مین موجود تہا۔ مسرت آمیز جذبہ پیدا کیا۔ کپتان سٹلہم کا
فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگون نے ہلالی شکل کے دو دائرون مین اپنی
صف بندی کی۔ ان کے سردار وسط مین اپنے شاندار گھوڑون پر
سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھون مین لیئے ہوئے صفون
کے کنارون پر کھڑے ہوگئے۔
یہ نظارہ بڑا شاندار تہا دلی جوش کے ساتھہ ساتھہ ظاہری قوت بہی
نمایان کر رہا تہا۔ اسی اثنا مین ایک عرب نے بہاری اور گونجدار
آواز مین یہ گانا شروع کیا "ہم لوگ جو جنگجو ہین اپنے ملک کی خاطر
موت سے نہین ڈرتے" اس کے بعد سارے مجمع نے تلوارین اور
بندوقین علم کرکے ایک ساتھہ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بہی
تھا۔ "ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہین" اس موقع پر عربون کا جوش بہت
بڑھگیا تہا چنانچہ۔ سٹلہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے
فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال مین ہر شخص کی یہ رائے ہوسکتی ہے کہ یہ تصویرین
کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہان تھین اور غالباً ہال من
ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تہا۔ سُرخ۔ سفید اور بھورے
علم یہ عجیب مجمع چارون طرف زرد ریتلا میدان اور اُسپر سورج کی چمکدار
کرنین یہ ساری خصوصیات ہال من ہنٹ کے لیئے مخصوص ہوسکتی تھین۔
بنی آدم مین میجر نسیم بے جو اٹھتیسوین کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے
اعلٰے افسر کی خدمات انجام دے رہے تہے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

خوبصورت جوان تہا۔ بہت خوش مزاج ہونے کے علاوہ اپنی طبیعت
مین سادگی کی دلطافت رکہتا تہا جو عثمانی قوم کی خصوصیات مین داخل ہے
میجر نسیم بے اپنی فوجی ملازمت کے تقریباً پچیس سال ارض روم مین گزار
چکا تہا۔ کیونکہ کسی وجہ سے جابر سلطان عبد الحمید خانؔ میجر مذکور سے ناراض
ہوگیا تہا۔ اس پریشان کن جنگ مین گو بہت سی جسمانی تکالیف موجود تہین
تاہم ترکی سینیر افسر بہ نسبت ہمارے انگریزی افسرون کے زیادہ آرام دہ
خیمون مین رہائش رکہتے تہے۔ نسیم بے کا مخروطی خیمہ معمولی انگریزی
خیمے سے دُگنا وسیع تہا۔
مین اور بٹلہم اپنے ساتھ مچہلی وغیرہ سامان خوراک جو ٹین کے ڈبون
مین بند تہا۔ لیتے آئے تہے۔ کیونکہ ہمیں گمان غالب تہا کہ ایسی خوراک پر
گزارہ کرنا پڑے گا۔ لیکن یہان پہونچکر ہمیں بہت خوشی اور حیرت ہوئی
کہ رسالے کا پے ماسٹر جو ایک توانا اور ملنسار شخص تہا۔ باوجود فوجی
ملازم ہونے کے کہانا پکانے مین پورا ماہر تہا۔ چنانچہ اس شخص نے
بہت تہوڑی دیر مین پسندے مرغ کے کباب اور پلاؤ یہ سب
چیزین نہایت اعلےٰ درجہ کی ہماری لئے تیار کیں اور قہوہ تو ایسا
اچہا بنایا کہ اوس سے بہتر کسی اول درجہ کے ہوٹل مین بھی نہیں
ملسکتا۔
سنت بنی آدم مین جسے بطور اختصار بنی آدم بہی کہا جاتا ہے۔
بہت افسر جنین کمانڈنگ بہی شامل تہا فرانسیسی زبان سے آشنا
تہے۔ علاوہ ازین بٹلہم نے براہ مہربانی اون کی ترکی گفتگو کا بہت
سا حصہ مجہے ترجمہ کرکے سنایا چنانچہ یہ شام بڑی مسرت سے

سلطان عبد الحمید خان ... [illegible] ... موجود ہین اور مہو سلیم سلطان ... کے متعلق اپنی عمدہ ... [illegible] ... سلطان موصوف کیساتھ ... استعمال کیا جاتا ... کا باعث ہوا ہے۔

گزری۔ بعد ازان مین بستر پر جا کر لیٹ گیا۔ جہان سے بوسیلیانہ کی
سرچ لائٹ کی مدھم روشنی نہ صرف دکھائی دے رہی ہی بلکہ میرے
خیمہ پر بہی پھیلی ہوئی ہتی۔ مجھے اُمید ہتی کہ چند گھنٹے بلا کھٹکے سوتا ہونگا
لیکن آدہی رات کے وقت عارف بے آدھمکا۔ یہ شخص ابھی تک
سُرخ کوٹ اور سولین پتلون پہنے ہوئے معہ ایک اور افسر کے وارد
ہوا۔ اور بہت خوش نظر آتا تہا اسوقت عارف بے اپنے ساتھ
چار آدمی لیکر عین زوارہ اور اطالوی خطوط کے بڑے حصے مین
گشت لگانے کے بعد یہان وارد ہوا تہا۔ اور اطالیون کے جنگی
طریقونکو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا ظاہر کیا کہ دشمن کی فوج کو بغیر
پتیرول کی حفاظت کے سوتا ہوا دیکھہ آیا تہا۔ اور یہ بہی بیان کیا کہ بوسیلیانہ
کی خندقون کی حفاظت بڑے مستحکم طریقے سے دو سرچ لائٹون اور
تار کے جال کے ذریعہ سے جسمین تیز نوکدار میخیں لگی ہوئی ہین۔
عمل مین آرہی ہتی۔ عین زارہ کی جانب ایک بلندی پر دو باڑیان توپخانہ
کی موجود تھین اور تمام خطوط پر ہر ایک جگہ سپاہیون۔ گھوڑون اور
توپون کی بڑی بھرمار تہی۔ عین زارہ کے قریب تختون کی بڑی تعداد
ریت پر اس غرض سے بچھا دیگئی ہتی کہ توپون کا بآسانی کھینچ لیجانا ممکن ہو سکے
لیکن باوجود ان تمام معلومات کے جنہیں افسر ند کور بچشم خود ملاحظہ کر آیا تہا
اوسپر بظاہر ہراس و مایوسی کے کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتے تھے بلکہ
برخلاف اسکے وہ اور اوسکے رفیق امید سے بھرے ہوئے تھے۔
اِن لوگون مین غلبہ آرا یہ ہتی کہ ابتدا جنگ مین شہر طرابلس کا خالی کر دینا
حقیقت مین ایک غلطی ہتی لیکن میرے خیال مین کسی سانحہ کے بعد محفوظ رہنا

بہتر ہے۔ بہ نسبت اِسکے کہ حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کیجائے یہ امر فراموش
نہیں کرنا چاہیئے کہ عربون کی بڑی بڑی جماعتون کی کمک جو فی الحال اندرون
ملک سے دستیاب ہو رہی ہے۔ خلوئے شہر کے زمانہ مین میسر نہ تہی
یعنی اُس وقت جبکہ اعلان جنگ کی مدت ختم ہو چکی تہی تاہم ابتدا رہی
مین کم از کم تین ہزار جنگجو عرب نخلستان اور شہر مین موجود تھے اور اگر
یہ لوگ باقاعدہ ترکی فوج کے ساتھ عمدہ خندقون مین پناہ لے لیتے
توان کا صرف گولہ باری سے پسپا کیا جانا بہت دشوار ہوتا اور
اطالیون کو خشکی پر قدم رکہنے مین بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔
قریباً تین بجے رات کے ہم پھر دوبارہ سو گئے بعد ازان صبح آٹھ بجے
بیدار ہو کر مزیدار چائے پی اور ایک دفعہ پھر معہ اپنے ساتھیون کے
سفر پر روانہ ہو گئے۔ اسوقت کپتان عبد اللہ بے کی ڈاڑہی جو تین ہفتون
سے اُسترے کی نظر نہین ہوئی تہی۔ منڈہی ہوئی دکہائی دے رہی تہی
اور کپتان مذکور اپنی پوری وضع مین بہت خوبصورت معلوم ہو رہا تہا۔
مین نے اِس جنگ مین صرف چند ہی افسرون کے پاس پوری وردی
دیکہی تہی اس کپتان کے پاس وردی کی موجودگی کی وجہ یہ ہتی کہ اِس نے
اپنا اسباب خفیفہ طریقے سے سرحد پار بہجدیا تہا۔ چنانچہ اسی کے ساتھ
یہ وردی بہی چلی آئی تہی۔ ایک گندمی رنگ کے خوبصورت ترک کپتان
محمد بے بہی ہمارے ہمراہ تھے۔ ادن کے سر پر ایک ہلکے نیلے
رنگ کی ٹوپی رکہی ہوئی تہی جسے وہ کسی اطالوی افسر سے چھین لائے
تھے۔ ادن کے پاس ایک ماؤزر بندوق بہی موجود تہی۔ محمد بے نے مجھسے
بیان کیا کہ ادن کا ایک بہائی انگریزی فوج مین بخدمت افسری مامور ہے

ہم دو گھنٹے تک وسیع میدانون مین سفر کرتے رہے اسی اثنار مین مجھے یہ
معلوم ہونے لگا کہ گویا ان میدانون مین اسفوڈل کے پھول کھلے ہوئے
ہین اور اکلیز غصہ مین بھرا ہوا ادہر اُدہر پھیر رہا ہے اس زمانہ قدیم کے
سلسلہ خیالات نے مجھے یونانیون کے محبوب درخت آرم کے جھنڈ دکھلانے
شروع کئے اور مجھے اس پیلی دھبونسلی ریت مین بالکل سبز قطعات نظر
آنے لگے۔ ترکی مرکزی لائن کے اخیر مین سیدھی جانب خندق بنی غشیر
تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر سنت بنی آدم سے واقع ہے ہم نے یہان
چند نظام فوج کے آدمی اور عربونکی ایک تعداد موجود دیکھی۔ وہ عمارت
جسکے نام سے یہ مقام موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے جائے قیام
بنی۔ دوپہر کی تیز دہوپ سے بچکر مین نے اس عمارت مین چائے
پی۔ اور ایک فوجی ڈاکٹر سے دلچسپ گفتگو کرتا رہا۔ جسکی اثنار مین ڈاکٹر
مذکور سے معلوم ہوا کہ ترکون اور عربون مین نزلہ کی شکایت پھیلی ہوئی
تھی۔ نیز اسبات پر اُس نے زور دیا کہ ہر شخص کو جوش دیا ہوا پانی پینا
چاہیئے۔ اس ڈاکٹر نے مجھسے مشتاقانہ لہجہ مین دریافت کیا کہ روہے
و دیگر امراض چشم سے محفوظ رہنے کی خاطر مین کس قسم کا عرق استعمال
کیا کرتا ہون۔ چنانچہ مین نے سلوشن آف کاررو زیو سیلی میٹ کا نسخہ
بتلادیا اسکا کمپونڈر جو ایک بوڑھا یونانی شخص تہا۔ اسوقت یہیں موجود
تہا۔ مجھسے یونانی زبان مین دریافت کرنے لگا کہ میرے خیال کے مطابق
جنگ کب تک جاری رہے گی۔ یہ بیچارہ جنگ سے بہت پریشان نظر
آتا تہا۔ اور اپنے اہل وعیال سے جو شہر طرابلس مین موجود تھے جلد ملنے
کا بڑا خواہشمند ہو رہا تہا۔ یہان ہی مثل اور مقامات کے مختلف اشیا جو

دشمن سے چھین لی گئی تھیں موجود تھیں جنگ کے بعد ہر قسم کی چیزیں نہایت ہی ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایک جوڑی زلیس ولایتی ساختہ جینا دیکھی جو صرف پانچ پیاسٹر پر فروخت ہوئی لیکن مین نے کچھ عرصہ بعد وہ دروغ بیانی جو اطالیون نے سرکاری طور پر شائع کی تھی پڑھی جسمین درج تہا۔ کہ" ابھی تک اطالوی گولہ بارود کی کوئی مقدار دشمن کے ہاتھ نہیں چڑھی ہے۔ مگر اسکے برخلاف مین نے یہان بنی غشیر مین مشل اور مقامات کے عام بازار مین اطالوی فتحیابیون کے باوجود اُن کے کارتوس سات پنس جیسی ادنےٰ قیمت پر اسّی عدد فروخت ہوتے دیکھے اور اُن کی رائفلیں و قرابینیں فی عدد تین فرانک کی حقیر قیمت پر فروخت ہو رہی تھیں۔ ۲۹۔ ڈسمبر کی جنگ کے بعد اطالوی گولی بارود بلا قیمت صرف سوال کرنے پر دستیاب ہو سکتی تھی۔ سپاہیون کے چوبی بوتل جو آبنوشی کے کام مین لائے جاتے ہین۔ خیمون کی چوبون پر آویزان تھے۔ اور ان کی پینیدیون مین اطالوی سپاہیون کے نام کندہ ہونے کے باعث خیال ہوتا تہا کہ یہ بوتل بھی مال غنیمت کا ایک حصہ تھے۔ جس بونسلے رنگ کے خیمے مین مین لیٹا ہوا تہا اوسمین بھی اطالین حروف کی تحریر سابق مالکون کی نشاندہی کرتی تھی ان دنیاوی سازو سامان کو دیکھکر اون کے مالکون کے انجام کے متعلق حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے تھے۔

ترکی درویان جنگ کے موقع پر عجیب مختلف الوضع ہوا کرتی ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۸۹۸ء مین بغاوت کریٹ کے موقع پر سلطان کی فوج کا سازو سامان کس قسم کا تہا گو یہ صحیح ہے کہ ایک خاص قسم کی طرز پوشش کا استعمال اوس وقت فوج مین عام طور پر رواج پذیر تہا تاہم وردی کا

باقی حصہ عجیب ہی اختلاف رکھتا تھا۔ مثلاً ایک شخص وردی کا پتلون فراک کوٹ کے ساتھہ زیب تن کئے ہوئے ہے لیکن اوس وقت لباس کی خرابی بالکل فراموش کردی جاتی تھی۔ جبکہ یہ بہادر فوج آفتاب غروب ہونے پر پریڈ کرتی تھی اپنے بادشاہ کے لئے جو اِن کے حال سے بے پرواہ تھا نعرۂ مسرت بلند کیا کرتی تھی۔ کریٹ کے میدان مین ترکی فوج کی ظاہری حالت خواہ کیسی ہی خراب کیون نہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طرابلس ترکی افواج اُن سے بھی زیادہ عجیب منظر پیش کرتی ہین کیونکہ ان فوجون مین سپاہ کی تعداد کثیر خاکی سرج اور زین کے ایسے سوٹ پہنے ہوئے تھے جو خشک اور ترمٹی مین بالکل میلے ہو گئے تھے۔ بہتون کے پاس ہلکے نیلے رنگ کے لبادے تھے۔ لیکن ان سب کے کپڑے چاک چاک تھے بٹن ندارد اور پتلونون کے گیلسون کا کوئی پتہ نہ تھا۔ بعض کے پاس صرف بوٹون کا تلہ ہی رہگیا تھا۔ تاہم کوئی شخص تمام دنیا کا سفر کرنے پر بھی ان خرقہ پوش رجمٹون سے بہتر کوئی فوج نہیں دیکھہ سکتا۔

دنیا کے مختلف حصون مین مجھے عثمانی فوج سے جسقدر زیادہ سابقہ ہوتا جاتا ہے مین اوتنا ہی زیادہ اس فوج کا گرویدہ ہوتا جاتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ اصلاح پذیر حالات مین دنیا مین چند ہی فوجین اسکے ہم پلہ ہین گو فرانسیسی عمدہ جنگجو ہین تاہم بعض اوقات وہ فتح کی خوشی مین آپے سے باہر اور ناکامیابی کی حالت مین بری طرح جی چھوڑ بیٹھتے ہین لیکن ترک ان دونون انتہائی حالتون مین خیر الامور اوسطہا کے مصداق ہین کیونکہ یہ لوگ غرور سے پاک ہوا کرتے ہین اور موجودہ جنگ مین تو ترکی باقاعدہ سپاہ اور افسرون نے یکسان اپنے کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ مین شجاعت و بسالت کے وہ

جوہر دکہائے ہین کہ دنیا کو اُن پر مشکل سے اعتبار آئیگا۔ اِس شیر دل فوج سے یہ خصوصیت بہی وابستہ ہے کہ وہ ہر ایک چھوٹی بڑی ہزیمت قابل تعریف حوصلے سے برداشت کیا کرتی ہے۔ جنرل پچوری کی پندرہ ہزار فوج اپنے ایک پہلو پر موجود دیکہکر ترکون کی قلیل التعداد فوج نے عین زارہ سے ہٹ جانے مین مصلحت دیکہی۔ چنانچہ یہ فوج عین زارہ سے نہایت بے پروائی کے ساتہہ روانہ ہوئی اور بظاہر اُسے اس خطرہ سے کوئی ہراس محسوس نہین ہوتا تہا کہ دشمن کا اپنے رسالہ سے اُسپر حملہ کردینا داخل امکان تہا۔ غالباً اسوقت تک ترکی فوج کو اطالوی افواج کی جرأت کا پورا اندازہ ہوگیا تھا۔ اور وہ خوب سمجہنے لگی ہتی۔ کہ جنگ کے بازار مین عموماً اون کے دشمن کی کیا قیمت ہوا کرتی تھی۔ ترکی فوج کی بہترین خوبیون مین ایک یہ بات بہی شامل ہے کہ تمام افسرون اور سپاہ مین خوب اتحاد موجود ہے فوج کی تربیت قابل تعریف ہے اور گو غیر مناسب جانبدارانہ برتاؤ کا مینے کوئی نشان بہی نہین دیکہا ہے۔ تاہم افسر اور سپاہی آپس مین سچی محبت کے رشتے مین منسلک اور باہم ایکدوسرے کی عزت کیا کرتے ہین۔ رسالہ بلیک وڈ کا لائق نامہ نگار جس نے اپنا مصنوعی نام کیپی تحریر کیا ہے ترکی فوج کی مدح وثنا مندرجہ ذیل فرزانہ جملون مین اسطرح کرتا ہے "ترک جس امر کے خواہشمند ہین وہ صرف یہ ہے کہ اٹلی اپنی فوج ایشیائے کوچک یا مقدونیہ مین خشکی پر اتار دے تاکہ اٹلی کی ہزیمت کے باعث ترکون کو تاوان جنگ حاصل ہوجائے"

افسرون کی وردیوں میں بھی ایسا ہی اختلاف تہا جیسا کہ سپاہیون کے متعلق بیان کیا جاچکا ہے۔ بعض افسر جو ٹیونس وغیرہ کے

مشکل اور زیادہ طولانی راستون سے اعلان جنگ کے بعد داخل ہوتے
تھے۔ معمولی سولین کپڑے پہنے ہوئے تھے چنانچہ انہی مین سے ایک
دلچسپ افسر جو بنی غشیر مین تعینات تھا اور کچھ دیر ہمارا ہمسفر رہا تھا سولین
پیٹی باندھے ہوئے اور ایک ایسا سیاہ بوٹ پہن رہا تھا جسمین بجائے
تسمون کے ربر کام دیتا تھا۔ خود کمانڈنٹ صاحب کے ہاتھ مین ایک
زنانہ چرمی بیگ موجود تھا یہ ایک خوشنما خصوصیت غیر یورپین
زندگی مین عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالت مین
تو اس سے چھٹکارا نہین ہو سکتا تھا گو جنگ کا باضابطہ اعلان اور اسکے
چوبیس گھنٹے کی میعاد کی اطلاع ترکی حکامان طرابلس کو اٹلی قونصل نے
دیدی تھی۔ تاہم قسطنطنیہ سے احکام آئے بغیر کوئی کارروائی
نہین کی جاسکتی تھی۔ اور یہ احکام شہر طرابلس مین صرف چھہ گھنٹے پیشتر
گولہ باری سے موصول ہوئے۔ پس ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ کسقدر
پریشانی اور شتابی ان چھہ گھنٹون مین واقع ہوئی ہوگی۔ میدانی توپون کے
لیئے گھوڑے مہیا کرنا باربرداری کیلئے اونٹ اور خچرون کا جمع کرنا خوراک
کا انتظام اور گولہ بارت کا لادنا علاوہ ازین اور چھوٹے چھوٹے ہزارون کام
جو ایک چھوٹی سے چھوٹی فوج کے بھی جمع کرنے اور اسے کسی محفوظ مقام
پر پہنچا دینے مین پیش آتے ہین۔ نشات بے کی دقتون کا باعث ہو رہے
تھے ان تمام امور پر سوچ و بچار و نیز عمل در آمد صرف تین سو ساٹھہ منٹون
مین کرنا تھا۔ نشات بے اور اسکے اسٹاف نے یہ عظیم الشان قابلیت و دانائی
ظاہر کی کہ اپنی زیر کمان ساری فوجکو باستثنائے چند توپچیون کے
جو بغرض دھوکا دہی قلعہ سطانیہ و حمیدیہ مین تقریباً ناکارہ توپخانے کے ساتھہ

چھوڑ دیئے گئے تھے بڑی کامیابی سے اُس عظیم پریشانی سے بچا لیا۔
جو شہر مین پھیلی ہوئی تھی۔ اِس قابل یادگار موقعہ کی شام کیوقت اِس بات کی
فرصت نہین تھی۔ کہ دوستون اور رشتہ دارون کو الوداع ہی کہا جاسکے
ایک فوجی ڈاکٹر نے جس نے کہ ایک کیتھولک لیڈی سے شادی کر لی تھی
مجھسے بیان کیا کہ وہ پریشانی کی حالت مین اپنے مکان کو دوڑا گیا جسے اُسنے
بالکل خالی پایا و نیز یہ کہ خلوئے شہر سے اِسوقت تک اُسے بالکل نہین
معلوم تھا کہ اُسکی بیوی اور چھہ بچون کا کیا انجام ہوا۔ الغرض شہر طرابلس
کی ساری فوج آہستہ خرامی سے نواح عزعزیش کی جانب روانہ ہو گئی
اور چند دن بعد ہی عین زارہ کے خطوط پر پھیل گئی۔ ہمین اپنے زمانہ
قیام مین ترکی فوج سے دشمن کی سرچ لائٹ جو سمندر کے قریب بارہ
میل فاصلہ پر واقع تھی۔ صاف نظر آیا کرتی تھی اور اس سے تمام
کھجور کے درخت اور ریتیلے ٹیلے منور دکھائی دیتے تھے مشرقی جانب سے
ہماری توپون کے چلنے کی آواز ہمارے کانون مین اُن جنگی جہازون سے
پہنچا کرتی تھی جو تجدورہ کے ساحل پر لنگر انداز تھے۔ اور گو یہ چھوٹا سا
قصبہ باشندون سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ تاہم ملاح اپنے قیمتی
گولے متواتر اینٹ اور مٹی پر ضائع کرتے رہے۔
ہم بنی عشیر سے عزیزیہ واپس آ گئے ہم نے اس عرصہ مین ترکی سیج
لائنون کے صرف مرکزی حصون کو دیکھا تھا۔ حالانکہ یہ خطوط مدافعت
سات میل طویل تھے۔ عربی اور ترکی دستے داہنے اور بائین دونون جانب
تمام فاصلے پر قابض تھے اور اطالویون کے اطراف ہلالی شکل مین پھیلے
ہوئے تھے ان کی چوکیان ایک اندرونی حلقے کی شکل مین تقریباً چھ میل

سمندر کی جانب پھیلی ہوئی تھین متخاصمین کے عمل اور اصول مین جو ایک دوسرے
کے مقابلہ مین فرو کش ہو رہے تھے۔ کسقدر عجیب اختلاف موجود تھا۔
یہان ایک ایسی حملہ آور فوج موجود تھی جسکے ذرائع آمدورفت غیر منقطع تھے
اور جس کے پاس گولے بارود کے لاتعداد ذخیرے اور توپخانے بڑی کثرت
سے موجود تھے۔ اور کثرت تعداد کی یہ حالت تھی کہ صرف شہر طرابلس
مین ستر ہزار ایسی سپاہ موجود تھی کہ جسکی مدد کے لیئے اتواپ سرچ لائٹ
اور مضبوط بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہا کرتے تھے لیکن باینہمہ ساز
وسامان یہ اصولی حملہ آور اپنی عمیق خندقون مین حفاظت کے لیئے
تار کا جال پھیلائے پڑے ہوئے تھے۔ اور پیش قدمی خواہ پسند
نہ کرتے تھے۔ یا اپنے آپ کو اس کام کے قابل نہ پاتے تھے۔ برخلاف
اِن کے ان سے صرف چند میل کے فاصلہ پر مدافعت کنندہ موجود تھے
جنکی تعداد گو قلیل تھی تاہم اطالوی فوجکو پوری حقارت سے دیکھا
کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے واسطے خندقین کھودنے کی ذرا بھی کوشش
نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایسے موقع کے منتظر رہتے تھے جسے اللہ تعالےٰ جلد
یا بدیر ان کے لیئے پیدا کریگا۔ مجھے اپنے تمام جنگی تجربات مین ایسا
شاندارانہ اخلاقی اثر کبھی دیکھنا میسر نہین ہوا ہے جیساکہ اِن چھوٹی
چھوٹی ترکی بٹالینون مین پایا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان لوگون
کا اعتماد بالذات پوری معقول وجوہات پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ترکی افسرون
مین شیخی اور غرور کا پتہ ہی نہین ہے اور نہ انہون نے کبھی احمقانہ یا
نامعقول دعاوے پیش کیئے ہین بلکہ کشادہ دلی سے اطالوی افسرون
کی ذاتی بہادری کے معترف ہین جو اپنے سپاہیون سے آگے

ہوکر بے دھڑک طریقے سے خود کو خطرے مین ڈالدیتے ہین۔ اگر اس امر کے متعلق کسی شخص کو ترکی شہادت درکار ہو تو اُسے اموات کے نقشے پر نظر ڈالکر جسے ترکی افسرون نے شایع کیا ہو۔ اطالوی افسرونکی نقصانات کی بڑی تعداد دیکھنی چاہیئے۔ جو نسبتاً سپاہیون کے مقابلہ مین بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہے۔ مین نے بارہا ایسے ترکی نن کمیشن اور کمیشن یافتہ افسروں کے پر مدح وثنا بیانات سنے ہین۔ جنہیں اطالیون کے قریب ہوکر جدال وقتال کے مواقع میسر آچکے ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مین ردیف فوج کے ایک سارجنٹ میجر نے مجھسے اپنا مندرجہ ذیل تجربہ بیان کیا "ایک موقع پر ہم صرف پندرہ ہی آدمی موجود تھے۔ کہ ہم سے فاصلہ پر ہمارے مقابلہ میں ایک پوری اطالوی بٹالین آموجود ہوئی۔ اور جب ہمارے سارے کارتوس ختم ہوگئے ہم نے اُسوقت اپنے سامنے تیس۳۰ میٹر کے فاصلہ پر کارتوسون کا ایک بند بکس پڑا ہوا دیکھا چنانچہ ہمارا ایک آدمی کود کر بکس لینے کو لپکا۔ بیچارہ آدھے راستے پر بھی نہ پہنچا تہا کہ ایک گولی اوسکا پھیپھڑا چیرتی ہوئی پار ہوگئی وہ گر پڑا لیکن ہمت کر کے پھر کھڑا ہوگیا۔ مگر دوبارہ پھر گر پڑا۔ میں نے یہ حالت دیکھ کر حکم دیا کہ سنگین چڑہا کر حملہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ہم سب نعرے لگاتے ہوئے اپنی گھات سے نکلے۔ اطالویون نے یہ حالت دیکھ کر۔ خندقون اور درختون کی جانب دُم دبا کر فوراً ہی واپسی اختیار کی وہ زخمی شہید نہیں ہوا بلکہ تندرست اور فی الحال عزیزیہ مین موجود ہے۔" تمام ترک متفقہ اعلان کرتے ہین کہ اطالوی افسر اپنی سپاہ کو تلوار کی ضرب اور پستول کی گولیون سے مرغوب کرکے آگے کی جانب بڑہایا کرتے ہین۔ کپتان محمد بے کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ طلب ہے۔ "ہم نے ایک مرتبہ ایک اطالوی دستہ اپنی جانب آتا دیکھا اسی اثنا مین

میری سپاہ نے چلا کر کہا۔ کپتان صاحب دیکھئے اطالوی ابہی ہمارے اور زیادہ قریب آئینگے۔ کیونکہ اون کا افسر ہاتھہ مین ریوالور لئے اُنہین دہمکا رہا ہے"۔ عبداللہ بے نے جو ترکی توپخانے کے ایک افسر ہین مجھسے بیان کیا کہ ایک مرتبہ انہون نے ایک اطالوی صف پیدل پلٹن کی اپنی فیر کنندہ جماعت کے مقابلہ مین جو صرف چند نظام اور عربون پر مشتمل تھی بایں ہئیت دیکھی تہی کہ دو اطالوی افسر جو اپنی سپاہ کے آگے تلوار اور پستول سے اُنہیں ڈرا رہے ہاتہے۔ لیکن دہمکی کا اون پر کوئی اثر نہ ہوتا تہا۔ اسی اثنار مین ایک عرب کی گولی سے ان دو افسرون مین سے ایک افسر زخم کھاکر زمین پر گر پڑا یہ حالت دیکھکر ساری سپاہ دُم دباکر بھاگ نکلی۔ ترکون سے زیادہ عرب لوگ شاہ اٹلی کی فوج کو بنظر حقارت و ذلت دیکہا کرتے ہین اور عرب بعض اوقات ریتیلے ٹیلون سے نکلکر اُس دشمن کی خندقون پر بڑی حقارت سے حملہ کرتے ہین۔ جو باوجود کثرتِ تعداد میدان مین نکلکر مصروف پیکار ہونے کی جرأت نہین رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین اون لوگونکو مبالغہ کی اجازت دینی چاہیئے جو اپنے ملک کے حملہ آورون پر بہ شدت غضبناک ہورہے ہین لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ ترک شیخی اور غرور سے بالکل پاک ہین پس ایک غیر جانب دار نقاد کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ابہی تک جنگ کی رفتار نے اطالوی فوج کے متعلق خواہ بحیثیت فوجی جوانمردی یا قابلیت کے بہت کم اعتماد حاصل کیا ہے۔ حقیقت مین قدیم رومیون کے جنگجویانہ صفات نے اون کے ورثار کو تواریخ حال مین کبہی بہی قابل امتیاز نہین ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ افواج اٹلی کی دہجیان تقریباً ہر ایک جنگ مین اڑائی گئی ہین فرانسیسی۔ آسٹروی اور اہل حبش انکی خوب درگت بنا چکے ہین اور [illegible]

مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون جو تعداد مین برابر ترقی پذیر ہین آخری بیچ کنی کا موقع آن پہنچا ہے۔ اس عجیب وغریب جنگ کی مفصل اور صحیح تواریخ لکھے جانے کے بعد دنیا پر وہ تحیر کُن فرق ظاہر ہوگا۔ جو متخاصمین کی فوجی صفات سے وابستہ ہے۔

ان بیابانون مین ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنے مین کتنا وسیع فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے؟ ہم چار آدمیون کی پارٹی اکثر اشخاص سے کئی کئی مرتبہ ہاتھ ملا کر الوداع کہتے ہوئی خندق بنی غشیر سے عزیزیہ روانہ ہوگئی۔ ترکی افسرون نے فاصلہ کا غلط اندازہ کیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا کہ ٹھیک پندرہ میل تھا۔ سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ لیکن جبل زاویہ کا کہین نشان بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔ آفتاب اپنے تمام سرخ وسنہری شاندار رنگ اپنے ساتھ لیئے ہوئے پہاڑون کے پیچھے جا چھپا تھا اور شام کی سردی اسقدر بڑھ گئی تھی کہ مین کپتان ہلیم کا اُوَر کوٹ لینے سے انکار نہ کرسکا جو اونہون نے خود ہی مجھے اسوقت پہننے کے لیئے دیا تھا۔ ہمارا رہنما پولس کا سپاہی ہمارے آگے آگے بلا کھٹکے سفر کر رہا تھا۔ حالانکہ جس راستے پر سے ہم گزر رہے تھے اوسکے نشانات ذرا بھی نمایان نہ تھے۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب بہت سے کتون کے بھونکنے سے قربت آبادی کا اطمینان حاصل ہوا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد ہمین کیمپ کی روشنی نظر آنے لگی۔ جس کے باعث کھانے اور سونے کے اہتمام کی امیدون نے ہمین بہت کچھ مسرتین بخشین۔ ہمارے کیمپ کی سرحدین ڈسمبر مین متواتر بڑھ رہی تھین۔ کیونکہ عربی کمکین تقریباً روزانہ پہونچا کرتی تھین۔ طبل جنگ کی آواز دور سے سنائی دئے جانے کے بعد ایک جماعت تدریج بہ تلے اونچے اور نیچے میدانون مین بڑھتی

نظر اور عرب سیار سون کیطرح بلند آوازی سے گفتگو کرتے ہوئے بغیر معقول صف بندی کے چار چار آدمیونکی ایک ایک جماعت بنائے ہوئے پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھائی دیا کرتے تھے۔ ان کمکون کے اگلے کنارے پر عموماً دو خاموش ترکی سپاہی جو انہین قواعد سکھایا کرتے تھے موجود ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے شیوخ شاندار گھوڑون پر سوار ہلالی پرچم جنپر قرآن شریف کی آیات تحریر ہوا کرتی ہین۔ ہاتھون مین لئے ہوئے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ استقبال کی گرمجوشانہ نعرہ مردون اور عورتونکی پر مسرت صداؤن کی اثنار مین وارد ہو کر۔ یہ نو وارد کیمپ کے اطراف ایک چکر لگا کر کوئی جگہ اپنے قیام کے لیئے پسند کر لیا کرتے تھے۔ اور ایک باغ کی کیاریون کے مانند جہین رنگ برنگ کے پھول موجود ہون۔ اقامت پذیر ہوجایا کرتے تھے۔ یہ کمکین عام طور پر طیبو اور دور دراز فیزان سے دستیاب ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ان کے مشرق۔ جنوب اور مغرب کے قریبی حصون مین سے بھی برابر کمکین پہونچ رہی تہین۔ فیزانیوں کو چپاتیس کس دن اس بیابانی سفر کے نذر کرنا ہوتے تھے علاوہ ازین صحرا کے غضبناک قزاقون کا دم بدم انتظار تھا۔ ایکدن شام کے وقت پانچسو اونٹونکا کاروان جو خرمہ سے لدا ہوا تھا وارد ہوا۔ یہ تحفہ بعض قبیلہ کے آدمیون نے اندرون ملک سے بھیجا تہا۔

۱۰۔ دسمبر کو ایک افسر میرے خیمہ مین آیا۔ اور مجھہ سے کہنے لگا کہ عرب لوگ ایک اپیل انگلستان بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جسمین انہون نے بیان کیا ہے کہ ہم اٹلی کی اطاعت کبھی قبول نہ کرینگے اور نہ اوسے کبھی اپنے ملک پر قبضہ پانے دینگے۔ لیکن ہم لوگ انگریزونکی سیسر جیسے حکومت کے خواہشمند ہین۔ مین نے جواباً مشورہ دیا کہ اپیل مین اس بات پر زور دیا جاوے کہ انگلستان

کروڑون وفادار مسلمان رعایا پر حکمران اور اون کے مذہبی معتقدات یا فرائض مین پوری رواداری گوارا کرتا ہے - اور یہی خصوصیت اپنے تمام مختلف المذاہب رعایا کو عنایت کر رکھی ہے - اسی سلسلہ گفتگو مین میرے ملاقاتی نے بیان کیا کہ عرب یہ دونون نکات اپنے اپیل مین شامل کر چکے ہین مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ غریب آدمی جو طرابلس کے بیابانون مین زندگی بسر کرتے ہین - علاوہ مذہبی آزادی کی برکتون کے اوس کارآمد ترقی سے بھی واقف ہین - جو مصر مین ہماری زیر نگرانی عمل مین آئی ہے - مین نے اپنا چھوٹا سا سبز خیمہ جسمین بی رات کیوقت سویا کرتا تھا - اور مین دن کے وقت تحریر کیا کرتا تھا - میدان مین نصب کیا - یہ خیمہ اسقدر کمزور قسم کا تھا کہ اگر ہم نے اوسکے پہلوؤن مین میخین جڑ نہ دی ہوتین تو صاف ہوا مین اڑ جاتا - ہماری زندگی یہان بڑی خوش گذران تہی - چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی گداگر عورتین اور فاقہ کش کتے ہمارے آس پاس موجود رہا کرتے تھے - ترک اور ہم لوگ ان کتونکو خوراک دیا کرتے تھے - لیکن عرب لوگ معمولاً بجائے خوراک کے ان بچارون پر پتھر پھینکا کرتے تھے - مین نے متعجب ہوکر خیال کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نے انہین عاجز کتون کے متعلق جو ایشیائی کوچک مین بکثرت پائے جاتے ہین - مندرجہ ذیل سوال کیا تھا - در کیا روٹی مانگنے پر پتھر دیا جاویگا ؟ ہر ایک باپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ کتون سے اپنی اولاد جیسا برتاؤ کرے - لیکن اس حسن سلوک کے بجائے روٹی مانگنے پر اونہین پتھر مارے جاتے ہین - گو مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ آیا کلام پاک کی یہ تفسیر صحیح اور کچھہ وقعت بھی رکھتی ہے تاہم مین صرف ضمناً نقل کرتا ہون -

۱۵ - دسمبر کو بعض علامات سے ظاہر ہوتا تھا کہ عنقریب ترکون کی جانب سے

کوئی حملہ آورانہ حرکت عمل میں آئیگی۔ کیونکہ وہ تین ہزار عرب جو عزیزیہ مین جمع تھے خفیہ اور عجیب طریقون سے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ جسکے متعلق قیاس چاہتا ہے کہ غالباً یہ لوگ دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوا کرتے تھے کیونکہ رات کے وقت معمول کے مطابق کیمپ مین برابر روشنی ہوا کرتی تھی اور آدمیون اور اونٹونکی کثرت بدستور پائی جاتی تھی۔ لیکن صبح ہوتے ہی میدان صاف نظر آتا تھا۔ عرب اور اون کے جانورون کا کہیں پتہ نہین لگتا تھا۔ چنانچہ تجارت مین کساد بازاری پیدا ہونے لگی اور گاہک جیسے جیسے غائب ہونے لگے ویسے ویسے دوکاندار ہی اپنا اسباب باندھکر خریدارون کے پیچھے پیچھے چلدیئے۔ دنیا کی جنگ جو اقوام مین عرب سب سے زیادہ چست و چالاک قوم ہے چنانچہ ایک عرب اپنے کندھے سے بندوق لٹکائے اور کارتوس جبہ مین چھپائے ہوئے تھوڑیسی جو کی روٹی چند کھجورون اور ذرا سے پانی پر باطمینان تمام زندگی بسر کرسکتا ہے اور بغیر ظاہری تکان کے اسقدر طولانی سفر پیدل طے کرسکتا ہے کہ کوئی مشکل سے باور کریگا۔

۱۷۔ تاریخ کو دن کے دس بجے سرکاری طور پر عزیزیہ مین یہ خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنی جانب میسرہ پیش قدمی شروع کی ہے اور اون کی ایک بڑی فوج جسمین پیدل اور رسالہ دونون شامل ہین معہ توپخانہ کے شہر طرابلس کے جنوب و مغرب مین حرکت کر رہی ہے۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام افسر اور انجمن ہلال احمر کی پوری پارٹی باستثنا لطفی بے فوراً روانہ ہو گئے۔ کیمپ مین مذکورہ بالا رپورٹ پہونچنے کے وقت مین خود موجود نہ تھا۔ لیکن شلهم اور ادسلر فوراً اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر جو اونہیں اپنی خوش قسمتی سے پہلے ہی سے دستیاب تھے۔ روانہ ہو گئے۔

میرے کانون مین دور سے میدانی توپون کے چلنے کی آواز پہونچی تھی۔ چنانچہ مین اور بھی تھوڑی دیر تک ایک لدو اونٹ تلاش کرتے رہے۔ جسکی دستیابی پر اپنا اسباب جانور پر لاد کے خود بنی آدم کی جانب پیدل سفر شروع کیا۔ گو مین ایک مرتبہ پہلے بنی آدم کے راستہ سے واقف ہو چکا تھا۔ تاہم اسوقت پیدل سفر کے خاطر ایکدوسرا ہی راستہ اختیار کیا جسمین جا بجا اونچے نیچے ٹیلے موجود تھے اور کل سفر سولہ میل کا تھا۔ ہم چار گھنٹہ مین یہ فاصلہ طے کرکے قریب مغرب نخلستان جا پہونچے۔ یہ مقام جسمین ایک مرتبہ پہلے بھی میرا گزر ہو چکا تھا۔ بہ نسبت اپنی سابقہ حالت کے کچھ اور ہی دکھائی دیتا تھا۔ وہ چھوٹا سا قطعہ جسمین گذشتہ اثنار۔ قیام مین مینے صرف چند پیدل اور اٹھتیوین رسالے کے دو اسکواڈرن خیمہ زن دیکھے تھے فی الحال تین ہزار عربوکی چہل پہل سے معمور ہو رہا تھا جسمین سے دو جنگجویون نے کیمپ کے باہر ہی اور محبہ سے مشتاقانہ وار دریافت کیا کہ ہم کون تھے۔ اور کہان سے وارد ہوئے تھے جواباً اپنے ملک کا نام بتلانے پر انہون نے فوراً ہی ہمارا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور داخلہ کیمپ کی اجازت دیدی۔ ہم تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ فتحی بے ملگئے۔ جنہین یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ ہمنے عزیزیہ سے بنی آدم تک پیدل سفر کیا تھا۔ صاحب موصوف نے ہمارے خیمہ کے لئے جگہ تجویز کی جسے چند ترکی سپاہیون نے براہ مہربانی مدد دیکر جلد ہی نصب کر دیا۔ بعد ازان ہم ناشتہ کھانے بیٹھ گئے۔ جسمین نارنگیان اور قہوہ ہی موجود تھا۔ دوران طعام مین نسیم بے کی دو سپاہی ہمین کھانا کے لئے مدعو کرنے آئے۔ مین اس ملنسار افسر کے پاس خود گیا اور اوس سے کہا کہ اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اوس نے براہ مہربانی ایک کشتی مین چاول۔ مرغ کے کباب اور تازہ روٹی ہمارے لیئے

بچھی۔ چونکہ ہم پیدل سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے۔ لہذا جلدی بستروں پر لیٹ گئے۔ لیکن کیمپ کے شور و غل کی وجہ سے نیند آنی مشکل ہوگئی تھی بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عرب لوگ کسی وقت سویا کرتے ہیں کیونکہ یہ بھلے مانس ساری رات چھوٹے اور بڑے گروہ بنائے ہوئے آگ تاپتے ہوئے۔ کہانیاں سنا کرتے ہیں۔ عرب بڑے داستان گو ہوتے ہیں۔ یا تو کہانیاں کہا اور سنا کرتے ہیں یا انمیں سے ایک شخص قرآن شریف کی آیات قرأت سے پڑھا کرتا ہے یا یہ لوگ باری باری حمدیہ گیت جو رات کی خاموشی میں بہت بھلے معلوم ہوا کرتے ہیں۔ گایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں موسیقی کا یہ سادہ اور بے نمک طریقہ زمانہ قدیم کے چرچ کی راگ راگنی کی بنیاد پر قائم ہے۔

دوسرے دن تمام سپاہ اس معرکہ میں مصروف رہی جسے اطالوی لوگ جنگ بیر طبروس کے نام سے مشہور کرتے ہیں۔ اور جسکا ذکر کسی دوسرے باب میں کیا گیا ہے۔ اس جنگ کے بعد میں اور بی دور سالونکی گھوڑوں پر سوار ہوکر جونیم بے ہمیں دئے تھے ایک دفعہ اور عزیز یہ واپس آگئے اس مرتبہ ہم نے بیس میل سفر صرف ڈھائی گھنٹہ میں طے کیا تھا۔ ہمارے اسباب کے اونٹ دوسرے دن صبح کے ۹ بجے تک واپس نہیں آئے پس ہم نے رات بہت بری طرح گزاری۔ دوسرے دن شتربان سے کہا کہ وہ رات کے وقت خوف کی وجہ سے واپس نہ ہوسکا تھا۔ گو ہمارے پاس خوراک کی کوئی کمی نہ تھی لیکن رات کے سخت سردی سے ہمیں خوراک کسطرح بچاسکتی تھی ؟۔ اگرچہ اوسلر نے اپنا اوورکوٹ مجھے دیدیا تھا تاہم میرا جسم اسقدر سرد ہو رہا تھا کہ نیند آنی بالکل محال تھی۔ خدا خدا کرکے

سورج طلوع ہوا چنانچہ اوسکی تمازت اور قہوہ کی حرارت نے مجھے بڑی مسرت بخشی۔ اسکے کچھ دیر بعد ہمارا اسباب جسمین ایک عجیب شکل کا خرگوش بندھا ہوا تھا پہونچگیا۔ یہ خرگوش ہمنے سنت بنی آدم مین ایک فرانک قیمت پر خرید کر بی کو حوالے کر دیا تھا۔ جس نے بجائے ذبح کروانے کے معمولی انگریزی طریقہ کے بموجب سر پر لکڑی مار کر اوسے مار ڈالا تھا۔ بی کی اس کارروائی نے عربون اور ترکون مین جنکا یہ چھوٹا سا مجمع ہمارے طریقہ ذبح معلوم کرنیکے شوق میں جمع ہو گیا تھا ایک عجیب تحریک پیدا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود بی کی تمام خوشامد اور اصرار کے کسی عربنے خرگوش کی کھال اوتارنا بلکہ اوسے ہاتھ لگانا ہی منظور نہ کیا۔ میرا ارادہ اس جانور کو گاجر اور پیاز مین دم پخت پکوانے کا تھا۔ لیکن وقت اب پیش آئی کہ بی کو جو غصہ مین بھرا ہوا تھا۔ کس طرح سمجھایا جاتا کہ مسلمان کیون اس غیر ذبیحہ سے اس قدر نفرت کرتے ہین۔ آخرکار بی نے ہوشیاری سے خرگوش کی کھال اوتار لی۔ غیر ذبیحہ سے ترک یا عرب یا یہودی سخت نفرت رکھتے ہین۔ ایسے مردہ جانورون سے جنکے جسم سے خون نہ بہایا گیا ہو قدیم مذاہب اور انسانون کا نفرت رکھنا ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ عہد عتیق مین اس قسم کے کھانا کی ممانعت ہے۔ کیونکہ "خون زندگی ہوا کرتا ہے" بعض مفسرون نے قیاس سے کام لیکر اوس رواج سے منسوب کیا ہے جو زندہ جانورون کے گوشت سے پارچہ کاٹ لینے کی علم اجازت دیتا تھا۔ بروس کا بیان ہے کہ یہ رواج حبشیون سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اگرچہ کہ اس بیان کا ایک وقت مین بطلان کیا گیا تھا تاہم بعد مین اسکی صحت تسلیم کر لی گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر ذبیحہ کی ممانعت اس پرانے خیال کی بنا پر قائم ہے کہ خون دراصل زندگی کا دوسرا نام ہے

چنانچہ ایسا ہی خیال متعدد مرتبہ مقدس راگونمین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "میرے خون مین کیا فائدہ ہے جبکہ مین قبر مین جانیوالا ہون" اس عجیب قدیم اعتقاد کا مخرج اوڈیسی کی گیارہوین کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جسمین بیان کیا گیا ہے کہ اوڈیسی مناسب وقت ہدایت پاکر عام طور سے نزد کھائی دینے والی دنیا کے نزدیک پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسے مردون کی روحیں جو کسی زمانہ مین بہت قوی تھے۔ کمزور ہوکر اسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور اونمین خون کا نام ونشان بھی نہین پایا جاتا۔ چنانچہ اوڈیسی ایس ایک ہرن کے سیاہ خون سے ایک خندق بھر دیتا ہے۔ اور تمام روحین اوس خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے جمع ہو جاتی ہین۔ اس موقعہ پر اوڈیسی ایس خوف زدہ ہوکر ان ارواح کو اپنی تلوار کے ذریعے خندق سے دور رکھتا ہے۔ اور اونمین سے صرف چند لوا اجازت دیتا ہے کہ خون پیکر قوت حاصل کریں۔ غالباً یہان ہمارے بیا بانی باورچیخانہ مین بھی اسی قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے کہ خرگوش کا لہو نہ بہنے کے باعث اوسکی جان مردہ جسم مین موجود تھی پس اوسکا جسم قابل نفرت اور قابل پرہیز بلکہ بالکل ممنوع تھا۔

میرا خیمہ اسقدر تنہا جگہ مین نصب تھا کہ ایک سنتری کی تعیناتی ضروری خیال کرکے عمل مین لائی گئی۔ فوجی حکام صرف معمولی ادنےٰ قسم کی چوریون کے خیال سے خوف زدہ نہین ہو رہے تھے بلکہ اونہین مینے اپنے تمام اثنار قیام طرابلس مین اس خیال سے مرعوب پایا کہ مبادا زیادہ جاہل اور زیادہ متعصب عربون کے ہاتھون کوئی احمقانہ غلطیان سرزد نہو جائین۔ چنانچہ مجھے زوارہ پہونچے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میرا عمدہ دوست کپتان حسن آفندی ایکدن تین طربوشش سلئے ہوئے اپنے ساتھ میرے پاس آیا اور باصرار

درخواست کی کہ ہم ان ٹوپیون کو ضرور پہنین کیونکہ ہلمٹ قسم کی ہر ایک ٹوپی خصوصیت
سے اطالوی علامت سمجھی جاتی تھی - جرمن ڈاکٹر کو جو ہمیشہ چوکنا رہا کرتا تہا - شوشہ
ندارہ تک سفر کی اثنا رمین دو مرتبہ مسلح عربون کے ہاتھون خطرہ پیش آیا تہا
حقیقت یہ ہے کہ اطالوی افواج مین دہوپ کی سفید ہلمٹ کے رواج کے
باعث اس ٹوپی کا استعمال ہر ایک یورپین کے لیئے جسکے ساتہ ترک
یا عرب موجود نہون پر خطر بلکہ اس بدرقہ کی موجودگی مین بھی خطرہ کا کچہ
زیادہ دفعیہ نہین کرسکتی ہے - نظر براین حالات مینے طربوش جو سلطانی
فوج کی وردی کا ایک حصہ ہے فخر کے ساتہہ استعمال کرنی شروع کردی -
اس ٹوپی کے سوراخ جو ہوا کی آمد و رفت کا ذریعہ ہوتے ہین عمدہ موسم
کی حالت مین سکہ آرام کا باعث ہوتے ہین - علاوہ ازین دہوپ اور
گرمی مین اس ٹوپی پر ایک خشک یا تر تولیہ جو بہ نسبت خشک کے زیادہ
آرام دہ ثابت ہوا کرتا ہے اوڑہ لینا سر کی پوری حفاظت کرسکتا ہے -
اطالیونکی جانب سے بہت سے بیہودہ بیانات عربون پر نکتہ چینی اور انکی
عیب جوئی و نیز ترکون اور عربونکی باہمی دشمنی کے متعلق شائع ہوچکے ہین
ان دروغ بافت مجرمون مین نامہ نگار اخبار نیویارک ہیرالڈ تمام اور
نامہ نگارون سے بڑہا چڑہا ہے - جسے اطالیون کے خوش رکہنے کا بڑا
پختہ خبط دامنگیر معلوم ہوتا ہے - اطالیون کے غیر دانشمندانہ طریقہ سے
نقصان اٹھانے کے بعد معلوم ہوا کہ "عربی وفاداری" کی اصلی قدر و قیمت اور
اسکی صحیح مقدار کیا ہے - نیز یہ کہ عام دیسی باشندون کے دلی جذبات کا
اندازہ حسونہ پاشا جیسے دغاباز کی نکمحرامی سے کرنا فعل عبث ہے - موجودہ
حالات مین عرب ترکون سے اسقدر خوش اور راضی ہین کہ ابھی تک اس اتحاد

کی کوئی مثال موجود نہین ہے - وہ عرب جو بندوقچیون کے خطوط مدافعت مین مامور ہین روزانہ چالیس سان ٹیم پاتے ہین اور رسالہ مین بحالت کارگزاری اونہین یومیہ اسی سان ٹیم دیئے جاتے ہین - علاوہ ازین اونہین عمدہ غذا دیجاتی ہے اور سب پہ خطرہ یہ ہے کہ رائیفلیں اور کارتوس بکثرت اون کے قبضہ مین موجود ہین - یہ لوگ جنگ نہ صرف جنگ کی خاطر پسند کرتے ہین بلکہ مال غنیمت کے لئے بھی جو بسا اوقات اطالویون سے لڑنے کے بعد ہاتھ لگتا ہے - عرب لوٹ کے اسدرجہ شایق ہین کہ ترکی فوج کے عین دارہ خالی کردینے پر یہ لوگ گھنٹون اون چیزون کے اوٹھا لیجانیکا انتظار کرتے رہے جو ان کے ترکی رفقا اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہون - جیساکہ ایسی حالتون مین کیمپ کا فرنیچر وغیرہ رہ جایا کرتا ہے شہید ہونے کی حالت مین اونہین جنت کی راحتون اور مسرتون کا پورا اعتقاد ہوتا ہے - عربون کی ضروریات زندگی جو عموماً محدود ہوا کرتی ہین ترکون کے ہاتھون بوجہ احسن پوری ہورہی ہین جنگ سے قبل عربونکو سال بھر جو کی روٹی کھانی ہوتی ہے - لیکن موجودہ وقت مین اونہین فرینہ یعنی سفید گیہون کا آٹا دیا جاتا ہے جسے دیکھکر عرب وجد مین آجاتے ہین - جنگ سے پیشتر شاید ہی کسی عرب کو بڑی خوش قسمتی سے اپنا اونٹ تین فرانک یومیہ کرایہ پر چلانے کا موقعہ ملتا ہوگا - لیکن آجکل ترکی گورنمنٹ سے اونہیں فی شتر یومیہ آٹھ سے دس فرانک تک کرایہ دیا جا رہا ہے - عربونکو زمانہ حال کی رائیفلون سے مسلح کرنے کی شاندار و مناسب وقت کارروائی کو عثمانی افسرون نے جرأت سے انجام دیکر فائدہ بخش نتائج حاصل کئے ہین - ہر ایک شخص کو یقین کرنا چاہئیے کہ جنگ کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے لیکن دنیا کی کوئی قوت مارٹنی اور ماذر بندوقون

موجودہ عرب مالکون سے واپس نہین لے سکتی ہے کیونکہ عرب ہر قسم کی بیکار و باکار بندوق تہ دل سے پسند کرتے ہین۔ خصوصاً زمانہ حال کی رائیفل کا میگزین اور اوس کے پرزونکی دریافت کا شوق عرب کو متوالا بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ مفلوک الحال شتربان بھی جو نہ ختم ہونیوالے بیابان کے میلہا میل طے کیا کرتا ہے عموماً ایک پرانی بندوق سے ضرور مسلح ہوا کرتا ہے۔ آتشبازاسلحہ کی ملکیت سے جوانمردی اور شان ہمت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ متوفی تھیوڈور بنٹ اور مینے کسطرح سقوطرہ کے غیر معروف حصون کا سفر کرنے کے بعد عدن پہنچکر چند قرابینین بہت کم قیمت پر خرید کرکے سلطان کی نذر کی تھیں بعد اس کے کہ ہمنے منکی برینڈ صابن سے اونہین خوب صاف کرلیا تہا۔ سلطان نے بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا تہا۔ اور اوسکی مستقل فوج کے تیس اشخاص نے یکے بعد دیگرے ان قرابینون کا ملاحظہ کرنے کے بعد اظہار مسرت کیا تہا۔ ترکی خطوط مدافعت مین ایک عرب کے پاس ایک بیش قیمت تحفہ یعنی اطالوی پلٹن نمبر ۵۲ کا علم موجود تہا۔ جسکی فروخت سے یہ شخص بالکل انکار کرتا تہا۔ تاہم اس نشان کا بکس جو فی الحال بمقام عزیزیہ نشاط بے کے کمرہ مین موجود ہے۔ ایک ترکی سپاہی نے کسی ترکیب سے حاصل کرلیا۔ یہ اطالوی نشان عرب مذکور کی بیوی کو دیاگیا جو اپنے شوہر کے امتیاز کے باعث پھولی نہیں سماتی تہی۔ غالباً اس عرب کے خاندان مین یہ جھنڈا بطور خاص امتیاز کی علامت کے نسلاً بعد نسلاً ورثا کو ملتا رہیگا۔

رسالہ جات کے نامہ نگار اور دوسرے اور اشخاص جنہون نے ترکون اور عربون کے درمیان سخت دشمنی کی حکایات گڑہ کر اپنی بیوقوفی کا اظہار کیا ہے۔ بظاہر اسلامی اتحاد کی مضبوطی سے ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ اوسکا

بلا وجہ معقول سلطان کے ایک صوبہ پر حملہ کر دینا ایک ایسا امر ہے جس سے
ساری دنیا کے مسلمان متاثر ہو گئے ہین۔ ایسے مقامات سے بھی جو عام حالات
مین غافل نظر آتے ہین ترکون سے سچی ہمدردی ظاہر کیجا رہی ہے۔ چنانچہ
مثال کے طور پر یمن کو لیجئے جہان گذشتہ ایام مین متواتر شدید معرکے واقع
ہو چکے ہین۔ صنعا کا محاصرہ باغی عربون نے کیا تہا۔ اور جنگ اپنی پوری
رفتار سے جاری تہی کہ اسی اثنا مین اٹلی نے اعلان جنگ کا غلغلہ تمام دنیا
مین مچا دیا۔ جسکا اثر یمن کے باغی سردارون پر یہ ہوا کہ انہون نے سلطان
کی خدمت مین خطوط بہیجکر عرض کیا کہ اسلام کو عام خطرہ کی حالت مین دیکھکر
رسول عربی کے تمام پیرو دنکو متحد ہو جانا اور تنازعات یمن کو فی الحال ملتوی کر دئیے
جانا چاہئیں۔ جنکا فیصلہ اطالیہ سے اختتام جنگ کے بعد کیا جا سکتا ہے
اور فی الحال یہ ہی بہتر ہے کہ سارے جہگڑے طاق نسیان پر رکھدئے جادین
چنانچہ ان باغیوں نے ایک لاکھ عرب جنگ طرابلس کے لیئے پیش کیئے
اور صنعا سے محاصرہ اوٹھالیا وہ بہادر ترک جنہون نے ایک مدت کثیر التعداد
دشمن کے مقابلہ مین اس شہر کی حفاظت کی تہی تمام جنگی اعزاز کے ساتہہ
باہر نکلے۔ انکی تعداد ایکہزار سے بہی کم تہی اور یہ بیچارے فاقہ کشی سے لاغر
ہو رہے تہے۔ یمن کے سردارونکی اس درخواست مین کہ اندرونی تنازعات
ایک مناسب وقت تک ملتوی کر دئے جادین۔ قرون وسطی کی بہترین
بہادری جہلکتی ہے۔ غریب ٹرکی جو بحری بیڑہ نہونے کی وجہ سے مجبور
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکی بہادر فوجین دشمن تک نہ
پہونچنے سے خون کے گھونٹ پی رہی ہین۔ اگر اپنی غضبناک سپاہ کو
یمن سے نکالکر کسی ترکیب سے بحر احمر کی دوسری جانب آبنائے یا مین خشکی پہ

اوتار سکے تو صرف ایک ہفتہ مین یہ واحد اطالین نوآبادی بہ نسبت الحاق
طرابلس کے سلطنت عثمانیہ سے زیادہ بااثر طریقہ پر ملحق کیجا سکتی ہے۔ اگر
اطالوی۔ ترکون اور عربون کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے تھے تو انہین
کسی قدر کامیابی زر رو بہ استعمال کرنے سے ممکن الحصول ہوسکتی تھی اونہین
دریافت کرنا چاہیے تھا کہ عربونکی بدترین خلقت اونکا لالچ ہے۔ چنانچہ بجائے
اسکے کہ زوارہ وغیرہ مقامات پر فضول گولہ باری مین پانی کی طرح روپیہ
برباد کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ چند ہزار لائیر عام رشوت پر صرف
کئے جاتے لیکن اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ اطالیون نے یہ طریقہ عمل کسی
حد تک جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ طرابلس مین حسونہ پاشاہ اور اوسکے
حوالی موالی اطالیونکی زر خرید غلام ہین۔ اور ان لوگون نے بے انتہا کوشش
شہر طرابلس کے اطراف غرغریش اور منصورہ وغیرہ کے باشندگان دیہات
کو ورغلانے کی کی اور اس سے بھی زیادہ برا یہ نقص موجود تہا کہ عزیلات
سے سرحد تک تمام سواحل سمندر پر بعض مقامی عربون کے ایمان مین رشوت
کے ذریعہ سے خلل اندازی کردی تھی۔ زوارہ کے کسی سابق کمانڈینٹ احمد
بن منصور کو اس وجہ سے رشوت دیگئی تھی کہ وہ اطالیونکی فوجکو باسانی
خشکی پر اوترنے کا اہتمام کردے لیکن ترکونکی خوش قسمتی سے اس
حرامزادہ کے بے ایمانی قبل از وقت ظاہر ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ غاریان
کے جیلخانہ مین سخت سزا جسکا وہ پورا مستحق ہے بہگت رہا تہا اور گو اوس کا
جرم اظہر من الشمس ہو رہا تہا تاہم میری سمجھ مین نہیں آتا کہ نشاطہ نے
ایسے خطرناک دغاباز شخص کو ابھی تک پھانسی پر کیون نہین لٹکایا ہے۔
باوجود ان کوششون کے جو اطالیون سے عربون کو وقتاً فوقتاً

رشوت کے ذریعہ سے ورغلانے کی عمل مین لائی ہین اسکے ساتھہ ہی یہ بڑی
حماقت ظاہر کی ہے کہ جنگ کے ابتدا صلیبی جنگ کی حیثیت سے ظاہر کی ہے
حالانکہ طرابلس افریقیہ مین وہ آخری جگہ ہے جہان اسلام کے آزاد فوجین
بلامداخلت جمع ہوتی ہین۔ نیز ان لوگون کے مذہبی اصول شدید بلکہ مجنونانہ
ہین۔ تاہم احمق اطالیون نے بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیم فراموش
کرکے عوام پر کافر مسلمانون کے مقابلہ مین دوسری صلیبی جنگ کا جوش
پیدا کرنا شروع کیا۔ اٹلی مین بعض با تصویر پوسٹ کارڈ شائع ہوئے
ہین جن پر ایک برساگ سپاہی کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ جو ایک مسجد
پر صلیبی نشان نصب کر رہا ہے۔ چنانچہ مین نے ان جوش آور پوسٹ کارڈ
مین سے ایک کارڈ فتحی نبے کے پاس دیکھا تھا۔ اطالوی بحری بیڑے نے
اپنی مخبوط الحواسی سے ساحل طرابلس پر عربون کے غریبانہ مکانات
کے تباہی پر مطمئن نہ ہوکر مسجدونکی دیوارون اور چھتونمین بھی گولہ باری سے
سوراخ پیدا کردئے۔ جنرل کینیوا کی خوف زدہ پیدل سپاہ نے خون
کی پیاس مین بلا سوچے سمجھے عورتون بچونکو بھی علاوہ ہزارون بے گناہ
آدمیون کو تلوار کے گھاٹ اوتار دیا۔ جسکی شہادت مختلف ذرائعہ سے
پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ ایک جنگی نامہ نگار ایک عرب کا حال
بیان کرتے ہوئے۔ تحریر کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بہائی کے اطالوی سپاہ
کے ہاتھون مقتول ہونے کی خبر پاتے ہی بندوق اٹھاکر اون لوگون سے
جا ملا جو اپنی وطن اور مذہب کی حمایت مین سر بکف ہو رہے تھے لیکن
وہ شریف آدمی جو اخبار نیو یارک ہیرالڈ کو جھوٹی سچی خبرین بیجا کرتا
ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکون اور عربونکے درمیان سخت نفرت موجود ہے

بلکہ اخباری بیوقوفی کے سب سے اونچے کنگورے پر پہنچکر جدت طرازیون ورفشان ہوتا ہے کہ گو عرب لوگ لڑنا نہین چاہتے ہین۔ تاہم ترک اونہیں جنگ کے واسطے مجبور کر رہے ہین سمجھے یقین ہے کہ اگر اس شخص کو ذرا بھی واقفیت اوس تفاوت سے ہوتی جو ترکی باقاعدہ سپاہ اور عربونکی تعداد مین موجود ہے تو وہ ہرگز اس بیوقوفانہ خیال کا اظہار نہ کرتا۔

عرب اون خائنان ملک سے جو دشمن کے جانب دار ہوگئے ہین ایسی صعب ترین دشمنی رکھتے ہین کہ خطرناک تادیب کے بہت سے افعال سرزد ہوچکے ہین۔

یکم جنوری کے پردہ شب مین عربونکی ایک جماعت غرغریش پہونچی اور بعض دیسی باشندونکو جہانتک معلوم ہوسکا ہے تکلیف اور ایذارسانی مین انہون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جن لوگونکی ساتھہ یہ برابرتاؤ روا رکھا گیا تہا وہ در اصل اطالویون کے جانب دار تھی ان تادیب کنندہ عربونکو اطالویون نے ڈاکو بیان کیا ہے اور اخبار گیورڈی اطالیہ بغیر ذرا سی شہادت کے بیان کرتا ہے کہ یہ سزا اوہی بعض باقاعدہ ترکون سے جنکے ہمراہ بدوی بہی تہے۔ سرزد ہوئی تہی لیکن حقیقت یہ ہے کہ تلو باقاعدہ ترکون کی موجودگی جو غرغریش کے آس پاس پہلی جنوری کو بیان کی جاتی ہے۔ بالکل جھوٹ ہے یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اخبار نیویارک ہرالڈ نے مشتاقانہ طریقہ سے اس موقعہ کو ہاتہہ سے نہ دیکر ترکی باقاعدہ سپاہ کو بدنام کرنا شروع کیا۔ لیکن اوسکی لغو بیانون کا اندازہ اس واقع سے ہوسکتا ہی کہ وہ اس قتل اور ظلم کو بجائے غرغریش کے صنصور مین واقعہ ہونا بیان کرتا ہے اور صنصور مین پچاش باقاعدہ سپاہ کی موجودگی بتلاتا ہے۔

حالانکہ مین اپنے علم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ اس جگہ صرف چار آدمی موجود تھے۔ اطالوی یہ بہی بیان کرتے ہین کہ کم از کم ایک عورت اور ایک بچہ اس رات کے حادثہ مین مارڈالے گئے تھے گو کوئی شخص اس قسم کے ظالمانہ افعال کی حمایت نہین کر سکتا ہے تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ عرب جنہون نے بیدردانہ طریقہ سے اون لوگون کو سزادی ہتی جو بڑی بے ایمانی سے دشمن کے شریک حال ہوگئے تھے زیادہ قابل معافی ہین بہ نسبت اوس عیسائی سپاہ کے جو اکتوبر گذشتہ مین نخلستان والی خونریزی کی مرتکب ہوچکی ہے۔ اطالوی سخت بیوقوفی مین مبتلا ہین اگر وہ یہ خیال کرتے ہین کہ طرابلس عربون نے کچہ بہی قابل لحاظ درستی با اطاعت قبول کرلی ہے اطالویون کی بعض کوشش اس حصول مطلب مین مضحکہ خیز ہین چنانچہ مین مثال کے طور پر ستره دسمبر کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اس تاریخ مین ایک بڑی فوج جو دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوئی ہتی صنصور پہونچے اور سلسلہ تار منقطع کرنے کے بعد بڑی عقلمندی سے اپنی خندقون مین واپس آگئی بعدازان اطالویون نے بیان کیا کہ انہون نے باشندگان صنصور سے اطاعت قبول کروالی ہتی لیکن اگر انہین نواح طرابلس مین اطاعت قبول کرنیوالے باشندے دستیاب ہوگئے تھے تو اونہین کم از کم ان نئے دوستون کو عربون کے قدرتی انتقام سے محفوظ رکہنے مین اظہار جرأت کرنا چاہیئے تہا اور اگر غرغرش مین اطالین گورنمنٹ کے باضابطہ اطاعت قبول کردہ دیسی باشندے موجود تھے۔ تو اس حالت مین جنرل فرگونی کا اونہین بالکل غیر محفوظ چھوڑدینا ایک ظالمانہ اور پاجی پن کی حرکت ہتی۔ اس حادثہ کے بعد

اطالویون کا قتل و غارت پر شور مچانا جسکے واسطے خود ان کا اپنا جنرل بالواسطہ ذمہ وار ہے ایک فعل عبث ہے غرغریش جو ایک نخلستانی گانون ہے شہر طرابلس سے صرف چند کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے پس ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ابھی تک اطالوی کس حد تک محصور ہو رہے ہین حالانکہ جنگ جاری ہوئے تین ماہ گزر چکے ہین ورنہ کسی ایک اطالوی سپاہی کے خط سے جو گیارہوین پیدل رجمنٹ مین سارجنٹ ہے اور جس نے یہ خط اپنے ایک دوست کو تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اون کہانیون پر جو عربونکی اطاعت اور وفاداری کے متعلق گڑھے گئین ہین۔ کس قدر کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

شہر طرابلس اور ساحل سمندر کے قصبات پر قبضہ پانے کے بعد سے اطالویون نے یہ عجیب و غریب اصول اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ اس ولایت کی آبادی عام طور پر اطالوی رعایا ہے۔ چنانچہ جو عرب اُن کے مقابلہ مین ہتھیار اوٹھاتا ہے۔ اوسی باغی قرار دیکر گرفتاری کے بعد جلد ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ خواہ تحقیقات کے بعد یا بلا تحقیقات بعض اطالوی افسرون نے الزام بغاوت کو صرف اون عربون تک محدود کرنا چاہا ہے۔ جو اس تھوڑے سے حصہ زمین پر آباد ہین جہان حقیقت مین باثر طریقہ پر اطالوی افواج قابض ہین۔ مثلاً شہر طرابلس کے تمام عرب خاندان جو اطالوی خندقون کے اوس فاصلہ کے اندر سکونت رکھتے ہین جہانتک اطالوی گولیاں کام دے سکتے ہین۔ اطالوی رعایا خیال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ طریقہ عمل صرف بعض اطالوی افسرون تک محدود ہے ورنہ لفظ باغی علم اور وسیع طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دور دراز

فزان کے باشندے بھی جو بیہودہ اعلان الحاق کے وقت سے جنگ مین برابر شریک ہو رہے ہین۔ لفظ باغی کی شرح مین داخل کئے جاتے ہین اس الحاق طرابلس کے متعلق ایک ترکی افسر نے کیا خوب فقرہ کہا ہے کہ بادشاہ امونا کو ٹھیک ایسی طرح الحاق چین عمل مین لا سکتا ہے لیکن جیسا کہ مسٹر لبوسن ولف نے اخبار نیشن مورخہ ۱۱۔ نومبر مین صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ لفظ باغی کی زیادہ سے زیادہ وسیع تشریح بھی اون دیسیون کو شامل کرنے مین جو حملہ آور فوج کے بالکل قریب رہتے ہون۔ جنگ کے قواعد اور رواج کے مطابق بالکل ناواجب ہے غالباً مسٹر ڈی ایم۔ میسن کے سوال کا جو جواب دار العوام مین دیا گیا ہے وہ لفظ باغی کی غلط تشریح پر مبنی تہا اور اس قابل نہیں تہا کہ ہمارے یا کسی اور پُر معلومات فارن آفس سے دیا جاتا اون مباحثون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے جو مختلف بین القوامی کانفرنسون مین اس مسئلہ پر ہو چکے ہین۔ لفظ باغی کی تشریح دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ یعنی یہ مسئلہ کہ ایک مدافعت کنندہ ملک کی عام آبادی کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے سنہ ۱۸۷۰ء کی جنگ مین جیسا کہ عام طور پر معلوم ہے جرمنی سے اون فرانسیسی کاشتکارون کو جو حملہ آور ون کے مقابلہ مین حب وطن کے باعث آمادہ پیکار ہو رہے تہے جنگ جو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ایسی حالت مین جبکہ وہ ایک وردی پہنے ہوئے دشمن سے جنگ کر رہے تہے کاشتکار حملہ آورین کے جنگی حقوق اور مراعات کو بالکل تسلیم نہین کیا کیونکہ یہ بیچارے بجائے وردی کے معمولی غریبانہ کپڑون مین ملبوس تہے۔ چنانچہ انہیں گرفتاری کے بعد قتل کر دیا جاتا تہا۔ لیکن کاشتکارون کی بھی یہ حالت تہی کہ جرمنی سنتریون کو چاقو یا

بندوق سے قتل کئے بغیر چین نہ لیتے تھے اور عام طور سے افسرون اور
سپاہ کو بہت دق کیا کرتے تھے۔ مختصراً جرمنی کے پاس بظاہر ایک معقول
وجہ اس سخت برتاؤ کی جو اوسنے ان بلادودی فوجون کے ساتھہ روا رکہا
تہا موجود تہی۔ اسپر بہی عام رائے اس شدید طرز عمل کے برخلاف بھڑک
اُٹھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دول یورپ کے نائب ۱۸۷۴ء کی ایک کانفرنس مین
جو فوجی جنگ کے قوانین کے متعلق برسلز مین منعقد ہوئی تہی شریک
ہوئے چنانچہ اس کانفرنس کے خاص مسائل مین وہ مسئلہ بہی موجود تہا۔
جو اکتوبر کی خونریزی پر عاید کیا جا سکتا ہے کانفرنس مذکور مین بلا اختلاف
تسلیم کر لیا گیا تہا۔ کہ ایک محصور بادی کے تمام قابل جنگ باشندے باضابطہ
جنگ جو تسلیم کئے جائین۔ لیکن دو سلطنتون یعنی روس اور جرمنی نے اِس بات کی
تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اوس سرزمین کے باشندے جسپر پورے طرح
قبضہ کر لیا گیا ہو فوجی حقوق مراعات حاصل کر لین۔ ان دو بڑی فوجی
طاقتون کے وکلار نے مندرجہ ذیل تحریک کی تائید چاہی ”ایسی آبادی
سے تعلق رکھنے والے اشخاص جسکے ملک مین کسی فریق جنگ کی قوت
قائم ہو چکی ہے۔ اوسکے مقابلہ مین مصروف پیکار ہونے کے باعث
جنگی قیدی نہ سمجھے جا کر انصاف کے حوالے کئے جا سکتے ہین ،، انگلستان
فرانس اور اٹلی کی سرکردگی مین تمام دوسری طاقتون اور چھوٹے چھوٹے
ممالک نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ خود اٹلی
کے نائب کونٹ لنزا نے اس تحریک کے رد کی تجویز پیش کی تھی۔ اسی
موقعہ پر فرانسیسی نمایندہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی تہی ”قبضہ کے باعث
حق ملکیت پیدا نہین ہوتا ہے۔ جب تک صلحنامے کے ذریعے سے قابض کے

مقبوضہ ملک حوالہ نہ کیا جائے اوسوقت تک اگر عورتیں نہین تو بچیاں انصاف اونہین قانون کے تابع فرمان ہوتے ہین جو قبضہ سے قبل نفاذ پذیر ہوا کرتے ہین اور یہ ظاہر طور سے ایک سخت تدبیر ہو گی کہ اونہیں مذکورہ بالا قوانین سے خارج کر دیا جائے۔ پس ایسی حالت مین اگر وہ بغاوت اختیار کرین تو اون سے بزور شمشیر مقابلہ کیا جائے اور اگر اسکے بعد مفتوح ہوجائین تو اون سے باضابطہ جنگجو کی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا برتاؤ نہین کیا جاسکتا ہے۔ لارڈ ڈرلی نے بہ حیثیت ایلچی انگلستان مختصراً و مدبرانہ وضع سے بیان کیا کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کسی ایسے عہدنامے مین شریک ہونے سے انکار کرتی ہے۔ جسکے نتیجہ سے دست دراز جنگون مین آسانی پیدا ہوجائے اور محصور باشندون کے مدافعتانہ حب الوطنی کے حملون مین کمی آجائے۔" مقام حیرت ہے کہ گذشتہ موسم سرما مین ہمارے ذمہ دار وزیر سے اس قسم کا سوال کئے جانے پر جبکا مسئلہ مذکور سے تعلق تہا۔ دار العوام کو کنایۃً جتلایا گیا ہے کہ اطالوی تادیب کسی نہ کسی طرح مہذب قوانین جنگ کے برخلاف نہ تہی۔

مسٹر لیوسین ولف دریافت کرتے ہین کہ کسی مقبوضہ سرزمین مین بغاوت کا ظاہر ہونا گو قوانین جنگ کی خلاف ورزی فرض کرلیا جائے تاہم ایسی سزائین جو ملکی قوانین سے امتیاز رکھتی ہون۔ آیا جائز بھی جاسکتی ہین؟ یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ تین دن جنمیں خوف اور خونریزی کا بہوت اطالویون کے سر پہ سوار اور بدنامی کا کبھی بہی نہ مٹنے والا دہبہ اپنی سیاہی اور وسعت برابر بڑہا رہا تھا۔ ایسے استنجیر کا زمانہ تہے۔ کہ مختصر تحقیقات کے لئے بہی بمشکل ہی کوئی بہانہ پیش کیا جاتا تہا۔ چنانچہ بوڑہون۔ بچون عورتون

مجرمون اور بیگناہونکا قتل اور ہلاکت ایک بالکل من مانی کارروائی تھی۔
اس قسم کی تادیب یا سرکوبی کی اجازت کسی زمانہ یا کسی منظور شدہ قانونچہ
رسم ورواج جنگ مین نہین پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۷۴ء مین اطالوی
کونٹ لننزا کا خیال تہا۔ کہ صرف جرمانہ باضابطہ طور پر قوانین جنگ کی خلاف
ورزیکی سزا قرار دیا جانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی
کا یہ مروجہ اطالوی جواب کہ عرب رسم ورواج جنگ کے پابند نہین ہین۔
(حالانکہ قتل عام کے وقت یہ رائے بالکل مفروضہ تہی) لہذا اپنے طرز عمل
مین ہم بہی آزاد ہین۔ نقص سے پاک نہین ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسپر خود
اطالوی کونٹ لننزا کی رائے جو بصورت اعتراض بہترین معقولیت
سے وارد ہو سکتی ہے یہ ہے کہ "قوانین جنگ کی کسی ایک فریق سے خلاف
ورزی ظاہر ہونے پر فریق ثانی ان قوانین کی پابندی سے آزاد نہین
ہو سکتا ہے"
مین دریافت کرنیکا خواہشمند ہون کہ اس اطالوی بیان کی کیا وقعت ہو سکتی
ہے کہ نخلستان کے عربون نے جنرل کناوا کے کسی اعلان یا کسی اور تدبیر
کے باعث متاثر ہوکر سلطان سے وفاداری ترک اور اٹلی کی پرامن رعایا
بنجانا قبول کر لیا تہا۔ گو بعض بڑے آدمیون نے جنہین حسونہ پاشا بھی شامل
ہے اطالیون سے رشوت لیکر طرابلس مین نئے دور سلطنت کو تسلیم کر لیا
تاہم یہ ممکن نہ تہا۔ کہ ان حرامزادونکی بے ایمانی ان ہزارون عربون پر
بہی اثر کر جاتی جو کھجور کے درختوں کے زیر سایہ اپنی جہونپڑیون مین مسکن
گزین تھے۔ یہ غریب آدمی "اعلان" پڑھ نہین سکتے ہین۔ چنانچہ
اسبات سے بالکل مطلع نہین تھے کہ انہین اطالوی رعایا تصور کیا جاتا تہا

علاوہ ازین ایک عرب تقریباً اپنی ہر ایک چیز دنیا دی املاک مین سے ہاتھہ سے دے بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی بندوق خواہ وہ کیسی ہی با کار یا بیکار کیون نہو۔ اوسکے قبضہ سے نکل جائے۔ قصہ مختصر عربون نے اپنے ہتھیار چھپا دئے تھے۔ جنہیں موقعہ پاکر دشمن کے خلاف اسی طرح علم کیا جیسا کہ فرانسیسی کاشتکار کر چکے ہین یا انگلش نی اہل دیہات اپنے ملک مین بحالت مدافعت عمل مین لائینگے واقعات گذشتہ کی پوری رفتار ہر ایک جنرل اسٹاف جو خبط اور خود پسندی سے پاک ہو وقوع پذیر ہونے سے پیشتر ہی قیاس کرسکتا تھا۔ اطالوی اخبارات کے جلد بھڑک اوٹھنے والے نامہ نگار بھی اپنی سپاہ کی طرح حواس باختہ ہوگئے چنانچہ مین بطور مثال اخبار اسٹامپا کے نامہ نگار کی تحریر کا ایک حصہ درج ذیل کرتا ہون " مین دوبارہ نخلستان مین تیغ زنی پر زور دینا چاہتا ہون تاکہ عربون سے یہ مقام بالکل پاک کر دیا جائے اور کسی دیسی باشندے کو کسی عذر پر بھی خندقون اور شہر کے درمیان باقی نہ چھوڑا جائے بلکہ جو شخص اسجگہ پایا جاوے خواہ وہ غیر مسلح ہی کیون نہو دغابازی کی موت مار ڈالا جائے "۔ اسی قسم کا مصالحہ ہمارے بہادر قلم فرسا صاحبان نے بھی افواج جنوبی افریقہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبارات کو ارسال کیا تھا جسمین بوئرون سے ۲۵ میل فاصلہ پر ایک غیر آباد کھیت مین " اعلان " نصب کئے جانے کے بعد جس کے ذریعہ سے اصولی طور پر بوئر لوگ انگریزی رعایا فرض کر لئے گئے تھے۔ اون کے انگریزی فوج سے مصروف کارزار ہونے کے متعلق کینہ توز خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔

بڑے دن سے دو ہفتہ پیشتر ایک اور زیادتی فوجی قانون کے لباس

مین اطالویون کے ہاتھون سرزد ہوئی۔ جسکی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ادن حملون کی اثنا مین جو ابتدا جنگ سے اطالوی خطوط پر ۲۶۔ نومبر تک متواتر عربون کے ہاتھون واقع ہو رہے تھے۔ اکثر تب حملہ آورین کی ایک بڑی تعداد دشمن کی صفین چیرتی ہوئی نخلستان اور شہر مین پہونچگئی۔ چنانچہ ایک یہودی نے جوان واقعات اور بعض ایسے حملہ آورون کے نامون سے واقف تہا جنہون نے دوبارہ اپنے سابق مکانات مین رہایش اختیار کرلی تھی اطالویون کو خبر پہونچادی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ ۱۴ آدمی گرفتار کرلے گئے اور اونہین مختصر تحقیقات کے بعد بغاوت اور جاسوسی کے الزام مین ایک میدان مین پہانسی پر چڑہا یا گیا جب عزیزیہ مین بیقاعدہ عربون کو اس سانحہ کی خبر پہونچی تو وہ غصہ مین آپے سے باہر ہوگئے ان چودہ ۱۴ آدمیون کے منصفانہ قتل نے سنیر ڈی فلس پر بہی گہرا اثر پیدا کیا جو سسلی کے فرقہ اشتراکیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اس شخص نے اپنے سیاسی اور اخلاقی ضمیر کی خوب نظر بندی کی ہتی تاکہ جنگ کے متعلق فرقہ اشتراکیہ کا جوش ظاہر کرسکے واضح رہے کہ یہ کام کچہہ زیادہ آسان نہ تہا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو شبہ پیدا ہوگیا تہا۔ کہ امید کے برخلاف بلاخون بہائے اور روپیہ صرف کئے جنگ جاری نہین رکھی جاسکتی ہے۔ تاہم اسکا عجیب اخلاقی اشتراکی سانگ اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور آخر کار اوسنے اخبار گیورنیل ڈی میٹیو مین اقرار کیا کہ ہم طرابلس کے لیئے اوسکا جوش وخروش بہت کچہہ ٹھنڈا ہوگیا تہا۔

جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون۔ نہ صرف عزیزیہ مین بلکہ ہر ایک ترکی

چونکہ مین جیسے مین دیکھہ چکا ہون سامان خوراک کی بڑی کثرت تہی اور مجھے اس علم سے خوشی ہوئی کہ نئی فوجی انتظامات کے زیر اثر فوج کو بہت اچھی غذا دیجاتی ہے۔ جس سے بہتر کسی یورپین فوجکو بہی غالباً باستثناء انگریزی فوجکے میسر نہیں ہوتی ہے گو ترکی فوج کی ظاہری حالت خوشنما نہیں ہے کیونکہ اونکی وردی اور جوتے پھٹے ہوے اور میلے دیکھے گئے تاہم ان لوگونکو روزانہ تین قسم کا کھانا۔ مثلاً بھونا ہوا گوشت۔ عمدہ ترکاری۔ اور نہایت مزیدار پلاؤ۔ دیاجاتا تہا۔ نشاطبے اور دیگر افسر بہی وہی کھانا کھایا کرتے تھے۔ جو عام سپاہ کو میسر ہوا کرتا تہا۔ افسر اور سپاہی سبکے کھانا کھانے کا طریقہ ایک ہی تہا۔ یعنی کئی کئی آدمی حلقہ باندہ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور اون کے بیچ مین ایک بڑی رکابی جسمین کھانا بھرا ہوا رہتا تہا رکھدی جاتی تہی۔ اور حاضرین اپنی انگلیون سے اس رکابی مین سے کھانا نکالکر کھایا کرتے تھے۔ افسرون کے پاس سپاہی خدمتگار تعینات تھے۔ جو کھانے سے پہلے اور بعد ہاتہہ دہونے کے لیئے تولیہ اور صابن اور سلفچی لایا کرتے تھے۔ یہ حالات دیکھکر مینے عبدالحمید کے بُرے عہد کو یاد کیا جسمین سپاہ کے ساتہہ بری طرح بے پرواہی برتی جاتی تہی۔ فی الحال نئی وضع کی ترکی فوج کا اہتمام خوراک اسقدر عمدہ نگرانی کے زیر عمل موجود ہے کہ ایک جرمنی افسر بھی معترف ہے کہ ترکی فوجکو نہایت اچھی غذا دیجاتی ہے میرا ایک مسلمان دوست جو فرانسیسی فوجمین ملازم رہ چکا ہے مجھسے بیان کرتا تہا کہ عثمانی فوج کا راشن ہر طرح اوس راشن سے نہایت ہی بہتر ہوتا ہے جو اس شخص کو فرانسیسی فوج مین ملا کرتا تہا۔ طرابلس مین قہوہ کی نایابی پر تعجب ہوا۔ اون چھوٹے چھوٹے قہوہ خانون کے سوا جو عزیزیت

اور زادیہ مین موجود ہین دوسری جگہ مشکل سے قہوہ پایا جاتا ہے ترک اور عرب
چائے پسند کرتے ہین - جسکو اسقدر جوشش دیتے ہین کہ بالکل تلخ ہوجاتی
ہے - اس تلخی کو کم کرنے کے لئے آدہی پیالی شکر ڈالی جاتی ہے - چونکہ آجکل
شکر کی قیمت تقریباً چھہ فرانک سافی کیلو ہے اسوجہ سے ترکونکی چائے نوشی
مہنگی ہورہی ہے - جب کبھی مین ایک عمدہ چائے کی پیالی اپنے سنتری یا کسی
اور مستحق ترک یا عرب کو پلا دیتا تو یہ لوگ شکرگزاری کے ساتھہ میری شکر
کی ٹکیون کے متعلق اپنا تعجب ظاہر کرتے - چونکہ یہ الخینو قرص جنہین عرب
لوگ انگریزی شکر کہا کرتے ہین چھہ پنس پر خریدے جاسکتے ہین - پس
یہ ظاہر ہے کہ یہ قرص جلد البس مین چائے یا قہوے کے ساتھہ بہت کم
لاگت پر استعمال کئے جاسکتے ہین - علاوہ ازین سفر مین بہت آسانی
کے ساتھہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمراہ جاسکتے ہین عرب لوگ شکر
کو بڑے بڑے ٹوکرون مین لیجانے کے عادی ہین - جسکی وجہ سے بہت
نقصان ہوتا ہے - کیونکہ اب تو لکڑی سے توڑنے کے باعث اس کا
کچھہ حصہ زمین پر گر جاتا ہے دوسرے بحالت سفر ٹوکرون مین سے زمین
پر گرتا رہتا ہے -

بظاہر روٹی اور کھجور بے قاعدہ فوج کی معین خوراک معلوم ہوتے تھے -
جسکے خاتمہ پر تھوڑی سی چاء بھی پلائی جاتی تہی بشرطیکہ کیمپ قیام کی حالت
مین ہو - کھجورونکی گٹھلیان اونٹون کے لئے جمع کرلی جاتی تھین - کیونکہ یہ کسی
قدر خطرناک غذا اونٹ کے معدے کے لئے مفید خیال کیجاتی ہے اور گو یہ
عجیب جانور گٹھلیون کے کھلائے جانے کے وقت بری طرح بلبلایا کرتا
ہے تاہم اوسکا مالک زبردستی منہ چیر کر حلق مین پہونچاتے بغیر بانہ

نہین رہتا جیسا کہ لندن مین سفر بحیثیت عورتونکو بہ شکل کھانا کھلایا جاتا ہے
دوران عمل مین شتربان اونٹ کے نرخرے پر ہاتھ پھیر رہتا ہے تاکہ
مذکورہ بالا غیر مرغوب خوراک جلد جلد پیٹ مین پہونچ جائے۔ حکیم سقراط
ایک بسیار خور کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دیوتاؤن کے
ذریعے سے اپنی گردن کی درازی کا بدین خیال بہت خواہشمند تہا۔ کہ غذا کو زیادہ
فاصلہ طے کرنے کے باعث اوسے زیادہ مسرت حاصل ہوگی۔ یہی حالت
ارتقائی اس عجیب مخلوق یعنے اونٹ پر منطبق کی جاسکتی ہے جسے قادر مطلق
نے لمبی گردن عطا کرکے فراہمی خوراک مین مخصوص آسانی پیدا کردی ہے
بظاہر ناممکن الاختتام سفر کی اثنا مین تو ہریالی اور درخت پر کبھی کبھی اونٹ
کے چپکے سے منہ مارنے پر یہ خیال کیا کرتا ہے کہ اس قسم کی بے تکلفانہ
مسرتیں اس غریب جانور کے بیڈول جسم کی ساخت کے باعث جس میں
چستی یا خوبصورتی کی کوئی علامت ہویدا نہیں ہوتی ہے۔ اور بھی بڑھ سکتی
ہین۔ عربون کے پاس خیمون کی تعداد کم تھی۔ پس اکثر عرب جہان جی چاہتا
تھا بیٹھ جاتے تھے اور تمازت آفتاب وغیرہ سے پناہ پانے کے
لیئے گھوڑون کے چھپر دیوارون کے سائے وغیرہ ان لوگون کے لیئے
کافی تھے۔ اکثر عرب اپنے بیوی بچے بھی ساتھ لیتے آئے تھے جو ایک
ایک یا کئی کئی خاندانون کا مجمع بنائے ہوئے ادہر اودہر چھوٹے چھوٹے
غارون مین ٹھیرے ہوئے تھے جنپر ٹاٹ یا خیمے کے ٹکڑے اپنی موجودگی
کے باعث بادوباران سے کسی قدر امن کا ذریعہ ہورہے تھے۔ پہاڑ
کی مشرقی جانب جو چند غار قدرت نے بنا رکھے ہین۔ اون کے مکین زیادہ
آرام دہ حالت مین رہائش رکھتے تھے۔ ایسے آدمی جنہیں پناہ کی کوئی

جگہ ہی مل نہیں سکتی تھی آسمان کے نیچے بڑے بڑے گروہ بنا کر جنمین مرد بچے عورتین اور اونٹ شامل ہاتے۔ ساری رات آگ تاپتے گزار دیتے تھے حالانکہ برودت شب بشدت ظاہر ہوا کرتی تھی۔ مین خوش قسمتی سے اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس مین ایسی شدید بارش کے مشاہدہ سے محفوظ رہا جو ہمارے عزیزیہ جیسے کیمپ کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ثابت ہوتی اور گو مجھے کبھی کبھی مینہ برستے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا تاہم ایسی خوفناک بارش جو صرف ایک یا دو گھنٹون مین پہاڑ کے دامنون مین زمین کاٹ کر نالے جاری کر دیتی ہے۔ واقع نہین ہوئی ورنہ میرا چھوٹا سا نازک خیمہ معہ تمام اسباب کے نشیب کو ہ پر کبھی کا بہہ گیا ہوتا۔

ہر ایک نامہ نگار کو روزانہ دو عمدہ قسم کے نان فوجی تنور خانہ سے دیئے جاتے تھے۔ علاوہ ازین ضرورت کے مطابق ہمنے اپنے کھانے کا علیحدہ اہتمام بھی کر رکھا تھا۔ جسکی صورت یہ تھی کہ سپنگ رائٹ اور اوسلر جو باہم شریک طعام تھے۔ اپنا کھانا سلیم سے پکوایا کرتے تھے۔ مین اور بی۔ ہلال احمر کے اسٹاف کے ساتھہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ جنگ اور ایسے مقامات مین سفر کرنے سے جہان انسانی گذر بہت کم ہوا کرتا ہے آدمی کو تجربہ ہو جاتا ہے کہ اپنے ساتھہ کیا ضروری سامان لانا اور کس غیر ضروری بار سے بچا رہنا چاہیئے۔ چنانچہ مین اپنی تجربات سے مددلیکر مچھلی شوربہ گوشت اور کراس اینڈ بیکول کے تیار کردہ مربّون وغیرہ کی ایک معقول تعداد و مقدار اپنے ہمراہ لیتا آیا تھا۔ علاوہ ازین بی جسکے سپرد میرا انتظام خانہ داری تھا۔ اشارون کے ذریعہ سے سستی قیمتون پر گوشت۔ پرند۔ انڈے۔ آلو۔ گاجر۔ اور سرخ مرچ وغیرہ کھانا پکانے

کے لیئے خرید لایا کرتا تہا۔ مختصر یہ ہے کہ مین اور میرا رفیق سفر بحالتِ قیام بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے ہتے۔ پھینٹے ہوئے انڈے دم پخت مرغ روٹی۔ میوہ عمدہ قہوہ یا چار۔ یہ سب اشیاء خورد و نوش ہین ایک بیابان مین میسر تھین۔ جہان کوئی شخص معقولیت کے ساتہہ اور زیادہ سامان خوراک کا طالب نہین ہوسکتا ہے۔ مین اور بی حفظ صحت کے اور احتیاطون کے علاوہ جنکا پخت و پز طعام سادہ مین خیال رکہا جاتا تہا۔ طولانی سفر پیدل طے کیا کرتے ہتے۔ اکثر تبہ ہم دونون نے چار دن مین الکیسویل پیدل سفر طے کیا۔ اور بحالت سوازی مین کامل تیرہ گھنٹے گھوڑے کی پشت سے جدا نہین ہوا تہا۔ الغرض طرابلس سے روانگی کیوقت مین اور بی ہر دو وحشیون جیسی عمدہ تندرستی سے مزین ہو رہے تہے ہمنے اصول حفظ صحت کا اسدرجہ خیال رکہا تہا کہ بغیر جوش دئے پانی نہین پیا کرتے تہے۔ اور کھانے کے تمام برتن پرمن گینٹ آف پوٹاش سے دہوئے جاتے تہے۔ جو کیمپ مین تندرستی کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے حفظ صحت کے دوسرے عام قاعدے جنکی پابندی فائدہ سے خالی نہین ہے درج ذیل کرتا ہون۔ فلالین کی پیٹی جو ہیضہ سے محفوظ رہنے مین مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اگر تمام دن نہ ہوسکے تو سورج غروب ہونے کے بعد ضرور باندھ لینی چاہیئے کھانا کھانے کے بعد تھوڑی سی بھوک ضرور باقی رہنی چاہیئے۔ رات کی سردی مین غسل سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو کچہہ غذا کھائی جائے وہ ریت وغیرہ کی وجہ سے کرکری نہونی چاہیئے۔ ورزش کی وجہ سے جسم گرم ہوجانے کے بعد بستر پر لیٹ جانا چاہیئے۔ یا ایک دبیز تولیہ سے جسم صاف کرنیکے بعد

دھلا ہوا قمیص یا واسکٹ پہن لینی چاہیئے واضح رہے کہ ٹھنڈا پسینہ ہمیشہ
پُرخطر ہوا کرتا ہے علاوہ ازین ہر ایک قسم کی شراب سے پرہیز کرنا
چاہیئے اور جوش دیئے ہوئے پانی کا بکثرت استعمال رکھنا
چاہیئے۔ اور اگر برتن دھونے کے لیئے کھولتا ہوا پانی میسر نہو سکے
تو تھوڑا سا پرمین گنیشن کا تیز عرق پانی کے اندر ڈالکر استعمال
کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہنے کے لایق ہے۔
کہ پانی کے جراثیم ہلاک کرنے اور برتنونکو اچھی طرح دھلوانے سے
کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر کا بیان پیالیان۔ چھُری اور کانٹے
ہیضہ کے لاکھون جراثیم سے متاثر ہونے کے لیئے کھلے ہوئے چھوڑ
دیئے جائین۔

ہماری تمام احتیاطون کے باوجود ہی سرائیت مرض کا ایک راستہ
کھلا ہوا تھا۔ جسے بند کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ کیڑون کی نیش زنی
جسم مین جراثیم پہونچانے کا ایک لاعلاج وقت تھی گو یہ سُرخی دلچسپی سے
بالکل خالی بلکہ مکروہ ہے۔ تاہم اسکا بیان اسوجہ سے ضروری خیال
کیا گیا کہ صوبہ طرابلس مین امیر او رغریب بوڑھا اور بچہ کوئی بھی اس تکلیف سے نہ
بچ سکا۔ اور یہ تکلیف اس درجہ سخت تھی کہ اوسکا اظہار میرے لیئے قابل
معافی تصور کیا جائیگا۔ علاوہ مکھیون کے جو بہت دق کیا کرتی تھیں اون سے
بھی زیادہ سخت دشمن مچھر تھے جنہون نے ہماری زندگی کو ناقابل برداشت
بوجھ بنا دیا تھا۔ مچھرون کا پہلا حملہ ببرطرین مین محسوس ہوا جس وقت
کہ مین زمین پر لیٹا ہوا تھا اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ اوسوقت سے
واپسی ٹیونس تک دن یا رات میں کسی وقت بھی ان سے

چین نہیں ملا اور ہم سب لوگ ان ایذا رسان کیڑون کی موجودگی سے
بالکل بے بس دکھائی دیتے تھے ہمارے تمام جسم سر سے پیر تک
نیشزنی کے باعث گدے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جس سے اس
قدر تکلیف ہوتی تھی کہ مین نے مختلف چھ مرتبہ پانچ گرین
ورونل خواب آوری کے لیئے استعمال کی تھی گو ہمین نوشادر کے
استعمال کرنے سے کسی قدر چھٹکارہ میسر ہوجایا کرتا تھا۔ تاہم کیڑونکی
اس قدر کثرت تھی کہ اس علاج سے زیادہ تسکین نہین ہوتی
تھی۔ اور نہ گندھک ہی کا مرہم کوئی معقول علاج کا کام دیتا تھا۔
ترکی حمام مین پہنچکر جسم کو اچھی طرح ملکر نہانے کے وقت تک
سوائے زبانی شکایت اور برداشت کے کوئی دوسرا چارہ نہین
تھا علاوہ اوس جسمانی تکلیف کے جو نیشزنی سے پہونچتی تھی اور
بعض اوقات ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی یہ پریشان کن خیال
بھی ستاتا رہتا تھا کہ یہ خوفناک ملاقاتی کہان سے آتے ہین اور
اپنے ڈنک کے ذریعہ سے کیا چیز مری نسون اور پٹھون
مین پہونچا جاتے ہین۔ جب کوئی شخص ہیضہ کی نعشیں اوس
مقام سے چند گز فاصلہ پر دیکھتا ہے۔ جہان اوسکے کپڑے
رات کے وقت رکھے رہا کرتے ہون تو ان چیزون سے
اوسے غصہ اور تشویش آور خیالات پیدا ہونے لگتے ہین۔
انگلستان کے سب سے بڑے جدت طراز زندہ ناول نویس نے
متعدد مرتبہ بڑی فصاحت سے کیڑون کی روز افزون کثرت
اور خطرناک زندگی کا ذکر اور اون کے حملہ کا بیان کتاب موسومہ

دیو تاؤن کی غذا مین دلچسپ طریقہ سے کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دریافت
کرنا چاہے کہ کیڑون کی تکلیف بہ حیثیت قومی سزا کے کیا چیز ہے تو
اُسے پہلے طرابلس جانا چاہیئے "

تمام شد

کوہ غاریان

اطالوون نے نہ صرف مغربی جانب پیش قدمی ہیں منہ کی کھائی بلکہ مشرق
کی طرف بھی اُنکی دُرگت تباہ کُن وڑاؤنی شکل میں ظاہر ہوئی پس یہ صاف ظاہر
تھا کہ حملہ آورین کسیقدر زیادہ عرصہ تک کوئی جارحانہ کارروائی اپنی جانب سے
عمل ہیں نہ لائینگے - نیز یہ کہ حقیقی جنگ کے نقطۂ خیال کے مطابق فی الحال
کوئی نیا واقعہ اثنا قیام عزنیہ یہ ہیں مشاہدہ نہ کیا جائیگا چنانچہ ہمنے سلسلہ
غاریاں اور اسی نام کے ایک موضع کو دیکھنے کیلئے جس میں ایک بڑا شفاخانہ
مخصوص روبہ اصلاح مریضوں کے لئے موجود ہے موجودہ حالات کو
معاون پاکر روانگی کا تہیّہ کیا - ۲۰ دسمبر کو ہمنے ایک درجن اونٹوں کا
رسالہ جنہیں ہر ایک اونٹ پر ایک ترکی مجروح یا بیمار فوجی سوار تھا -
غاریاں روانہ ہوتا دیکھا - گو زخمی یا مریض بخش کے لئے سواری شتر خالی
از کلفت و کوفت نہیں ہوسکتی تاہم مجبوراً اِسی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ
طرابلس کے راستے کسی اور سواری کے لئے موزوں نہیں ہیں - سفر غاریاں
کے لئے مسٹر مانٹنگ کو اطالوی باربرداری گاڑی کا ایسے زمانہ میں دیا
جانا جبکہ اعلےٰ ترکی افسر جنکی جسمانی حالت مسٹر موصوف کے مقابلہ میں
بہت زیادہ خراب ہو رہی تھی اور بیابانوں میں اونٹ پر تکلیف دہ سفر

کر رہے تھے ترکوں کی ہمدردی کو جو وہ غیروں سے رکھتے ہیں ظاہر کرنی تھی۔

شام کے وقت میں بازار پہونچا تاکہ ایک جاندار اونٹ سفر کے لئے کرایہ کروں فتحی سنے براہ مہربانی پیشتر ہی سے ایک گھوڑا دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ جنگ کے زمانہ میں گھوڑے یا اونٹوں کا ملنا عزیزیہ میں بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ گھوڑوں کی وہ محدود تعداد جو نشاط سبے شہر طرابلس سے اپنے ساتھ لایا تھا یاں عربوں سے خرید لیگئے تھے فوجی خدمات کی کثرت کے مقابلہ میں بہت کم تھی علاوہ ازیں تمام عمدہ قسم کے گھوڑے رسالوں اور چوکیوں میں درکار تھے پس عزیزیہ میں جو جانور موجود تھے وہ خراب حالت میں پائے جاتے تھے آجکل اونٹوں کے مالکوں کو معقول آمدنی ہو رہی تھی کیونکہ فوج کو ہر ایک قابل دستیاب اونٹ درکار ہو رہا تھا گورنمنٹ بہت گراں کرایوں پر اونٹ حاصل کر رہی تھی اور آخیر سال پر تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ فوجی ضروریات کے لئے چھ سے آٹھ فرانک تک یومیہ کرایہ اونٹوں کے لئے دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز عربوں میں اس جنگ کو ہر دلعزیز بنانیکے لئے درکار تھی تو وہ عجیب مالی فائدہ تھا جو تمام تجارت کو موجودہ حالت میں پہونچ رہا ہے شتربان اور اونٹوں کے مالک اپنی خوش قسمتی سے پورا فائدہ اوٹھا رہے ہیں چنانچہ طرابلس کے اندرونِ ملک میں ہر جگہ بیابانی راستوں پر چھوٹے بڑے کاروانِ مال و اسباب سے لدے ہوئے مختلف چوکیوں کو جاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں عمدہ گھوڑے بڑے شوق سے بہت گراں قیمت پر خریدے جاتے ہیں جنکی دستیابی بمشکل عمل میں آتی ہے کپتان ٹیلیہم

ایک تندرست گھوڑا چھبیس[۲۶] پونڈ قیمت پر خریدا تھا یہ ہی ایک مینے سب سے
اچھا گھوڑا اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں دیکھا تھا غاریان میں ایک ترکی
افسر نے جو عرصہ تک جنوبی ٹیونس میں آوارہ گرد رہا اور آخرکار سرحد کو
کسیطرح عبور کر گیا تھا مجھسے بیان کیا کہ اوس نے ایک گھوڑا چالیس پونڈ
قیمت پر خریدا جو مثل کپتان ہٹلیم کے گھوڑے کے مضبوط اور توانا نہیں تھا
طرابلس میں آجکل تجارت خوب چمک رہی ہے بڑے بڑے دیہات
اور قصبات میں خریداروں سے بازار بھرے ہوئے ہیں گوشت ترکاری
میوہ شکر چاء کوئلہ وغیرہ وغیرہ بکثرت فروخت کئے جاتے ہیں چنانچہ
آجکل تاجر منفعت کثیر کے باعث بہت خوش ہو رہے ہیں اکثر مقامات
میں عورتیں اور بچے ایندھن کا ڈھیر لگائے ہوئے بیٹھے پائے جاتے ہیں۔
اور ایک چھوٹا سا مٹھا ایک پیسہ میں فروخت کیا جاتا ہے یہ ایندھن
مزیدار غلاطہ پکانے کے کام میں آتا ہے یا عرب جنگ جو اُنکے جورات
کو سردی سے بچنے کے لئے آگ تاپتے ہیں اونٹوں کی اسقدر کثرت ہے
کہ تقریبًا ہر ایک جگہ بہو نسلے اور زرد رنگ کے اونٹ دیکھائی دیتے ہیں
جنکے ساتھ ہلکے سفید رنگ کے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جنگ ہر طرح طرابلس کے اندرونی مُلک کی بڑی آبادی کے
حصہ کو دولت مند بنا رہی ہے برخلاف اِسکے اطالویوں کی کثیر اخراجات اطالوی
ٹیکس دہندوں کے لئے ناقابل برداشت بوجہ ثابت ہو رہے ہیں اگر فرقہ اشترا
کیہ کا کوئی ممبر افلاس کی سب سے بُری حالت دیکھنا چاہے تو اُسے اپلو لیا
اور کالیبریا کے دیہات اور قصبات میں سفر کرنا چاہئے

مجھے بڑی جستجو کے بعد آخرکار ایک اُنٹ ملگیا جو فوجی ضروریات سے

کسیطرح بچ رہا تھا اس کے مالک نے بجائے ۵ فرانک کرایہ برائے
غاریاں زر راہ تک کی ایسی کا طلب کیا حالانکہ سفر واپسی میں میں نے صرف
پندرہ ۱۵ فرانک کرایہ پر ایک اونٹ حاصل کر لیا تھا موقعہ پرست شتربان
رعایت کے پاس نہیں پھٹکتے ہیں۔ میرے صاف انکار کرنے کے بعد
شتربان نے کئی آدمیوں کی موجودگی میں دوسرے دن علی الصباح چالیس ۴۰
فرانک کرایہ پر میرا اسباب لیجانا منظور کیا چنانچہ دوسرے دن صبح ناشتہ
کے بعد میرا اسامان باندھا گیا اور میں آپ سے خیمہ میں دیر تک اونٹ کا انتظار
کرتا رہا حتیٰ کے دس بج گئے اور ہمارا باربردار اونٹ یا اُس کا مالک کہیں
بھی نہیں دیکھائی دیا میں خیال کرتا ہوں کہ شتربان نے کچھ زیادہ نفع کا کام پاکر
بے ایمانی اور بے شرمی سے اپنا وعدہ توڑ دیا ہو گا اور مجکو بالکل دہوکہ میں رکھا
چنانچہ اِس طرح دِن کے تین گھنٹہ یونہیں ضائع ہو گئے ہیں دل سے چاہتا تھا
کہ اِس آدمی نما جانور کو جس نے مرے ساتھ ایسا بُرا برتا ؤ کیا تھا پولیس کے کمانڈنٹ
کے سامنے پیش کر کے اُسے سزا دلواتا لیکن کسی شخص کو عربوں میں رہ کر غضبناک
ہونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اِس کے کہ غصہ کے باعث
جسم اور قلب کمزور ہو جائیں اور طولانی و تکلیف دہ سفر کے اثنا میں آوارہ
گرد جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقعہ ملجائے۔ مجھے یہ سننے سے ہمیشہ تعجب
ہوتا رہتا ہے کہ بعض مغرور نامہ نگار کس طرح عربوں کی تربیت اور اُنہیں اُنکی
حیثیت کے مطابق رکھنے پر گفت وشنید کیا کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تجربہ کار
سیاح خوب جانتا ہے کہ اِن لوگوں سے برتاؤ میں سرد مستقل مزاجی اور تکلیف
یا خوشی سے متاثر ہونے کی عادت کا اظہار سب سے زیادہ بہتر ذریعہ اِن
لوگوں سے برتاؤ قائم رکھنے کا ہوتا ہے خواہ کیسی ہی فیاضی سے سلوک نہ کیا جائے

پھر بھی کوئی عام قاعدہ مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دہی کے متعلق طے
کرنا بالکل فضول ہے اور کسی قرارداد کی خواہ کوئی صورت ہی کیوں نہو سب سے
بہتر ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ معاملہ باہمی رضامندی سے طے کیا جائے اوسط
درجہ کے عرب کے لئے وعدہ کی پابندی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی ہے گو مجھے
ذاتی طور پر دنیا کی بہت سی اقوام سے سابقہ رہا ہے تاہم میں ایمانداری سے
کھ سکتا ہوں کہ صرف عرب ہی ایسی قوم ہے جسے میں معمولاً ناپسند کرنیکے علاوہ
اون پر اعتبار بھی نہیں کرتا ہوں بہ استثنار اُن کی ناممکن التردید بہادری اور رقت
برداشت کے بہت کم خوبیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ لوگ چند
مستثنیات کے سوائے عموماً ناخوش زود رنج ناشکر گذار اور ظالم ہوا کرتے ہیں
اور طرہ یہ ہے کہ بچپن سے بوڑھاپے تک حرص وہوا میں گرفتار رہتے ہیں
پیری لائیکس اپنی مشہور تقریر میں بیان کرتا ہے کہ عزت کی محبت انسان کے دلمیں
ساری محسوسات پر غالب رہتی ہے لیکن میں کھونگا کہ عربوں میں بجائے اِسکے
روپیہ کی محبت جاگزیں ہے عام عرب کے محسوسات خُلوص اور بخشش
وغیرہ فقروں سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اوقات ذرا سے نفع کی خاطر وہ
درندوں جیسی وحشت بلکہ قتل پر بھی آمادہ ہو جایا کرتا ہے چنانچہ موجودہ جنگ
کی اثنار میں ایک ترکی باقاعدہ جوان صرف تیس فرانک کی رقم اپنی جیب میں
ڈالے ہوئے کسی چوکی سے روانہ ہو گیا تھا بعدازان معلوم ہوا کہ یہ رقم لوٹ
لیگئی تھی اور اُس بیچارہ کا گلا اور پیٹ ایک عربی چاقو کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا
گیا تھا اُس سنگین جائے قیام سے روانہ ہونے پر جہاں میں ۲۲ دسمبر کو
شب باش رہا تھا وہ غاروں میں رہنے والا خاندان جس نے مجھے پانی دیا
تھا بخشش کے لئے چلانے لگا چنانچہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو اُسکے

بیٹے داماد اور بچوں کو جن پر یہ خاندان مشتمل تھا آپسمیں تقسیم کرنیکے لئے تین پاٹر دیدے لیکن اوس بوڑھے بدبخت نے بجائے تقسیم کرنیکے ساری رقم اپنی کراہیت آور چیتھڑوں میں چھپالی اور تقسیم سے صاف انکار کر گیا جسپر آپسمیں گالی گلوچ کی خوفناک شور و پکار پیدا ہوئی اور دور تک میرے کانوں میں آتی رہی اور لالچ کی وجہ سے اُس بوڑھے آدمی کے چہرہ پر وہ تمام مکروہ علامات منودار ہوگئیں جو انسان کی اس مذموم خواہش سے منسوب کیجاتی ہیں۔ اگرچہ بقراط کا یہ خیال صحیح ہے کہ چہرہ روح کا آئینہ ہوا کرتا ہے تو اِس صورت میں خدا کے صفات کسقدر کم اور درندے کے صفات کسقدر زیادہ ایک عام عرب کے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو اپنے جانوروں سے ایسا ہی سخت برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے ہم جنس انسان سے برخلاف اِسکے ترک لوگ بچوں اور جانوروں سے ہمیشہ مہربانی کا برتاؤ کیا کرتے ہیں اور عربوں کی تو یہ حالت ہے کہ جانوروں کی تکلیف سے بے پروائی اُنکی سنگ دلی کی اور سی سے مثال نہیں دیجاسکتی اور اُسکی محبت جو گھوڑے کے لئے مشہور ہے ایک داستان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر اسکا گھوڑا یا اونٹ یا گدھا ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر کرسکتا ہے تو وہ اپنے آپکو شاذونادر ہی راستہ میں اپنے جانور کو پانی پلانے کی تکلیف دیسکتا ہے خواہ پانی آسانی ہی سے کیوں نہ دستیاب ہوسکے اور اگر بچارے جانور عرب کی بیدردی یا بے پرواہی کے باعث کوئی شدید زخم پیدا ہوگیا ہو تو اِس حالت میں بھی بیدرد مالک اُسکی تکلیف کا کچھ خیال نہیں کرتا ہے بلکہ زخموں کو یوں ہی بے علاج چھوڑ دیتا ہے بشرطیکہ جانور ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر طے کرسکے شوشہ

سے روانہ ہوتے وقت مینے اپنے کرایہ کردہ گھوڑے کے پہلو میں
ایک بڑا زخم دیکھا جو اسوجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ اُسکے عرب سوار نے
بیدردی سے ایڑ مار کر رکاب کے ذریعہ سے زخم پیدا کر دیا تھا جس کے
باعث گھوڑے کی پسلیاں نظر آنے لگی تھیں چنانچہ مینے اپنے عرب
ملازم کو بلا کر یہ زخم دیکھایا لیکن وہ بہت حیران ہوا کہ مجھے اِس معاملہ سے
کیا تعلق تھا اور بہت دیر تک اُسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیوں ایسے بے
دردانہ برتاؤ کی مخالفت کر رہا تھا آخر کار میرے منشا سے آگاہ ہونے پر
وہ بڑے زور سے ہنسا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کیوں اِس زخم کے
باعث پریشان ہو رہا تھا حالانکہ یہ زخم ایسا نہیں تھا جو گھوڑے کے تیز
چلنے میں حارج ہوتا بلکہ برخلاف اِس کے وہ میری ضرورت یعنی زادراہ
تک اسباب پہونچانا یقینی طور پر پوری کر سکتا تھا کسی عرب سے بیرحمی
کے متعلق گفتگو کرنا بالکل فضول ہے کیونکہ وہ بیرحمی کو اوس وقت تک کوئی
بُرائی نہیں خیال کرتا ہے جبتک سے کے مالی نقصان کا باعث نہو عزیزیہ
میں میرے خیمہ کے قریب ہی ایک اونٹ پڑا ہوا تھا جس کا کوہان بے
پرواہی سے اسباب لادنیکی وجہ سے زخمی اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے
باعث اِس غریب جانور کو غالباً بہت تکلیف ہو رہی تھی چنانچہ مینے اُسکے
مالک کو شفا خانہ بھیجا تاکہ کوئی مرہم یا عرق اُسکے لئے لیتا آئے لیکن مالک
مذکور کو ہسپتال کے نوکرنے یہ ٹکا سا جواب سنا دیا کہ دوائیاں آدمی
کے واسطے ہیں نہ کہ اُونٹوں کے واسطے یہ جواب سُنکر مینے سلوشن
آف برمن گینٹ آف پوٹاسس اپنے پاس سے دیا کہ اور ہدایت کی
کہ زخم کو اِس سے خوب دہوئے بعد ازاں ہمنے تیلیوں کی ایک انگریزی

پوٹلی زخم پر باندہ دی اِس موقعہ پر عرب مالک نے جو کچھ توجہ اپنے جانور کے زخم کی جانب ظاہر کی تھی اسکی وجہ جیساکہ اُسنے مجھسے خود بیان کیا یہ تھی کہ جبتک زخم اچھّا نہ ہوجائے اوس کا اونٹ روزانہ چھ فرانک کرایہ نہ پاسکیگا لا پیچ جس سے مغربی محسوسات سے بالکل ناواقف اور متنفر ہوا کرتے ہیں کم وبیش مشرقی چال وچلن کا ایک جز ہے۔ جہانتک میرا حافظہ کام دیتا ہے عہد عتیق میں جانوروں سے عمدہ سلوک کی کوئی ہدایت موجود نہیں ہے۔ باستثنار اِس عجیب ممانعت کے کہ ایسے بیلوں کا مُنہ جو غلّہ روندا کرتے ہوں نہ باندہا جائے اور یہ واحد ممانعت بھی حواری پولس کی نظروں میں صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُس سے منشار یہ ہے کہ عوام الناس کو اپنے پادریوں کی امداد پر آمادہ کیا جائے چنانچہ حواری موصوف ایک ایسے سوال کی صورت سے جب سے وہ خود حل نہ کرسکتے ہوں دریافت کرتے ہیں کہ کیا خدا کو بیلوں کا کوئی خیال ہے۔

عرب شتربان کی عہدشکنی نے مجھے دوبارہ تلاش اونٹ پر مجبور کیا لیکن اس مرتبہ خوش قسمتی سے جلد ہی کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ مجھے وہ اونٹ مل گیا جو سینگ رائٹ کا اسباب غاریان سے لایا تھا چنانچہ آخر کار دوپہر تک روانگی کا اہتمام پورا ہوگیا۔ اگرچہ فتحی بے کی موجودہ مشکلات کا خیال کرتے ہوئے مینے اُس سے صاف صاف کہدیا تھا کہ میرے لئے گھوڑے کے اہتمام کی کوئی تکلیف نہ اُٹھائی جائے اِس ممانعت کے باوجود افسر مذکور نے بی کے لئے ایک گھوڑا بہیجدیا۔ چنانچہ بی کو بھی میرے ہمراہ غاریان روانہ ہونے کے لئے تیار تھا سواری مل گئی۔

ہمارے ساتھ ایک خچر بھی تھا جسکی سواری بہ نسبت مذکورہ بالا گھوڑے کے

زیادہ آرام دہ اور عمدہ چال تھی۔ سپنگز ایٹ نے براہ مہربانی بٹلہم وائو سلر
میری اور خود اپنی یعنے چاروں نامہ نگاروں کی جو ترکی فوج کے ساتھ موجود
تھے یکجائی تصویر کھینچی ہم چاروں بیٹھے رہے اور بی نے بٹن دبانے کی
خدمت انجام دی یعنے تینوں ساتھیوں کو الوداع کہی اور اپنا طولانی سفر
دامن کوہ میں شروع کیا جہاں ہمیں دوسرے دن غاریان پہونچنے سے
پیشتر رات گذارنی تھی عزیزیہ سے رخصت کیا ہوے گویا اُسکے زندہ دل
ترکوں مہربان انگریزوں بھادر لیکن لالچی عربوں اور کینہ ور جرائیم ان سب کو
الوداع کہنی پڑی روانہ ہونیکے بعد جب ہم تھوڑی دیر کے لئے راستہ
میں ایک مقام پر ٹھیرے تو میںنے دوربین سے عزیزیہ کے کیمپ کو دیکھا
جہاں ایک دوسرے عرب کا جنازہ آہستہ آہستہ جبل زاویہ کے قبرستان
کو جو ایک چوٹی پر واقعہ ہے جارہا تھا چوٹی سی فندق جو کھجور کے درختوں
میں واقعہ ہے اور جہاں غاریان جاتے ہوئے رفع کسل کے لئے سفر توڑا
جاتا ہے عزیزیہ سے بیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے جنمیں سے سترہ
میل کا راستہ طرابلس کے عام حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اچھی طرح
قابل گزر کہا جاسکتا ہے لیکن آخری تین میل جو پہاڑ کے بالکل زیریں حصہ میں
واقعہ ہیں کنکروں غاروں اور بڑی بڑی چٹانوں میں سے گذرتے ہیں چنانچہ
ہمارے لئے یہ فاصلہ بوجہ تاریکی کے اور بھی زیادہ دشوار گذار ہوگیا تھا
اگر ہم عزیزیہ سے جلد روانہ ہو جاتے تو یہ مشکل پیش نہ آتی سفوطرہ کے غیر
مشہور حصوں میں سفر کرنیکے علاوہ مجھے ایسا کوئی سفر یاد نہیں ہے جس میں مذکورہ
بالا دشوار گذار راستہ سے زیادہ تکلیف دہ سفر کرنا پڑا ہو کیونکہ یہاں سواری
بالکل ناممکن تھی گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیکر چلنا پڑتا تھا لیکن اسپر بھی گھوڑا

بار بار ٹھوکریں کھاتا رہا غاروں اور چٹانوں میں سے ستاروں کی کچھ کچھ روشنی
نمودار تھی جسکی مدد سے ہم اسوقت پیدل چل رہے تھے لیکن حقیقت یہ ہے
کہ ہمارے رفتار بہ نسبت بینائی کے زیادہ تر قیاس پر مبنی تھی اور یہ صرف
ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہاتھ اور پانوں صحیح وسلامت لئے ہوئے اس راستہ
سے بچ نکلے وہ ترکی سپاہی جو بطور بدرقہ ہیڈکوارٹر سے ہمارے ساتھ
آیا تھا دل جمعی سے راستہ طے کرتا رہا گو وہ بھی مثل ہمارے ایک دھندلی
روشنی دیکھکر خوش ہوا جو ایک اونچی کھجور کے درخت کے قریب سے پیدا
ہوتی ہوئی ہمیں دیکھائی دی چنانچہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارا تکلیف دہ
سفر ختم ہو گیا ہے تھوڑی دیر بعد ہم ایک چھوٹے سے غلیظ صحن میں داخل ہوئے
جہاں چاروں طرف اونچی مستحکم دیواریں دیکھائی دے رہی تھیں یہاں پہونچکر
اپنے آپ کو ایک ایسے مقام میں پایا جو ہمارے لئے درحقیقت ایک
سربستہ راز تھا دو سنگین کمرے پہلو بہ پہلو موجود تھے جن میں ایک بڑا کمرہ
ہماری رات بسر کرنے کے لئے دیا گیا یہ کمرہ تقریباً چوبیس ۲۴ فٹ مربعہ اور ۱۲ فٹ
اونچا تھا اور پتھر میں تراش کر بنایا گیا تھا اس کمرہ میں تین جانب کار آمد کشش کا
بنایا گیا تھا جسمیں سے نکلی ہوئی تین کمانوں پر چھت قائم تھی چھت کے درمیان
میں ایک ابھرا ہوا نقشہ دو وتر اور ایک مربع کا بنایا گیا تھا علاوہ اس
نقشہ کے تمام کمرہ میں اور کسی قسم کی خوشنمائی یا سنگتراشی کی صنعت کا اور
کوئی نمونہ نہیں تھا دروازہ چھ فٹ بلند رکھا گیا تھا دوسرا کمرہ جس میں ایک
عرب خاندان رہتا تھا بہت چھوٹا تھا اور ہر قسم کے سنگتراشی کے
دستکاری سے پاک ۔

یہ پُر اسرار کمرے کیا تھے اور کن لوگوں نے انہیں چٹانوں میں بذریعہ سنگ

تراشی بنایا تھا ان سوالوں کی نسبت میری خواہش ہے کہ آثار قدیمہ کا کوئی ماہر اپنی رائے ظاہر کرے مجھ جیسے غیر قوم ماہر آدمی کو صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سنگین کمرہ کسی ایسی قوم کی دستکاری ہے جو بیابانی نخلستانوں کے موجودہ مالکوں سے بہت پہلے گذر چکی ہے گو یہ صحیح ہے کہ گذشتہ صدیوں میں عرب ہسپانیہ میں الحمرا اور قیروں میں مسجد سیدی عقبہ تعمیر کر چکے ہیں۔ تاہم مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ عرب اپنے عروج کے زمانہ میں سنگ تراشی سے پہاڑوں میں عمارات بنانیکا شوق بھی رکھتے تھے یا نہیں گذشتہ چند صدیوں میں عربی تعمیر کی سابقہ شان و شوکت ختم ہو چکی ہے چنانچہ وہ انگریز جنہوں نے عمدرمان میں مہدی کا ہیکل اور بہدا مقبرہ دیکھا ہے خیال کر سکتے ہیں کہ عربوں کا فن تعمیرات اصولاً اور عملاً کسقدر انحطاط پذیر ہو گیا ہے علاوہ ازیں ایک ایسی قوم جو آجکل اسقدر سست ہو رہی ہے کہ خود اپنے رہائش کے لئے مٹی اور پتھر کے نامعقول جھونپڑیوں سے زیادہ جو عام عربی دیہات میں نظر آتے ہیں اور کچھ تعمیر نہیں کر سکتی ہے وہ کسطرح ایک عرصہ دراز تک بڑی محنت کا کام جو سنگ تراشی کے مکانات کی تعمیر کے لئے ضروری ہے برداشت کر سکتے ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انکے اوزار بھی معمولی بلکہ ناکارہ ہوں میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ عجیب کمرہ جسمیں میں سوتا تھا کسی ایسی قوم کے ہاتھوں تعمیر کیا گیا ہے جسکا نام شمالی افریقہ کے صفحۂ ہستی سے آج سے سیکڑوں سال پیشتر مٹا دیا گیا ہو چنانچہ ایسے قوم کی موجودگی مختلف کتبوں سے پائی جاتی ہے جنہیں عرب لوگ عام طور پر بیوت قدیم کہتے ہیں غاریان سے جو زوائیہ تک راستہ جاتا ہے اُس میں ایک بڑا اوبن کے نام سے مشہور ہے تمام اندرون طرابلس میں یہ نام جو عام طور صنم کہلایا جاتا ہے

بساوفات سُن نے میں آتا ہے مثلاً جبل مسجد کے اطراف یہ لفظ دیہات اور چاہات وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے صنم کے معنے بُت اور اِس لفظ کا منشا عموماً ایسی مقامات سے ہوتا ہے جنکے قرب پتھر کے ڈھیر یا مخروطی مینار یا مقابر پائے جاتے ہیں جنکی مثالوں سے انگلینڈ۔ مالٹا۔ آئرلینڈ بھی خالی نہیں ہے اسٹون ہنج اور گریٹ رول رائٹ کی سنگین یادگاریں اور وہ عجیب گڑھیاں جو علاقہ کوئن کونسٹی میں پائی جاتی ہیں اُن کی مثالیں بھی طرابلس کے میدانوں اور پہاڑوں کے دامنوں میں بہ صحت تمام پائی جاتی ہیں یہ نامعلوم قوم جس نے تواریخ کی دھوندلی روشنی میں ایسی محنت اِن مختلف ملکوں میں انجام دی ہے کہاں سے وارد ہوئی تھی میں اِس سوال کو حل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خرگوش کو بھگا کر اسکا تعقب زیادہ قابل شکاریوں کے حوالہ کئے دیتا ہوں البتہ اظہار خیال کیخیرات کے کر اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ میرے خیال میں یہ خوبصورت کمرے کسی زمانہ میں مندر یا مقبرہ سے تعلق رکھتے تھے اور دروازہ کے پٹاؤ کے کھڑے دندانے کسی بھاری دروازہ کے روک کے لئے بنائے گئے تھے اور دوسرا کمرہ جو اِس کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا تھا اوسمیں غالبًا کوئی پوجاری یا محافظ رہتا ہوگا۔

ہیڈرین جو ایک بڑا سیّاح تھا لمبا سا سے مصر جاتے ہوے طرابلسی سرزمینوں میں سے ضرور گزرا ہوگا یہ شخص جو رومیوں کا بادشاہ بھی تھا زبردست دانشمند اور روشن خیال سیّاح تھا اگر سقراط کے خیال کے بموجب مشہور مردوں سے زندوں کی بے تکلفانہ گفتگو بڑی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عظیم الشان ہنڈرین سے گفتگو کرنا جو پاکس رومانبہ کتاب کے قابل شکر یہ عجائبات کے بموجب انگلستان سے ایران تک سرحد

کے محافظوں یا جنگی خانوں کے بے روک ٹوک پہونچ سکتا تھا کافی مسرت
کا باعث ہوگا کیونکہ اس شخص کا سفر زمانہ حال کے جہاں گشت اشخاص کیطرح
باریک بینی سے معرا نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ کمانین پل حمام مندر مینار سڑکیں
اور دیگر شاہی یادگاریں اس فیاض بادشاہ کی قایم کی جاتی تہیں جسکا نام سکوں
پر دنیا کا محافظ کندہ ہوا کرتا تھا۔
مجھے رومیوں کے گذشتہ قضبہ کے نشانات طرابلس میں دیکھائی دیا کرتے
تھے چنانچہ عزیزیہ میں میرے ضمیہ کے قریب ایک عرب نے ایک ڈنیا ریس
سکہ ریت کے ڈھیر میں سے پایا تھا گو اس سکہ پر حروف نمایاں نہیں تھے
تاہم شہنشاہ مذکور کے خط وخال کچھ کچھ دکھائی دیتے تھے اسی مقام میں بازار
سے فوجی استحکامات کی طرف جاتے ہوئے ہینے ایک کوئیں کے قریب
ایک سربسجود رومی مینار کا ڈھیر دیکھا تھا جسمیں سے ایک سپاہی نانیہ
کا ایک سکہ نکال لایا تھا اس سکہ پر ایک جانب گردن اور چہرہ کی تصویر
بنی ہوئی تھی اور دوسری جانب ایک گھوڑے کی شکل تھی یہ دونوں تصاویر
خوب صاف نمایاں تھیں گو اس سکہ میں کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ مجھے
اچھی طرح اُسکے دیکھنے کا موقعہ ملا لیکن بظاہر اُسکا تعلق قسطنطین کے
زمانہ سے معلوم ہوتا تھا ہینے سکہ خریدنا چاہا لیکن سپاہی نے بیچنے سے انکار کیا
ہیڈکوارٹر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ایک پہاری پر ملبہ کا بڑا ڈھیر
لگا ہوا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ رومی قلعہ کی دیوار کا ایک حصہ
ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ یہاں صحیح ہے یا غلط البتہ یہ اغلب ہے کہ
کسی زمانہ میں ان ہوادار بلندیوں پر فوجیں مقیم ہونگی کیونکہ زیادہ جنوب
اور مغرب میں غدامس وغیرہ عمدہ جنگی ناکے موجود ہیں اور غدامس

رومیوں کے زمانہ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں سے سات مختلف سڑکیں پیدا ہوئی تھیں کسقدر تعجب آمیز اختلاف گذشتہ رومیوں کی سیا اور اُنکی حیرت ناک زبردست گورنمنٹ کی کامیابی اور آج کل اُنہیں کے ورثاء کی کمزور کارروائیوں اور عدم قابلیت کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ہم سات بجے صبح عالم خواب سے بیدار ہوکر اپنے سنگین حجرہ سے باہر نکلے اور ناشتہ سے قبل ہی اِدھر اُدھر گھوم کر اطراف وجوانب کا منظر دیکھا جس سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی ہمارے چاروں طرف بلکہ سر پر بھی پہاڑوں کی بلند چوٹیاں موجود تھیں جنپر زیتوں کے درخت اوگے ہوئے تھے اور نیچے کی جانب وادی الجیر واقعہ تھی جو کثرتِ باران کے باعث گذشتہ ایام میں پھوٹ نکلی تھی اور وہ اسوقت ایک چھوٹی سی ندی معلوم ہوتی تھی لیکن طغیانی کی تمام علامتیں چاروں طرف نظر آتی تھیں میں بیان نہیں کر سکتا کہ اِس بہتے ہوئے پانی کو دیکھکر کسقدر خوشی حاصل ہوتی تھی بعد اِس کے کہ پینے کو ہمیں کا غلیظ پانی قیام اور سفر کی حالت میں پیا تھا۔

مذکورہ بالا صاف پانی کو جوش دینکی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہمنے جو چائے اِس پانی سے طیار کی تھی وہ عزیزیہ اور زوارہ کی چائے سے بہت زیادہ مزیدار رہتی وہ بچارہ گھوڑا اور خچر جنکی گذشتہ رات بہت کم غور پرداخت کی گئی تھی اِس ندی میں پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پیکر تازہ دم ہو گئے اِسکے بعد چڑھائی شروع ہوئی جو سخت ترین کہر دری تھی اور جس کے دو طرفہ پتھروں کے ڈھیر اسقدر سخت لگے ہوئے تھے کہ آپس میں بالکل جوڑے ہوئے تھے بعض مقامات میں پتھر کی قدرتی سیڑھیاں ایسی آرام دہ اور باقاعدہ بنی ہوئیں تھیں کہ آدمی کی دستکاری کا شبہ ہوتا تھا سُرخ مٹی کے بڑے بڑے

ڈھیر کہیں کہیں پائے جاتے تھے اور ایک قسم کی گھاس جہانتک نگاہ کام دیتی تھی نظر آتی تھی ہمارے بدرقہ کے دونوں سپاہی جانوروں کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے لئے جا رہے تھے اور بعض عرب جو ہمسے کسیقدر آگے جا رہے تھے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بندوقوں کے فیر کرتے تھے جسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ یہ لوگ پہاڑوں میں بندوق کی فیر کا گونج سُننے کے شوقین تھے آدھے راستہ میں ترکی فوج کا ایک سپاہی جو ازمیر کا باشندہ تھا ملا اور مجھسے یونانی زبان میں اُس اختلاف کا ذکر کرنے لگا جو ترکی مکان کی مسرتوں اور ہمارے زیرین پا غیر دلچسپ اور ڈراؤ نے میدانوں میں پایا جاتا ہے یہ شخص بھی مثل اپنے بہت سے ہم ملکوں کے نہایت سادہ مزاج اور نیک طبیعت آدمی تھا چنانچہ بیچارہ مجھے بیان کرتا تھا کہ عزیزیہ سے چار روٹیاں اپنے ہمراہ لیکر اگلے روز روانہ ہوا تھا اور ان روٹیوں کا بڑا حصہ راستہ میں گداگر عربوں کو دیدیا تھا جسکی وجہ سے فی الحال اُسکے پاس کوئی روٹی موجود نہیں تھی میںنے یہ کیفیت سُنکر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا اور آخر کار جب اُس نے لے لیا تو تقریبًا سب کا سب ایک سپاہی کو دیدیا جو ہم سے زیادہ بلند مقام پر موجود تھا اور جس کے پاس کھانیکی کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی ۔

دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ہم درّہ کی چوٹی پر پہونچ گئے اور آرام کرنیکے لئے تھوڑی دیر مقیم رہے یہاں کا منظر بہت شاندار تھا ایک نہ ختم ہونے والی پہاڑ کی چوٹیوں کی قطار مشرق اور مغرب کی جانب پھیلی ہوئی تھی انکا سلسلہ عمیق وادیوں سے منقطع ہوتا تھا جن میں بہ کثرت درخت

پائے جاتے تھے ہمسے بہت دور نشیب میں غاریاں کے سلسلے اور
ساحل سمندر کے درمیانی میدان میں پھیلے ہوئے تھے اِس مقام سے جبل
زادایہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتا تہا اور عزیزیہ اُسکے نشیب میں
ایک سفید لکیر سی معلوم ہوتی تھی حتیٰ کہ اسوقت صاف ہوا میں شہر طرابلس
تقریباً دیکھا دے سکتا تھا یہاں ہمنے ایک توپ چلنے کی مدہم آواز بھی سُنی
جب ہم نے ریت اور چٹانوں کے ٹیلوں پر جو ہمارے نشیب میں واقع
تھے اور اُن گہرے نالوں اور پہاڑیوں کے پہلوؤں پر جنپر کنکر اور چٹانیں
پہیلی ہوئیں تھیں نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ عثمانی افواج کا یہ تیسرا خط
مدافعت قدرتی طور پر کسقدر محفوظ ہے اگر کبھی توپیں اِن دشوار گذار پہاڑ و ل
کے نیچے پہنچا دیجاویں تب بھی توپ خانہ اور رسالہ ذرا بھی کارآمد نہیں
ہو سکتا ہے خصوصاً وہ اطالوی پلٹنیں جو اپنے آپ کو خندقوں میں چہپاتی
ہیں اور اپنی حقیر قلیل التعداد دشمن کے مقابلہ میں حرکت کر نیکی جرأت
نہیں رکہتیں ہیں بغیر اسکے کہ ایک زبردست میدانی توپ خانہ اُنکی مدد
نہ کرے اِس قسم کی فوج نہیں ہیں جو غاریان جیسے فوجی مقام پر زیادہ اثر پیدا
کر سکیں چنانچہ ایک عربی ترکی فوج جو اِس پہاڑی سلسلہ میں کافی خوراک کے
ساتہہ اور عمدہ پانی کے قریب میں مقیم ہو وہ سالہا سال تک بزدل اطالوین
کو خیال میں نہیں لاویگی وہ ترکی ردیف فوج جسنے ولسٹو کی جانب
پیش قدمی کی تھی اپنی جیبوں میں دشمن پر پہینکنے کے لئے پتھر لیتی گئی تھی۔
پس میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں بھی اگر چند چٹانوں کو اچھی طرح پہینکا جائے
تو اطالویوں کو دور رکہنے کی کافی تدبیر ثابت ہو گی لیکن مجھے اِس امر میں
بہت شبہ ہے کہ اطالوی فوج کو کبھی یہ بات نصیب ہو کہ وہ عثمانیہ فوج

کو اندرون ملک میں موجودہ مقامات سے زیادہ پیچھے ہٹا سکے چنانچہ بیرطرین
ہیں تازہ ترین مضحکہ خیز ناکامیابی اِسکی شاہد ہے اور اگر کل ہی ساری عثمانی
باقاعدہ سپاہ قتل کر بھی دیجائے تب بھی عرب لوگ غیر محدود زمانہ تک
جنگ جاری رکھیں گے۔
ایک گھنٹہ سفر کرنیکے بعد ہم ایک ایسے مقام پر جہاں چاروں طرف زراعت
ہورہی تھی نیا غلہ اپنے خوشوں میں سے نکل رہا تھا اور زیتون کے درخت
سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے راستہ کی دونوں جانب اُگے ہوئے تھے
غاریان سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہمیں توپ خانہ کی تین گاڑیاں ملیں جن کے
دیکھنے سے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ وزنی اور بڑی گاڑیاں بظاہر اس دشوار
گذار راستہ پر پہنچکر نہیں لائی جا سکتی ہیں بعض کوہی توپیں خچروں کے ذریعہ
سے جنگ طبروق سے چند دن پیشتر غاریان سے عزیزیہ پہونچائی گئیں ہیں
لیکن یہ کام بالکل ہی مختلف تہا بہ نسبت اسکے کہ توپ خانہ کی گاڑیوں کو تقریباً
ناممکن الگذر راستہ پر پہنچکر بلندی پر چڑہایا جائے
درّے کی چوٹی سے غاریان تک زمین کی زرخیزی کا دلخوش کن منظر پیش
نظر رہا۔ سبز درخت اور گہاس نے اُس آنکھہ کے لئے جو بیابان کی یکرنگی
دیکھنے کی عادی ہوگئی ہو بہت کچھ خوشنمائی پیش کی۔ علاوہ ازیں جنگلی پھولوں
نے ہوا کو معطر کر رکھا تھا۔ تیتریاں اور پرندے زیتون کے تختوں میں ادہر
اُودہر اڑتے ہوے دیکھائی دیئے۔ مینے کنجشک خانگی لوا اور فاختہ کے علاوہ
اور کئی قسم کے پرندے بھی دیکھے۔ یہاں کیڑے اور تیتریاں صرف چند ہی
قسم کے دیکھنے میں آئے۔ تتریوں میں افشان تتری بکثرت موجود تھی۔ مگر
میرے پاس اُنکی گرفتاری کا کوئی سامان موجود نہ تھا تاہم مینے چند قسم کے

کپڑے اور تیتریاں پکڑ لئے امید کہ اُنکے ذریعہ سے اپنے شوقین حشرات الارض دوستوں کو خوش کرونگا۔ ہر ایک واقف شخص بلا خوف تردید شبہ لکھ سکتا ہے کہ علم نباتات اور حشرات الارض کے متعلق اِس فراموش شدہ ولایت میں کافی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا طرابلس اور مصر کی نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بین فرق پایا جاتا ہے حالانکہ سیونس بحیرہ یا اور رم اکو کی حیوانی زندگی نمایاں طور پر امتیاز رکھتی ہے۔

مجھے غاریان میں اسقدر پُر شغل و مصروفیت زندگی کا منظر دکھائی دینے کی امید نہ تھی جیسا کہ مجھے اِس گاؤں میں داخل ہونے پر دکھائی دیا۔ قبل مشاہدہ میں نے قیاس کیا تھا کہ غاریان کو مثل ایک دوسری خوبصورت عزیزیہ کے جو تندرستی کے لئے زیادہ مفید ہو زیتون کے درختوں میں ادنے درجہ کے مکانات کی شکل میں پاؤنگا لیکن اپنی آمد پر ایک بڑے مقام کو دیکھا جس میں قیاس چاہتا ہے کہ کم از کم دو ہزار آبادی موجود ہوگی۔ سفید کوٹھی میں پہونچکر مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری آمد شب کی تاریکی سے بے لطف ہونے پائی تھی ورنہ راستے کے دونوں جانب چند گز کے فاصلہ پر عمیق غاروں کی موجودگی جنکے کناروں پر کوئی روک استادہ نہ تھی فی الحقیقت خالی از خطرہ نہ ثابت ہوسکتی تھی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اجنبی مسافر کے لئے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے کوئی شخص تعینات نہیں تھا۔ کوٹھی سے چند گز اور آگے بڑھ کر ولایت طرابلس کی جدید ترین تعمیر شدہ عمارت دیکھی جو ضلع کا ابتدائی اسکول تھی۔ اِس کی سفید دیواریں بالکل صاف اور تمام چوبی کام روغن دار تھا۔ یہہ دریافت کرنا میرے لئے تعجب آمیز مسرت کا باعث ہوا کہ اِس مفلس ولایت کے حکّام ابتدائی مدارس پر روپیہ

صرف کرنے میں ذرا بھی تنگدلی سے کام نہیں لیتے ہیں زاویہ میں اسقدر بڑے
پیمانہ پر مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے کہ فاصلہ سے دیکھنے پر کونک کا گمان ہوتا ہے
عزیزیہ میں وہ خوبصورت وہوادار عمارت جو فی الحال شفا خانے کے کام میں
لائی جاتی ہے بحالت امن مدرسہ کا کام دیتی تھی خود سلطان عبدالحمید خاں بھی
باوجود اپنی ساری غلطیوں کے قومی تعلیم سے حقیقی دلچسپی رکھتے تھے اور کم از
کم دو سو مدرسے سلطان موصوف نے اپنے مختلف حصص سلطنت میں
لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے تھے اس بدنصیب سلطان کے
متعلق بطور جملہ معترضہ عرض کرتا ہوں کہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ آیا وہ ابھی تک
زندہ ہیں؟ اور گو ایک مکان سلطان معزول کی جائے سکونت کے لقب
سے ابھی تک سلونیکا میں مشہور ہے لیکن کیا کوئی شخص بیان کر سکتا ہے کہ
اس نے اس کے مکین کو بچشم خود کبھی دیکھا ہے - جبل کی آبادی زیادہ تر میص
کے خوبصورت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے جو تمباکو اور شراب سے بالکل پرہیز
کرتا اور سلطان کی خلافت تسلیم کرنے سے منکر ہے بلکہ غاریان اور جبل
کے دوسرے مواضعات کی مساجد میں ترکوں کو اسوجہہ سے داخل نہیں
کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد سلطان کے لئے دعا نہیں کیجاتی ہے۔
غاریان کا اسکول آج کل طبی اسٹاف کے قبضہ میں ہے چنانچہ اس میں عمدہ
سامان سے مزین ایک وسیع ہسپتال نقیمہ اور بہ اصلاح مریضوں کے لئے
قائم ہے۔ جو عزیزیہ سے لائی جاتے ہیں جو مریض اونٹ پر بیس میل کی محنت
سفر کر کے آخر کار غاریان پہونچتا ہے وہ یہاں کے آرام و آسائش اور کارکنوں
کی توجہ سے تکلیف سفر کا کافی معاوضہ حاصل کر لیتا ہے اس عمارت سے
دو سو گز فاصلہ پر وسیع کونک جو ہماری عارضی قیام گاہ تھا سر شام دھوندلی

روشنی مین قرون متوسط کا ایک قلعہ معلوم ہوتا تھا گو تک مذکور جو ایک
بڑی عمارت ہے اپنی قدرتی خوبصورت ساخت کے باعث باقاعدگی
نقشہ اور جگہ کی عدم کفایت ان عیوب کا کافی معاوضہ کیے ہوئے
قائم ہے غالباً یہ بیان کرنا بے محل نہوگا کہ اسکا سلسلہ تواریخ گوما کے
زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو قزاقون کا بڑا سردار اور ترک کی الحاق
طرابلس سے پہلے طرابلس کے وسیع اضلاع پر حکمران تھا یہ فوجی مقام
پہاڑی کے کنارہ پر تعمیر کیا ہوا ہے اور مغربی چبوترہ سے اسکی عمارات
اسقدر نیچے دکھائی دیتے ہین گویا وہ وادی مین گرا جاتا ہے اس چبوترہ
سے اُن پہاڑون کا کوہستانی سلسلہ جو قصر نفرین تک پہیلے ہوئے ہین -
خوب شاندار منظر آتا ہے ہماری آمد پر کمانڈنٹ طاہر بے نے جو ایک
عرب افسر ہین نہایت مہربانی سے ہمارا استقبال کیا اور دو عمدہ کمرے
ہمارے قیام کے لیے دیے جیسے ہی کہ مین ان کمرون مین داخل ہوا
مجھے پردہ دار کہڑکیان دیکھائی دین جن سے خیال پیدا ہوا کہ مین بڑے
دن کی شام ایک حرم مین گذارنیوالا تھا - اُس شخص کا بُرا ہو جو بدی کا
خیال کرتا ہے تاہم یہ ضرور عرض کرونگا کہ وہ خوبصورت شریف
بیبیان جوان تاریک کمرون مین کبھی رہایش رکھتی ہون گی کبھی کی غائب
ہوگئین تھین - ہماری آمد کا بظاہر انتظار ہو رہا تھا کیونکہ تختے اور پلستر وغیرہ
حال ہی مین دہوئے جانے کے باعث ابھی تک گیلے ہو رہے تھے -
جن کمرون مین ہم ٹہیرے اُن سے ملحق باورچی خانہ غسل خانہ اور نوکرون
کے رہنے کی جگہ تھی - بہرحال وہ صنف پاکیزہ کے ارکین جو کسی قریب
یا بعید زمانہ مین ان چار دیواریون کی زینت کا باعث ہو رہی تھین

سب سے اچھے اور آرام دہ کمرون مین جو تمام کانون مین پائے جاتے
ہین سکونت رکھتی ہون گی۔ جیسا کہ فی الحقیقت ان کی حالت کے موزون
تھا امور خانہ داری کے انتظام کے متعلق بطور جملہ معترضہ یہ کہنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ ترک باوجود پیری لوٹی کے ممنون احسان
ہونے کے بدین وجہ کہ اس شخص نے ترکون کی زبردست حمایت
کی ہے تاہم یہ لوگ اُن تصاویر سے نفرت ظاہر کرنے سے باز نہین
رہتے ہین جو حرم کی زندگی کے متعلق اس شخص نے شایع کی ہین اور جن کو ترک
غلط اور بیہودہ بتلاتے ہین کوئی شخص اسبات کے یقین کرنے سے
انکار نہین کرسکتا ہے کہ اجنبی آدمیون کی گھڑی ہوئی حکایت جو غیر اقوام
کی شکایات نسوان ظاہر کرتی ہین مبالغہ سے پاک اور بدشکل نہ بنائی
جاتی ہون اس قسم کے معاملات کا تعلق زیادہ تر خود عورتون کی ذات سے
وابستہ ہے اور اگر آج بیسوین صدی مین ابھی تک ترکی عورتون کو میل جول
کے وہ مراعات حاصل نہین ہوے ہین جو ان کی عیسائی بہنون کو
بڑی حد تک حاصل ہین تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ
مسلمانون کے طریقہ میل جول سے خوش اور مطمئن ہین اور اگر ترکی عورتین
اس جانب کوئی تبدیلی چاہین کہ زیادہ آزادی اور معمولی میل جول اپنے
دوستون کے بھائیون بیٹون اور باپون سے پیدا کرسکین تو یہ بات
یقیناً ہو کر رہیگی اور در حقیقت کسیقدر پیدا بھی ہو چکی ہے اُس نئے اور
زبردست اثر کے باعث جو ترکی قومی زندگی مین جوان ترکی تحریک نے پیدا
کردیا ہے۔ مسئلہ زیر بحث کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مجھے ترکی
افسرون ڈاکٹرون اور حکام مال اور خصوصیت سے اُن اصحاب مین جنکی

تعلیمی حالت بہت اچھی ہے اور وہی حیثیت درجہ رکھتے ہین یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ اُن کی بڑی تعداد تجردانہ زندگی بسر کرتی تھی۔ گو عاقبت اندیشی اور کفایت شعاری کے وجوہات کسی حدتک اس کثرت تجرد کا باعث ہون تاہم ایک افسر جس سے مجھے اس مضمون پر طولانی گفتگو کا موقعہ بیسر آچکا تہا بیان کرتا تھا کہ تمام عمر ایسی عورت سے بندہے رہنا جس کے چال چلن اور طبیعت سے کوئی عملی واقفیت حاصل نہو ایک ایسا امر ہے کہ جس کے خلاف دن بدن کثرت آرا ترقی پذیر ہے علاوہ ازین اُس نے یہ بھی کہا کہ دیکھو میرے دوستون کی کسقدر بڑی تعداد صرف اسی وجہ سے آسٹریون فرانسیسیون اور اطالویون مین سے اپنے لیے بیویان تلاش کرتی ہے تُرکی کے مردون کے ان خیالات کی اشاعت کے ساتھ ساتھ عورتین بھی جلد اور مستعدی سے تبدیل شدہ خیالات کے لیے تیار ہوتی جاتی ہین گی۔ آج کل نقاب کا استعمال جسے یشماق کہتے ہین ترکی اعلیٰ گہرانون مین رواج سے زیادہ وقعت نہین رکھتا ہے چنانچہ ریشمین کپڑے کا وہ ٹکڑا جو ترکی شریف مستورات کے چہرون کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسقدر باریک اور چھوٹا ہوتا ہے کہ بمشکل اس مطلب کو پورا کرسکتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ اگر یشماق کا رواج بالکل متروک کردیا جائے جیسا کہ مسلمانی دنیا کے ایک حصہ مین ہوچکا ہے تو قرآن شریف کے احکام کی حرفاً کوئی خلاف ورزی نہوگی گو یہ صحیح ہے کہ احکام قرآنی مستورات کو ایک حجاب آمیز رکھہ رکھاؤ کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہین اُسوقت جبکہ وہ مردون کے مجامع مین جائین لیکن ضروری لباس کے متعلق

ـــــــــــ

لہ یہ مصنف کی غلط فہمی یا عدم واقفیت ہے۔

جو ممانعت اس غرض سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف اسیقدر ہی کہ عورتین اپنے بالون کو نہ کہ چہرون کو مجامع مین ڈھانکے رکھین - یہ زبردست ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت عرصہ پیشتر سے نفاذ پذیر ہے اور اون دقیق خطوط کا مسئلہ زیر بحث رہ چکی ہے جو حواریون نے کارنتھین لوگون کے نام لکھے تھے ازانجملہ ایک حواری نے لکھا ہے کہ کوئی عورت مردون کے مجمع مین ننگے سر نہ جائے کیونکہ اوسے بری روحون کی نگاہ بد سے بچنے کے لیے فرشتون کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے - جب کوئی شخص ایک انگریزی عورت سے اوس کی مظلوم بہن کے حرم مین بند ہونے کی افسوسناک کیفیت سنے تو اُسے یہ یاد رکھنا چاہیے جو خالی از دلچسپی نہین ہو کہ انگلستان کے قوانین متعلقہ ملکیت ازواج کے پاس ہونے سے صدیون پیشتر سے یہ سنروری حق جس کی رو سے عورتین اپنی جائداد اور مال پر قابض ہوسکتین ہین ترکی مین موجود ہے درخت اور اُس کے پھل کی تمثیل پیش کر کے بحث کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان پاکیزہ و سنجیدہ مہربان اور بہادر عثمانیون کی مائین امراء کی جھجوری اور بے وقوف داشتہ عورتین یا غریبون کی مظلوم اور فراموش شدہ بیبیان نہین ہوسکتین ہین جیسی کہ مغربی رسالون اور ناولون مین عام طور پر حرم کی زندگی کی تصویر کھینچی جاتی ہے -

کچھہ دیر تک وپو کے بعد کھانے سے ہم فارغ ہوئے ہی تھے کہ پانچ افسر بغرض ملاقات وارد ہوئے جن مین سے ایک ارخان بے نامی نے تھوڑی سی انگریزی بول کر جی کو بہت خوش کیا - ان افسرون مین ایک جوان ڈاکٹر بھی شامل تھا جو حال ہی مین پیرس سے خاص

طور پر امراض چشم کی تعلیم حاصل کرکے طرابلس پہونچا تھا - کمانڈنٹ دوبارہ ہم سے ملنے آیا اور ہماری ضروریات اور آسایش کے متعلق دریافت حال کرنے کے بعد واپس ہوکر بی کے لیے دو کمبل بھیجدیے واضح رہے کہ اس عرب افسر کا ہمارے ساتھ عمدہ برتاؤ اوس بدخلقی سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھتا تھا جو ہمین عزیلات مین ایک دوسرے عرب افسر علی فہمی بے کے ہاتھون نصیب ہوئی تھی اور جس کا ذکر کسی دوسرے باب مین کیا جائیگا -

بی کے بعض دلی جذبات اور مناسب وقت اظہار خیالات کے بعد کہ اسوقت بڑے دن کی خوشی مین انگلستان مین لوگ کیا کیا کام کررہے ہون گے ہم سو گئے - دوسرے دن صبح ہی عالم خواب سے بیدار ہونے کے بعد ان مختلف دلچسپیون مین گھومنے لگے جو غاریان کی مخصوص عجائبات کھلائی جاسکتی ہین - ایک کشادہ صحن مین بیسیون رو د ریخ اونٹ اور ان کے قریب مختلف قسم کے سامان کے جسے عزیزیہ پہونچانا مقصود تھا انبار لگے دیکھے اس اسباب مین پچاس بڑے بڑے بورے بینے آٹے سے بھرے ہوئے اور منون کی مقدار مین گولہ باروت دیکھے یہہ تجسس میری خواہش اور ضرورت سے باہر تھا کہ اس پہاڑی قلعہ پر کارتوس کہان سے اور کس طرح دستیاب ہوئے تھے ؟ فی الحقیقت عثمانی فوج کے لیے موجودہ مستحق داد و ستایش مدافعت مین بمقابلے اپنے قزاق دشمن کے کسقدر تفاوت قطع نظر دیگر حالات صرف ایک رسد رسانی کے مسئلہ مین پایا جاتا ہے - توپون اور رائفلون کے ہمہ گیر سامان حرب اطالوی فوج سسلی سے صرف چوبیس گھنٹے مین حاصل کرسکتی ہے

برخلاف اس کے عثمانی فوج باربرداری ورسدرسانی کے لیے مجبوراً صرف اونٹون پر اکتفا کرتی ہے جن کی سُست رفتاری صرف ایک چوکی سے دوسری چوکی تک بڑی تکلیف وہ اور پریشان کن ثابت ہوتی ہے چہ جائیکہ طولانی سفرون کی قطع منازل ترکون کی خوش قسمتی جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون صرف اسی بات پر منحصر تھی کہ گو حقی پاشا نے حماقت کو کام مین لاکر طرابلس سے ۷۵ فیصدی فوج باہر روانہ کردی تھی تاہم گولی باروت کی معقول تعداد گوداموں اور طرابلس کے قلعون مین موجود تھی جو خاطرخواہ کام مین لائی گئی لیکن ایک ذلیل اعلان جنگ کی شرائط اور خلوے شہر کی جلدی نے ترکون کو سوائے چند میدانی توپون اور نسبتاً قلیل التعداد گولون سے کچھ زیادہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیجانے کی اجازت نہین دی کیونکہ بیابان مین میدانی توپون کے کھینچنے کے لیے کم ازکم اونبس۱۹ گھوڑے درکار ہوتے ہین علاوہ ازین اگر ترک یہ توپین اپنے ساتھ لیجاتے تو اُنہین توپخانے کا سازوسامان بڑی مقدار مین اپنے ساتھ رکھنے کیلیے سیکڑون خچر درکار ہوتے جن کی فراہمی جلدی کی وجہ سے ناممکن تھی چنانچہ شہر طرابلس مین اطالویون نے ترکی میدانی توپ پر فاتحانہ قابض ہونے کی جو تصاویر شایع کی ہین وہ دراصل انھین ترکی توپون سے تعلق رکھتی ہون جنھین ترک کردینا ترکون نے ضروری خیال کیا تھا موجودہ شاندار حملہ آوری کے ساتھ ساتھ اطالوی نامہ نگارون نے ابتدا ہی سے کارنامہ تلوار کی عدم موجودگی مین قینچی اور تنگ ظرفی سے مذکورۂ بالا شکستی فتوحات کو خوب شاندار بنا کر ظاہر کیا ہے غاریان مین بڑے دن کی صبح کو سورج کی تیزی اور ہوا کی گرمی

سے مامون رہنے کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت کے سایہ مین وہ
پانچ ترانوین نمبر کی رجمنٹ کے اطالوی قیدی بیٹھے پائے گئے جنکا
میدان جنگ کا تجربہ مختصر اور تلخ تھا یہ اطالین سپاہی بظاہر اُس
کمک کا ایک حصہ تھے جو اکتوبر کی ہزیمتون کے بعد طرابلس بھیجی گئی
تھی اور جس نے اپنے دو سو اطالین سپاہی طرابلس کے مشرق مین
خشکی پر اتارنے کی غلطی کا بُری طرح نتیجہ پایا تھا کیونکہ عربون کی ایک جماعت
نے اپنے اُن نووارد مہمانون کا اسقدر سختی سے شاندار استقبال کیا
کہ بجز اُن معدودے چند نفوس کے جو بمشکل اپنی کشتیون تک پہونچ
سکے یا ان پانچ قیدیون کے سب کے سب ملک الموت کی مہمانی کے
اسباب مین شمار ہوگئے ان پانچ اطالین قیدیون کے جان بخشی کے
اسباب سے نہ خود قیدی باخبر تھے اور نہ اُن کے عرب قید کرنیوالے
ایسی حالت مین کہ قتل عام نخلستان کیوجہ سے عربون کو غصہ نے مجنون
کردیا تھا اور عرب اپنے کسی ایک دشمن کا زندہ چھوڑنا بھی گوارا نہین کرتے
تھے اِن قیدیون کے زندہ باقی رہنے کی بابت بجز اسکے کیا کہا جائے
کہ موت کا وقت مقررہ خود محافظ زندگی ہے قیاس چاہتا ہے کہ کسی
ترکی افسر یا سپاہی نے ان پانچون کی شفاعت کی ہو جیساکہ ہوتا رہتا
ہے یا بدبخت اطالین سپاہیون نے عربون کے تند حملون سے مرعوب
ہوکر چلانا اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا شروع کردیا
ہو کہ ہم بھی مسلمان اور قابل رعایت ہین اور سادہ لوح عربون کے باسانی
اس دہوکے مین آجانے سے ان جلد باز نومسلمون کی جان بخشی عمل مین
آئی ہو اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ترکی افسرون نے

حتی الوسع عربون کو اپنے قیدیون کے قتل کرنے سے باز رکھا ہے حتی کہ
نشاط بے نے ایک معقول رقم فی اطالوی ہر ایک زندہ گرفتار کر لانے
والے کے لیے بطور انعام مقرر کر رکھی ہے لسے زیادہ عربون کے لیے
ترغیب و تحریص کا اور کونسا طریقہ موثر ثابت ہو سکتا تھا۔ جو شریف ترکون
نے اپنے دشمنون کی خاطر مرعی رکھا ہے۔ اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہے۔
موجودہ حالت پر نظر کر کے ان پانچ قیدیون کو بتبدیل لباس طربوش
وغیرہ پہنا کر ساٹھ ترکی باقاعدہ جوانون کی حفاظت اور مشابہت مین
غاریان بھیجدیا گیا تھا۔ اور اسی طرح سنو سے زیادہ اطالوی اسیران جنگ
بحفاظت تمام فیزان بھیجے جا چکے تھے اس سے صرف یہ ہی غرض نہین
تھی کہ اندرون ملک کے طولانی راستہ پر زندہ ثبوت کے ساتھ
اطالیون کے حسب منشا کام کرنے کی ناقابلیت کی تشہیر کیجائے
بلکہ بڑی وجہ یہ تھی کہ فیزان کے محنتی ہوشیار اور مہذب باشندون مین ان
قیدیون کی حفاظت قابل اعتبار ثابت ہوگی۔ پانچ اطالین سپولینو کی
ایک پارٹی جو قبل اعلان جنگ بغرض تحقیقات بعض امور تجارتی
فیزان گئی تھی وہین روک دی گئی کیونکہ ساحل سمندر یا دور دراز واقع شدہ
دونون سرحدون پر بھیجنا ان کی حفاظت کے خلاف تھا۔

ان پانچ اسیران جنگ مین فرقہ اشتراکیہ کا جوشیلا ممبر اور جنگ کی
عام پالیسی کا مخالف ایک نن کمیشنڈ افسر بھی تھا جسکا بیان تھا کہ موقعہ
پرست یا او سکے ملکی ساہوکار اس خلاف انسانیت جنگ کا باعث ہین
وہ اور اُسکے ہمنشین دوست یکسان زندگی سے گھبراتے ہوے معلوم ہوتے
تھے مگر متفقہ طور پر بیان کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا ہے

اور اُنھین ایسا ہی اچھا کھانا ملتا ہے جیسا کہ ترکی باقاعدہ فوج کو اس جگہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ غذا کی تعریف معمولی نہین ہے کیونکہ ترکی باقاعدہ افواج کو کھانا نفیس ولذیذ قسم کا ملتا ہے۔ جب ہینے اُن سے دریافت کیا کہ ہین بعد حصول اجازت کمانڈنٹ اُن کے دوستون کو اونکی خیروعافیت سے مطلع کرون تو انھون نے بیان کیا کہ یہ امر پہلے ہی طے ہوگیا ہے اور ترکون نے اُن کے دوستون کے نام بھیجے ہوئے تارون کے تارون کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے ہین۔ ونیز وعدہ کیا ہے کہ سرحد ٹیونس کی جانب سے بڑے دن کے جو تحائف اُنکے نام موصول ہون گے وہ اُن کے پاس پہونچائے جائین گے بعدش نشاط بے نے قیدیون کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے خط وکتابت جاری رکھنے کے مجاز ہین چونکہ اندرون ملک کا انتظام ابھی تک سیول گورنمنٹ کے سپرد تھا اسلیے یہ ضرور تھا کہ بیرون طرابلس بھیجے جانے والے خطوط پر طرابلسی ٹکٹ چسپان کیے جائین فی الحال تمام خط وکتابت براہ دیہات باقاعدہ طور پر غیر ولایتون سے جاری ہے۔

بڑے بڑے غارون کی موجودگی جن کو ہینے اپنی آمد کے موقعہ پر بہ نگاہ سرسری دیکھا تھا سورج کی روشنی مین پوری طرح ظاہر ہوئے اور مین آخرکار ایک ایسی زمین پر پہونچ گیا جو غارون سے بھری ہوئی تھی اور اُنھین غارون کی جو ہر طرف دکھائی دیتے تھے مناسبت سے غاریان نام رکھا گیا ہے اُن مین سے بعض غار چالیس فٹ تک عمیق تھے اور اسیقدر طویل جن کی چٹانین بہت ڈھالو ہوتی ہین۔ اور جن کے اندر اوس غلیظ اور سبز رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے حوض بنے ہوئے ہین جو غالبًا

اُن غاروں کے عجیب ساکنوں کے کپڑے دہونے اور پینے کے کام مین
آتا ہوگا جن کے متعلق بعض غارون مین کوئی ایسا ظاہر ذریعہ نظر نہین آتا
کہ اُن کے ساکن جس کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر بیرونی دنیا سے تعلق
معاشرتی بسہولیت پیدا کرنے پر قادر ہون اور چونکہ یہ بھی ناممکن ہے کہ کمند
یا اور کوئی چیز لگاکر بوجہ کنارون کی زمین کے کمزور ہونے کے باہر آجا سکے
اس لیے قیاس چاہتا ہے کہ کم وبیش بغرض آمد ورفت خفیہ راستے ان
غارون مین ضرور ہون گے غاریان مین اِن غارون کے ساکنین برابرتاؤ
کرنے اور کندہ ناتراش ہونے مین خاص طور پر زیادہ بدنام ہین. اِن سے
خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ بے تکلفی ظاہر کیجائے مگر یہ اُسے بُری نظر
سے دیکھتے ہین بعض اوقات ترکی سپاہی ان وحشیون سے مذاقاً کہتے
تھے کہ تم اپنی بدشکل عورتون کو زیر زمین براہ رشک قید رکھتے ہو جس کی صحت
کا مجھے کسیقدر اس طرح تجربہ ہوا کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارہ پر کھڑے ہوکر جیون ہی
مین نے نیچے کو نظر ڈالی کہ ایک بدشکل جوان عورت نے جو بالکل مردانہ وضع
مین تھی مجھہ سے گالیان سناتے ہوئے بھاگ جانے کو کہا لیکن قبل اسکے کہ
مین اسکے حکم کی تعمیل کرتا اسی اثنار مین مردانہ وضع کی پہلی سے زیادہ کریہ المنظر
عورتون کو بلا لیا گیا اور وہ بھی چلاتے ہوے میری طرف عجیب وضع سے دیکھنے
اور منہ بنانے لگین اور ان کی بلند آواز نے مجھے یاد دلا دیا کہ آج سے قبل از
ہزار سال کس طرح "تاریخ کے باپ نے" غارنشینون کی کیفیت ان الفاظ
مین بیان کی ہے کہ "یہ لوگ چھپکلی اور سانپ کھاتے ہین اور عام
انسانون کی مانند بات چیت نہین کرتے بلکہ چمگادرون کی طرح چیلاتے ہین"
الغرض ان عجیب المخلوقات وحشیون کی نظر بد سے بچکر مین ایک رومیون کے

زمانہ کے بنائے ہوئے ستون کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے اُس زمانہ کا خیال کرنے لگا
جب ہیروڈوٹس کی کتاب پڑھا کرتا تھا اور اُسکے تمام دلچسپ مقامات کو حفظ کیا
کرتا تھا مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مقابلۃً موازنہ کرنے پر حضرت عیسیٰ سے چار سو
سال پیشتر حصص اندرون ملک افریقہ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا سہل الحصول
تھا بہ نسبت آج بیسوین صدی کے

کسقدر طول طویل زمانہ گذرا کہ ہیروڈوٹس کو اُن زمین پر گھسٹنے والے دموں کے
بکرون کا حال معلوم تھا جن کی دمین اسقدر بڑی ہوتی ہین کہ گڑولنون مین رکھکر
چلایا جاتا تھا۔ اور اُس نے اون آدمیون کا ذکر بھی سُنا تھا جن کے جسم پر
بال ہوتے ہین۔ نیز افریقہ کے اُن بڑے بندرون سے واقف تھا جن کی
قوت اور خونخواری خاص طور پر مشہور ہے اور جن کو دوبارہ ڈیوچیلیو نے اُسکے
ایک عرصہ بعد دریافت کیا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتین طرابلس
کے اِن ہی حصون کے متعلق اُسے معلوم تھین جن مین سے ایک اُن پانچ جوان
آدمیون کی ہے جو بنی غازی یا اُس کے قرب و جوانب کے باشندے تھے
اور نئی معلومات حاصل کرنے کے شوق سے بھرے ہوئے یہ دیکھنے کی
غرض سے کہ آیا وہ اُس مسافر سے جو ان اجنبی حصون مین زیادہ سے زیادہ
اب تک دُور گیا ہو اور آگے کہان تک جا سکتے ہین شمالی افریقہ کے
ان اندرونی حصون مین سے ہو کر گذر رہے تھے۔ جہان درندون کی بڑی
کثرت تھی اِن جوانون کا انتخاب بوجہ کثرت اُمیدواران بذریعہ قرعہ اندازی
عمل مین آیا تھا اور قبل روانگی اِن جوانون نے ازراہ پیش بندی پانی کا
ایک ذخیرہ ہمراہ لے لیا تھا۔ اور بر بنا خصوصیت ممتاز ایک طویل سفر
کی مغرب کی طرف سے ابتدا کی گئی۔ یہ بیچارے دوران سفر مین چند درختون

کے قریب پہونچے اور اُن کے پھل جمع کرنا چاہتے کہ بہت سے پستہ قامت آدمیون نے اُنھین مثل قیدیون کے گرفتار کرکے دلدل پر سے گذر ایک ایسے شہر مین لے گئے جہان کے تمام باشندے سیہ فام اور پستہ قامت تھے۔ ان قیدیون کے ساتھ بظاہر بونون کیطرف سے عمدہ برتاو کیا اور آخر کار بحفاظت بنی غازی کے راستہ پر پہونچا دیا گیا جنھون نے بنی غازی پہونچکر علاوہ اور باتون کے یہ بیان کیا کہ اون کے بونے میزبان سب کے سب جادوگر تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس قصہ کی سرزمین غازیان سے مراد فی تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ یہان دلدل کے باشندے اور وہ جنگل موجود ہے جسکا دریائے کانگو کہڑیالون سے معمور رہتا ہے اور جو سائیرنیون کے دریافت کرنے بعد یورپ کی نظرون سے اوسوقت تک پوشیدہ رہا جب تک اسٹینلی کو کینہ توز جنگلیون کے زہرآلود تیرون کا مقابلہ نہ کرنا پڑا جسجگہ مین بیٹھا ہوا تھا اُس کے داہنی جانب ایک سوراخ کے منہ پر اسکی نکلی ہوئی مٹی کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا عندالاستفسار ایک انرک سپاہی نے کہا کہ یہ کارروائی ایک چیونٹی کی ہے جسپر بلحاظ مٹی کے بڑے ڈھیر اور چیونٹی کی ننی سی بساط کے فی الحقیقت اعتبار کرنا نا ممکن تہا۔ اس موقعہ پر ایک دفعہ اور خیالات نے ہیروڈوٹس کی دلچسپ کہانیون کی طرف توجہ کی ازانجملہ ایک کہانی مین وہ بیان کرتا ہے کہ چیونٹی کس طرح زمین کھود کر سنہری مٹی کے ڈھیر لگادیتی ہے اور جو شخص روپیہ کی خاطر خطرہ مین پڑنے کے لیے تیار ہوجاتا ہی تین ایسے اونٹ جس مین ایک بچے والی اونٹنی بھی شامل ہوتی ہے اور جسکا بچہ مان کے جلد واپس ہونے مین کوشش کرنے کی غرض سے مکان پر چھوڑ دیا جاتا ہے ہمراہ لیکر سنہری مٹی کی تلاش مین جاتا ہے۔

اور کامیابی کی صورت مین سنہری مٹی کو جلد جلد جمع کر کے اونٹون پر بار کر کے
اسوقت تک کوشش کرتا ہے جب تک کہ چیونٹیان سوراخ سے نکلنی شروع
نہو جاوین ورنہ فوراً ہی بچہ والی سانڈنی پر سوار ہوکر اوسے گھر کی جانب دوڑانا
شروع کرتا ہے اور جب کبھی ان تیز رفتار چیونٹیون نے طلا آمیز مٹی کے کسی
حریص کو پکڑ لیا ہے تو اس کی بدقسمتی کا کچھہ ٹھکانا نہین رہا ہے اسموقعہ پر یہ
ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ہیروڈوٹس کا مطلب درحقیقت اس چیونٹی
سے نہین ہے جس کا مٹی کا ڈھیر لگایا ہوا مین نے دیکھا تھا اوسکا مطلب
اُن جانورون سے ہے جو رات کے وقت شکار کی تلاش مین پھرا کرتے ہین ۔ اور
جن کا نام اینٹ بیر یعنی چیونٹی کا ریچھ اور قد چھوٹے سور کے برابر ہوتا
ہے یہ جانور بہت کم دکھائی دیتا اور گھر جانے پر بڑی بہادری ظاہر کرتا
ہے جو صاحب جنوبی افریقہ مین بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہین وہ بخوبی جانتے
ہین کہ اون کے گھوڑے اور وہ خود ان جانورون کے سوراخون کی وجہ سے
بڑے خطرہ مین رہا کرتے تھے

بازار سے مختلف چیزین خریدنے کے بعد ایسی چہل قدمی کے طور پر جو انگلستان
کی روانگی کے بعد پہلی ہی مرتبہ طرابلس مین کی گئی تھی زیتون کے تختون مین
گئے اور جار قیام کی واپسی پر ہمین معلوم ہوا کہ ہماری اس کوہستانی جنت مین
ہیضہ نمودار ہوگیا ہے جس پر بلحاظ آب و ہوا کی عمدگی کے یقین آنا مشکل تھا
لیکن ہیضہ کے کیس ہمارے سامنے موجود تھے ایک روز ہسپتال عزیزیہ کے
طبی اسٹاف نے باوجود واقفیت کام ازراہ نادانی ایک ایسے بڑے
ہسپتال مین جو ہیضہ سے پاک تھا چار ہیضے کے مریضون کو بھیجدیا تھا
جن مین سے ایک مرچکا تھا ۔ طرابلس مین باوجود ہر قسم کی نگرانی کے

وبا ہیضہ کے پھیلنے کی روک تھام ناممکن ہے کیونکہ عرب ہر وقت حتی کہ علامات مرض کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی مصروف نقل و حرکت رہتے ہین - یہ امر یقینی ہے کہ شہر طرابلس سے وارد ہونے والے شتربانون اور آوارہ گرد عربون کے ذریعہ سے زرزیس اور غبیض مین ہیضہ کی ابتدا ہوئی شتربانونکا عام قاعدہ ہے کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد ایسی حالت مین بھی کہ موت کا ہاتھ انپر صاف دکھائی دیتا ہو قصبات یا مواضعات کے غلیظ صحنون یا کھلی ہوا مین اپنے رفقا کے شریک حال ہو جاتے ہین اس وجہ سے بھی معمولی حالت مین وبا ہیضہ کو پھیلنے کے لیے میدان صاف ملتا ہے تاہم عزیزیہ کے طبی اسٹاف کا یہ فعل کہ اُسنے ایسے چار آدمیون کو جن کے متعلق ہیضہ مین مبتلا ہونیکے بارہ مین کسی قسم کا شک نہین کیا جا سکتا تھا ایسے راستہ پر سفر کرنے کے لیے بھیجدیا جو دشوار گذار اور طویل تھا اور جسکا منتہی ایک ایسی جگہ تھی جو اب تک اس مرض سے بالکل پاک تھی تقریبًا ناقابل عذر ہے اور جو ہیضہ کے یکایک ایک اچھی صحت گاہ مین نمودار ہو جانیکے باعث طبی اسٹاف غاریان کی بڑی پریشانی کا باعث ہوا۔ علاوہ اور آدمیون کے ارخان بے بھی میرے پاس آئے اور غاریان کو چھوڑ دینے کا پر زور الفاظ مین مجھے مشورہ دیا لیکن مین نے اُنسے کہا کہ مین جوش کیا ہوا پانی پیتا ہون اور کھجورین یا ایسی خوراک نہین کھاتا جو کھلی ہوئی رہتی ہو اس صورت مین اپنی ذات کے متعلق مجھے وبا ہیضہ سے کچھ خوف نہین ہے تاہم چند اور بھی وجوہات تھے جن کی وجہ سے جلد روانہ ہونا ضروری تھا ابتدًا میرا خیال غاریان سے سیدھا زاویہ جانے کا تھا اس صورت مین مثلث کے ایک ضلع کے دو ٹکڑے کرنے کے بجائے ایک پر سفر کرنا ہوتا اور ایک اس نئی سرزمین سے بھی واقفیت حاصل ہو جاتی جس مین غاریان سے دو منزل

پر وہ خاص دلچسپ مقام بھی واقع تھا جسکا نام تن یا مہا ہی اور جو غالباً گول یا کسی اور قسم کے
پتھر سے بنایا گیا ہے لیکن چند در چند قباحتون کی وجہ سے ارادہ ابتدائی عمل مین نہ آسکا
کیونکہ اول تو تمام اونٹ سرکاری خدمات کیلیے کرایہ پر حاصل کیے گیے تھے اور ذاتی استعمال
کیلیے اونٹ کا ملنا ناممکن تھا دوم گھوڑے اور خچر بھی کرایہ پر نہین ملسکتے تھے کیونکہ کمزور اور بیمار
جانورونکا علاج کرکے میدان جنگ مین جانیکے قابل بنا دینے کے کوشان مویشی کے
ڈاکٹرون کا ہیڈکوارٹر اس کوہستانی گانون مین تھا اور انکی نگرانی مین تقریباً تمام اور گھوڑے
موجود تھے علاوہ اسکے مجھے اگر کوئی گھوڑا مل بھی جاتا تو ساری آبادی مین ایک زین بھی موجود
نہین تھا اور اگر صرف اسباب کے لیے کوئی اونٹ ملجاتا اور مین پیدل سفر کرنا بھی گوارا
کرلیتا تو عام راستون سے جداگانہ راستہ پر جسکی حفاظت نہایت خطرہ مین تھی سفر کرنا ہوتا
اور سپاہی بدرقہ کے طور پر بھی ملنے ناممکن تھے۔ چنانچہ ان دقتون کو محسوس کرکے مین نے
ظاہر بے کو اطلاع دی کہ مین اسکی نصیحت کیمطابق عام راستہ سے غزنیہ ہوتا ہوا واپس جاونگا
میری یہ اطلاع دہی شریف کمانڈنٹ کیلیے خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ ظاہر بے معہ اسٹاف
میرے نئے راستہ پر سفر کرنیکی خواہش سے متردد نظر آرہے تھے اور میرا سفر کی بیان کردہ دقتون
کی عدم موجودگی کیصورت مین بھی انکے تردد کا باعث ہوتا ایک بڑی ہوتا کیونکہ یہ لوگ
ازراہ شرافت ذمہ داریون اور امتحان کی نازک حالت مین بھی میری ذاتی خوشی اور آرام کا
خیال رکھتے تھے پھر کس طرح ممکن تھا کہ مین کوئی ایسا کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا جو میرے مہربان
میزبانون کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا مین نے شروع ہی سے یہ اصول مقرر کر رکھا
تھا کہ حتی الوسع اس جنگ مین ترکی اسٹاف کو کوئی تکلیف نہ دون جب کوئی شخص ان بہادر
سپاہیون کی سخت دقتون کو دیکھے اور اُن کی ہر قسم کی مہربانی اور مہمان نوازی کا تجربہ
حاصل کرے تو اُسے فی الحقیقت محسوس ہوگا کہ اُنسے واجبی ضروریات کا بھی اظہار کرنا
ظلم ہے مجھہ سے ایک ہفتہ پیشتر ایک نامہ نگار کو سواری کے لیے گھوڑا دیا گیا تھا اور دوسرے

نامہ نگار کو ایک گول ڈیرہ مین اُن نامہ نگارون پر ان خبرون کے متعلق اعتراض
نہین کرونگا کیونکہ وہ جسطرح میرے بہی خواہ ہین اسی طرح ترکی کے مگر یہ ضرور کہونگا کہ ہم
لوگونکو اپنی خوش قسمتی سے ایسے شریف اسٹاف سے واسطہ پڑا ہے جنہونے سنجیدہ پیشانی
سے یہ خبرین نذر کین ورنہ دنیا مین کوئی دوسری فوج نامہ نگارون کو ان خبرون کے
مفت دینے کا خواب مین بھی خیال نکریگی نامہ نگار واجبی طور پر فوج سے جو طلب کر سکتے
ہین وہ خوراک ہی بشرطیکہ وہ باضابطہ مقرر کیئے گئے ہون: یہان نامہ نگاران کو
حرکات و سکنات کی اسقدر آزادی حاصل تھی کہ وہ گویا خود مختار حکمران تھے مگر اسوجہ سے کہ
ترکی فوجون کا تسلط ایک بہت بڑے امر پر تھا اور ذرایع احمال و اسفال محدود اس لیے
نامہ نگارون کو خاطرخواہ جنگ کی حالت دیکھنے مین کامیابی نہین ہوئی ورنہ ترکونکی
فیاضی اور کشادہ دلی تو اس سے ظاہر ہی کہ برٹش رعایا کا ایک ایسا شریف آدمی بھی تھا
جو مشرق مغرب کا پیدایشی تھا اور بلا ایسے کاغذات کے جیسے اخبار کا نامہ نگار ہونا ثابت
کیا جا سکے وہ لیے آنے کی وجہ کتاب کی تصنیف کی نسبت ظاہر کرتا تھا یہ شخص قابلیت
اور وسیع معلومات رکھنے کے علاوہ مشرق مغرب اور ہندوستان کا بھی سفر کر چکا تھا اگر جنگ
کے متعلق کوئی تجربہ نہین رکھتا تھا حتی کہ فوجی معاملات کی معمولی باتون سے بھی واقفیت
نہین تھی۔ باوجود اسکے کہ اُسکی نسبت معلوم ہو چکا تھا کہ اُسنے اُس پارٹی کی پالیسی پر سخت
نکتہ چینی کی ہی جسکا فتحی بے جان نثار حامی ہے اُسے ترکی اشاف کے امراعلی نے اعلی
اور ہر قسم کا اخلاق برتا۔ بلکہ اسے ترکی مدافعانہ لائنونکے دیکھنے کی اجازت بھی دیگئی جنگی
نسبت مین پورے طور پر یقین رکھتا ہون کہ وہ انکو بُری طرح استعمال نہین کریگا ساتھ ہی
اسکے مین اُسے مبارکباد دیتا ہون کہ اُسنے اپنی خوش قسمتی سے غریبہ کے جیسے بامروت
اور مہربان افسرونکو پایا ورنہ مہذب دنیا مین کسی جگہ بھی ایک معمولی نامہ نگار کو جو باضابطہ
وثایق کی بناپر فوج مین تعینات ہو مرضی کے مطابق میدان جنگ مین گھومنے

اور آنے جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی میں اس بات کے ظاہر کرنے پر مجبور ہوں
کہ زمانہ حال کی جنگوں کا تجربہ رکھنے والے شخصوں کی نظر میں اجنبیوں سے ترکی اسٹاف کا
بامروت برتاو مناسب اخلاق کی حد سے آگے بڑھ گیا تھا اور اس درجہ پر پہونچ گیا تھا
بیہودہ اور لغو خلق کہا جا سکے ۔

مین نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ایک ونٹ کرایہ پر کر لیا اور ایک چھوٹا سا کاروان
شام کیوقت بسر کرو گی ایک ایسے زندہ دل سارجنٹ کے عزیز یہ جانیوالا تھا جو ایسا متین شخص تھا کہ
ن کمیشنڈ افسرون مین کم پایا جائیگا اور جسے افسر و ڈاکٹر افندی کے نام سے مخاطب کرتے ہین یہ شخص
فرانسیسی زبان کے چند لفظ جانتا تھا اور جب کبھی منھہ سے ملتا حتیٰ کہ آدھی رات کو بھی گڈ مارننگ کہتا ۔ یہ
سارجنٹ عربون سے بحسن خلاق پیش آتا تھا او عرب بھی بظاہر اسکا خیال کرتے تھے و نیز اس کے
احکام کی جلد تعمیل ہمیشہ ہوتی تھی صاحب کو الوداع کہی اور دوسرے سردیوں سے بھی رخصت ہوا اٹالین قیدیوں
سے بھی کچھہ بات چیت کی اور گی نے چلتے وقت زیادہ تر ملازم جملہ برادران مبارک اپنی زبان سے
اوا کیا ہم شمال کیجانب روانہ ہو گئے اور اٹالین اسیران جنگ ہمارے پیچھے پیچھے غمگین نظرون سے
دیکھتے ہوئے آرہے تھے ان بیچارونکو سالگذشتہ کے بڑے دن کو کب یہ خیال گذرا ہوگا کہ سال آئندہ
مین عید کا دن غاریان کے غار نشین لوگون مین بحالت اسیری گذرے گا ۔

پھلونکی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تھی اسمرتبہ ہمارا سفر اتار پر تھا اور ایک مرتبہ
نظاہر ختم ہونیوالا صحرا اپنے نیچے پھیلا ہوا دیکھا اور اسمرتبہ بھی توپ کی دہیمی گرج سنائی دی راستہ
مین دو عرب عورتین اور عورتون سے ملاقات کرتی ہوئی دکھائی دین ان عورتون نے ایک
دوسریکو پرندون جیسے پیار کیا قبل ازین ان عورتونکا طریقہ اظہار محبت نہین دیکھا تھا ۔
اسلیے مینے خیال کیا کہ سب باہم گرشتہ دار ہونگی کیونکہ عام قاعدہ کیمطابق ایک عورت دوسری کے پاس
سے بدون سلام و دعا کے گذر ی دیکھی گئین تھین اور جب وہ راستہ مین ہمارے قریب پونچین
تھین تو اپنے چہرونکو کپڑی نیچے کے نار چھپا لیا کرتین تھین ۔ سورج غروب ہونے سے بیشتر ہم

خندق پہونچگئے اور ہمین دیکھکر مایوسی ہوئی کہ اُس خوبصورت حجرہ مین وہ عرب خاندان جنکی مجموعی تعداد معہ بچون کے دس آدمیون کی تھی مقیم تھے اگر ہم انہین وہان سے نکال بھی دیتے تو اُن کے قیام کی نفرت دلانیوالی نشانیان پاتے اسلیے ہمنے صبر اور بڑے دن کی نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کرتے ہوئے دوسرے کمرہ مین قیام کیا اور شریف سارجنٹ نے جو کچھ ممکن ہوسکا ہمارے لیے راحت کا انتظام کیا ایک عرب کو نکالنے کے بعد جو کمرہ مین میری پائتین آن کر لیٹ گیا تھا مین نے سارجنٹ اور اسکے آٹھ ساتھیون مین سے چار پر زور دیا کہ وہ ہمارے ہی کمرہ مین سوئین ہمارے کمرہ مین آگ جلانے کیوجہ سے دھوان اس کثرت سے پھیل گیا کہ ہم اندھے ہوئے جاتے تھے کیونکہ دھوان نکلنے کیواسطے سوائے دروازہ کے اور کوئی راستہ نہین تھا ہم سب نے نزدیک بیٹھکر کھانا کھایا اور چارپی اور سونے کیواسطے لیٹ گئے کہ ہمپر کیڑے حملہ آور ہوے اور ہمارے تمام بسترون اور کپڑون کے اندر پھیل گئے اور کاٹنا شروع کیا اور سب لوگ کھجانے لگے حتیٰ کہ بیچارے نے کراہنا شروع کیا مینے اپنے بستر کی چادر اُتار کر اسے دی ۱۹۱۱؁ء کے بڑے دن کی رات کا جب کبھی مین خیال کرتا ہون تو میرے جسم مین سوزش ہونے لگتی ہے ایک گھنٹہ اس تکلیف مین گذار کر بی اور سارجنٹ اپنے بسترون سے اوٹھ کر بیٹھے اور باہر آگ جلا کر طلوع آفتاب تک وہین کھجاتے اور بیٹھے رہے انکے قریب ہی ایک چھوٹی سی دیوار کے نیچے ایک عرب خاندان اسطوے سے شب باش تھا کہ درمیان مین مان باپ اور چار و نطرف چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کو بڑے بچے محاصرہ کئے ہوے پڑے تھے غریب بی جو موسم اور وقت کے رواجی محسوسات کا خوگر ہے گھر پہونچنے کے لیے بیچین ہورہا تھا اور گذشتہ رات کی تکلیف فراموش نہین کرسکتا تھا اور جیسا کہ اُسنے کہا وہ بڑے دن کی رات مین کچھہ لطف نہین اٹھا سکا اور حقیقت مین یہ بہت بُرا ہوا کہ اسے ایک بڑے تہوار کی رات کو شب خوابی کے کمرہ سے کیڑون نے بے عزتی کے ساتھ نکالدیا مین نے اُس سے بیان کیا کہ بقول مارک ٹوین ایک ہوٹل کی ساری کھٹمل متحد ہوکر چاہین تو وہ مسافر کو بستر سے کھینچکر نیچے گراسکتین ہین مین نے اُس کی جسمانی اور روحانی تکلیف کو کم کرنے کی خاطر کیڑے مکوڑون کے لطیفہ بیان کیے اور ستر لغو و لاسن

کے اس فیاضانہ قول کو بھی نقل کیا کہ کہیان اپنی ذات سے مکروہ نہین ہین بلکہ انکا طریقہ زندگی
مکروہ ہی لیکن میری ہر ایک کوشش جو ظرافت اور دل لگی پر مبنی تھی بی کیلیے کار آمد ثابت
نہین ہوئی کیونکہ بڑے دن کے موقعہ پر کہان تو انگلستان کی چہل پہل غب شپ چمکتی
ہوئی شراب قسم قسم کے لذیذ کھانے صاف ستھرے کپڑے اور نرم گرم بستر وغیرہ وغیرہ اور کہان
ہماری وہ ذلیل اور دردناک حالت ان دونو نکا باہمی اختلاف خود دردناک تھا۔ بہرصورت
ہمنے گرم گرم قہوہ کا ایک ایک آب خورہ پیا اور کچھ ناشتہ کیا جسکی وجہ سے دل لگی اور مذاق کے مقابلہ
مین زیادہ آرام ملا اور جب فرشتہ رحمت جیسا کام کرنیوالے فتحی بے کے بھیجے ہوے گھوڑے
ملگئے تو ہمارے حواس بجا ہو گئے غاریان کے مہربان افسر نے بغیر ہماری اطلاع کے ہیڈ کوارٹر
کو بذریعہ تار اطلاع بہیجدی تھی کہ ہم پیدل روانہ ہو گئے ہین اسکا یہ نتیجہ تہا کہ راتون رات ہمارے لئے
دو گھوڑے بھیجے گئے صبح ہی سواری کے لیے تیار ملے جسکی بدولت ہم اپنے ہمارے ہیڈ کوارٹر مین
پہو نچگئے جہان پہونچکر ہمین ہیضہ کے پہوٹ نکلنے کی خوفناک خبر ملی جسکی ابتدا ایک دن پیشتر
ہوئی تھی اور چوبیس گھنٹہ مین چودہ آدمی مبتلا ہوئے تھے جس کمرہ مین ہم سوئے ہوے تھے اسکے
باہر چار نعشین ہیضہ کے مریضون کی موجود تھین تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مریض عرب
ایک رات قبل ایک جنوبی گانون مین شب باش رہے تھے اور کسی مؤثر کنوین کا پانی سب نے پیا تھا
گویہ تحقیق ہو گیا کہ یہ مرض عزیزیہ کے پانیکی خرابی کیوجہ سے پیدا نہین ہوا تھا تاہم اس مرض کا فوری
اثر کیمپ کیواسطے خطرناک تھا اسلیے فوراً ہلال احمر کے ڈاکٹرون نے بڑی مستعدی سے اپنا کام شروع کیا تمام
بازار کی جگہ غلیظ اونٹون اور تاجرون سے صاف کر کے از سر نو بازار کو فاصلہ پر قائم کیا گیا اور
دونون کنون مین پرمنگینٹ آف پٹاس ڈالا گیا اسپر بھی پانی جوش دیکر یا فلٹر کر کے کام مین
لایا جائے لگا غلیظ اونٹون اور شتربانون سے فوجی کیمپ کے صحن کو بھی صاف کیا گیا تب کہین جا کر
فرشتہ اجل کا ہاتھ جلد ہی رک گیا اور میرے باقیماندہ زمانہ قیام طرابلس مین عزیزیہ یا غاریان کے
کیمپون کے اندر اور کوئی کیس ہیضہ کا نہین ہوا یہ مرض جسقدر جلد شروع ہوا تھا اسیقدر جلد ختم کر دیا

گیا اور ہمارے دلوں سے ایک بہت بڑا اندیشہ اٹھ گیا جن لوگوں نے اس مرض کے مریضوں کو دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مشرقی حالات میں یہ لفظ کیا معنی رکھتا ہے اور کس طرح استفراغ اور بے انتہا درد ہوتا رہتا ہے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں اور پھر موت سے قبل تکلیف کو کم کرنیوالی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان نعشوں کی تدفین میں حیوانوں جیسی بے پرواہی عمل میں آتی ہے۔

بڑے دن کے ایام میں یہ ایک دوسرا اسن سنی خیز واقع پیش آیا کہ جب سے اطالیوں نے شہر طرابلس پر قبضہ کیا ہے سلطانی فوج کے ملازم عربوں کی ایک تعداد کو اپنا جانب دار بنا لیا ہے مجھے ہمیشہ سے اس نالائق اور کمینہ پن کی حرکت سے نفرت رہی ہے کہ کوئی قوم دشمن کے دغا باز لوگوں کی جماعت کو اپنی اغراض کا آلہ بنائے مجھے خوب معلوم ہے کہ ہمنے بھی جنوبی افریقیہ میں پانچ نشلنگ اون مشہور عام قومی جاسوسوں کو دیکر اس نالائق فعل سے پرہیز نہیں کیا تھا جنہوں نے ضرورت کی حالت میں اپنے ملک اور اپنا ملک سے مخالفت اختیار کر لی تھی فی الحقیقت یہ مشکل ہے کہ ان حرامزادوں کی زیر انتظام لائی ہوئی فوج کی تیاری کی کوئی معقول وجہ بتائی جا سکے۔

تین اطالوی جاسوسوں کی ایک جماعت کو عین زارہ کے قریب ایک ترکی پتردل نے گڑبڑا کر گھیر لیا معلوم ہو جانے پر ان لوگوں نے اپنے آپ کو حوالہ کر دینے کے مقابلہ میں لڑنا پسند کیا آخرکار ایک اطالوی النسل جاسوس مارا گیا اور دو عرب جاسوس زندہ گرفتار کر کے عزیزیہ لائے گئے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ اطالین فوج میں ملازم ہیں اور تا حال عثمانی خزانہ سے بھی تنخواہ پاتے رہے ہیں۔ اور یہ جاسوس وقت گرفتاری اس ذرا سی تبدیلی کیساتھ ترکی نیلی وردی پہنے ہوئے تھے کہ بجائے ترکی نشانوں کے کالروں پر اطالوی نمبر لگائے ہوئے تھے۔ نشاط بے کے کمرہ میں کورٹ مارشل منعقد ہوا اور پیٹھ پر ہاتھ بندھے ہوئے دونوں ملزم پیش کئے گئے جرم کے متعلق کوئی شبہ تھا نہ صفائی لہذا باضابطہ

پھانسی کی سزا تجویز کی گئی اثنا رتحقیقات مین کمانڈر انچیف کے دریافت کرنے پر کہ انھون نے سلطانی اطاعت کے حلف کی کیون خلاف ورزی کی تھی ان دونون مین سے زیادہ عمر کے شخص نے کہا کہ بال بچون کے فائدہ کیخاطر لیکن جیسا کہ ظاہر ہوا اس عذر مین معقولیت نہین تھی کیونکہ اسے اطالوی خزانے سے جو تنخواہ ملتی تھی وہ اس سے زیادہ نہین تھی جو ترک ادا کرتے رہے تھے دوسرے کم عمر مجرم نے صرف یہی کہا کہ مین مجرم ہون اور میرے پاس کوئی عذر بھی نہین ہے مین اپنے آپ کو کورٹ کے رحم پر چھوڑتا ہون اور باقیماندہ کیلیے خدا سے رحم کی درخواست کرتا ہون دونون مجرم تحقیقات کے وقت ثابت قدم رہے اور اُنسے کسی قسم کی لغزش ظاہر نہین ہوئی کم عمر آدمی نے ابتدائے کارروائی مین سگریٹ مانگا حتی کہ سزائے موت سنائے جانے کے بعد بھی باطمینان سگریٹ پیتا رہا رات گذارنے کیلیے دونون مجرم ترکی لائنونکو بھیجدیے گئے اور دوسرے دن سات بجے صبح کے دونون مجرمونکو علیحدہ علیحدہ بغرض تشہیر سنت بنی آدم اور بنی عنبر مین کھجور کے درختون سے لٹکا کر پھانسی دیدیا گیا تاکہ اُن تمام لوگون کو جو موجودہ ضرورت اور خطرہ کیحالت مین اپنے مذہب سلطان اور ساتھیون کو دغا دینے کے بے لالچ دیے جاتے مین عبرت حاصل کرنے مین مدد ملے۔

وہ سب سے بڑا دغاباز جسونہ پاشا جو نسلاً ترک اور مذہباً مسلمان معاشرتاً گورنمنٹ عثمانیہ کا نمکخوار ہی اپنے ایسے بیٹے کو جو ترکی افسر تھا نمک حرام بنانے کی کوشش مین ناکامیاب رہا اُسکا بیٹا باپ سے ناراض ہو کر جنگل کو نکل گیا۔ اور اپنے رفیقون کے شریک حال ہو کر شل سلطان کے ایک سچے سپاہی کے اوس وقت تک دشمنون سے لڑتا رہا جبتک کہ اُس نوجوان کی زندگی کو بیوقت موت کے ہاتھ نے جو بخار کی وجہ سے دور دراز پہاڑ مین واقع ہوئی تھی قطع نہین کیا جسکا تمام سچے بہادرون اور ملکی جان نثارون کو تاابد افسوس رہیگا

تمام شد

بغداد کو واپسی

عزیزیہ پہونچنے پر ہمین معلوم ہوا کہ ٹیلیہم اور اوسلر خندق بنی غشیبر چلے گئے تھے اور سپنگ رائٹ نے شدید پچش سے حال ہی مین افاقہ پانا شروع کیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملنسار اخبار نویس کے وفادار ملازم سلیم نے اپنے آقا کی تیمارداری مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا موسی بے نے سپنگ رائٹ کو عارضی قیام کے لیے ایک کشادہ اور آرام دہ خیمہ عنایت کیا تھا۔ جو مرض کیحالت مین خصوصیت سے آرام و آسایش کا باعث ثابت ہوا۔ گو مریض کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم مینے زیادہ اصرار کیا کہ وہ دوسرے ہی دن میرے ساتھ عزیزیہ سے روانہ ہو جائے۔ سپنگ رائٹ نے پہلے ہی سے روانگی ٹیونس کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ وہان پہونچکر پوری شفا حاصل کرنے کے بعد کپڑے و خوراک مہیا کر کے دوبارہ ترکی فوج سے آملے چنانچہ میرے مشورہ نے جلد روانہ ہو جانے پر اُسے بالکل ہی مستعد کر دیا میرے دوست نے پچش جیسے جلد صاحب فراش کر دینے والے مرض کو قابل تعریف مستقل مزاجی سے برداشت کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہایت ضروری تھا کہ وہ جلد کیمپ کی جراثیم سے مؤثر شدہ سرزمین سے علیحدہ

ہوکر بیابان کی صاف اور کہلی ہوئی ہوا مین زندگی بسر کرے - علاوہ ازین اس کی ہمسفری میرے لیے لطف صحبت کو پُر مسرت بنانیوالی تھی -

شیخ بیرونی کی عنایت جو سپنگ رائٹ کا دوست تھا بدینوجہ قابل شکرگذاری ہے کہ انھے بیس فرانک کی حقیر رقم پر ایک اونٹ ہمارے لیے کرایہ پر دلوادیا - حالانکہ آج کل اونٹون کا کرایہ بہت گران ہو رہا ہے - ایک اور اونٹ سپنگ رائٹ کی سواری یا یون کہیے کہ اُس کے بیٹھنے کے لیے کرایہ کیا گیا -
دوسرے دن پریشان کن تاخیر ولیت ولعل سے بکوشش چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد دو بجے کے قریب ہماری روانگی کا وقت آگیا چنانچہ مین فتحی بے سے مختصر الوداع کہنے جس سے جدا ہونا خالی از افسوس نہ تھا کونک گیا - لیکن یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ یہ شاندار افسر جس کی متعدد شاندار خدمات اپنے ملک کا واجبی شکریہ حاصل کر رہی ہین بخار مین مبتلا ہوکر صاحب فراش ہو رہا تھا تاہم مینے اپنے دل کو ہلال احمر کے تین ڈاکٹرون کی اس رائے سے تسکین دی کہ فی الحال بخار مین خطرہ کی کوئی علامت نہین پائی جاتی - اگرچہ کہ اطالوی اخبار نویسون کی دروغ بیانیان متعدد مرتبہ فتحی بے کو قتل کرچکی ہین تاہم مجھے یقین ہے کہ میرا دوست جلد صحت یاب ہو جائیگا - مجھے شبہ ہے کہ فتحی بے کے بخار مین شدت کا باعث وہ غلہ سے لدا ہوا کاروان ہوا کہ جسے سرحد پر فرانسیسی افسرون نے متلون مزاجی سے روکدیا تھا - اس کاروان کو جو ولایت طرابلس کیلیے غلہ لا رہا تھا دو ہفتہ سے زیادہ مدت تک سرحد پر پڑا رہنا پڑا اور جیسا کہ بعد مین ظاہر ہوا ہمنے فتحی بے کو جو تسکین دلائی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی یعنی کاروان کو طرابلس مین داخل ہو جانے کے چند ہی دن بعد اجازت ملگئی فتحی بے نے اپنی مسلسل جانکاہیون اور متواتر جسمانی تکالیف کی موجودگی

مین بھی ہمارے آرام کا خیال رکھا تھا علاوہ اسکے کہ میرے لیے بلا میری درخواست
زوارہ تک سواری کے لیے گھوڑا دیا تہا اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ ظاہر بے کے
ذریعہ سے ہمارا التعارف مانشیر گاز ٹوٹ سے کرایا جائے جو ہمارے کاروان مین
مین شریک ہونیوالا تھا۔ اس اجنبی ہمسفر کی صحبت میرے لیے سفر کی ابتداء
سے انتہا تک بھی خوشی کا باعث ثابت ہوئی مانشیر تھاڈی گاز ٹوٹ پولینڈ
کا ایک ممتاز ادیب ہے جو اسلام کے متعلق اپنی ایک تصنیف کے لیے مشہور
ہے۔ کتنے کم اشخاص اس امر سے واقف ہین کہ ولنا اور پولینڈ کے دوسرے
قصبون اور گاؤن مین ایک لاکھ مسلمان آباد ہین ؟ یہ بیان خالی از دلچسپی
نہوگا کہ مانشیر گاز ٹوٹ کا اسلامی نام سیف الدین ہے۔ یہ صاحب یورپ
مین اسلام کی اس مغربی چوکی کی عجیب آبادی کے بڑی گرمجوشی سے مداح
و معاون تھے ولنا اور اسکے ملحقات مین اشاعت اسلام کی دلچسپ مختصر
تواریخ یہ ہے کہ ۱۳۶۰ء مین اسلام کے ابتدائی رہنما کریمیا سے پولینڈ مین
پہونچے۔ اِن کے بعد اور مسلمان تارک الوطنون نے قرب و جوار کے سرداروں
سے مدت تک تیغ زنی کر کے کریمیا ہی سے مغرب کی جانب پیشقدمی کی۔
قوم پول نے اِن نوواردون کا خوشی سے استقبال کیا جنھون نے اس حسن
سلوک کے عوض اپنے اس نئے ملک مین فوجی ملازمت خوشی سے منظور
کرلی۔ فریقین مین کسی ایک کو بھی اس سودے مین کوئی شکایت پیدا نہین
ہوئی مسلمانون نے عمدہ شہریون کی طرح سکونت اختیار کر کے اس نئے
وطن کی خدمت وفاداری سے انجام دی۔ قوم پول نے مسلمانون کے سربراوردہ
خاندانون کو اپنے ملک کے موروثی امرا کی فہرست مین شامل کیا اور اُن کے
قیام کو زیادہ مستقل بنانے کی خاطر مزدور اور ملبہ دیکر مساجد تعمیر کرا دین۔

جن مین سے پچاس مسجدین قدیم پولینڈ کے مختلف حصون مین ابھی تک موجود ہین۔ عیسائیون نے بھی مسلمانون کی فوجی ملازمت اختیار کی چنانچہ بہت سے پول عیسائی عثمانی فوجون مین ملازم رکھے گئے۔ جنگ کریمیا کے زمانہ مین سلطان کے پاس ڈو رسالے اور دو کاسک کمپنیان ایسی موجود تھین جن مین صرف عیسائی بھرتی کئے جاتے تھے۔ یہ رجمٹین جو زیادہ تر روسی پولینڈ کے باشندون پر مشتمل تھین اور جن کے مخصوص علم پر صلیب اور ہلال دونون اپنی ہمنشینی سے ایک خاص امتیاز پیدا کرتے تھے۔ روسی گورمنٹ کی نظر مین کھٹکنے لگین۔ چنانچہ ۱۸۷۸ء مین جنگ سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر سلطان عبد الحمید خان نے اپنے اس حصہ فوج کو روسی گورمنٹ کے دباؤ سے تخفیف کر دیا۔ ولنا اور اُس کے قرب و جوار مین عیسائی اور مسلمان آج کل بھی باہمی حسن سلوک کی ساتھ زندگی بسر کرتے ہین۔ مسلمانون کی بیویان اور بیٹیان سوسائٹی مین آزادی سے ملتی جلتی رہتی ہین۔ مسلمان بچون کو اکثر اوقات پال اور پیٹر کے عیسائی نامون سے پکارا جاتا ہے۔ قوم پول کے جب دو شخص آپس مین ملتے ہین تو انکا مروجہ سلام اسلام کے پُرانے اصول السلام علیکم سے شروع ہوتا ہے جس کے جواب مین "حضرت عیسٰی کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہا جاتا ہے۔ اور اگر ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کو سلام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ مذہب عیسائیت کے اصول کے مطابق سلام کی ابتدا کرتا ہے۔ ایک مسلمان اپنے مسلمان بہائی کے سلام کے جواب مین "ہمارے پیغمبر کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہتا ہے یعنی بجائے حضرت عیسٰی کی رحمت کے "ہمارے پیغمبر کی رحمت" جواباً کہا جاتا ہے۔ اسلام کا کوئی سچا پیرو حضرت عیسٰی کی رفیع الدرجاتی مین شبہ نہین کر سکتا ہے۔ کیا پیغمبر اسلام نے حضرت عیسٰی

کو روح اللہ کہکر مخاطب نہین کیا ہے؟ اور اس تعریف کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ کو
اپنے اوپر زیادہ ترجیح نہین دی ہے؟ حضرت عیسیٰ کو مسلمان لوگ درحقیقت روح اللہ
خیال کرتے ہین۔ لیکن ایسے تعلیم یافتہ عیسائیون کی تعداد کسقدر کم ہے جو اسلام
کے متعلق ادنی معلومات حاصل کئے بغیر عورتون اور کثرت ازدواج کے مسائل
پر بیہودہ بکواس شروع کرتے ہون اور کافی معلومات حاصل کرنے کے لیے اپنے
آپ کو تکلیف دینا پسند کرتے ہون۔ متعصبانہ عقائد کے سلسلہ مین عرض کرنا
چاہتا ہون کہ اس سے زیادہ بے بنیاد کوئی دوسرا تیقن نہین ہو سکتا کہ ترکون
پر مروجہ نکتہ چینی کے مطابق مذہبی تعصب کا الزام لگایا جاوے۔ اسلام کو
متعصبانہ مذہب قرار دینا واقعات اور تواریخ کا صریحی بطلان ہے۔ احکام
قرآنی مذہبی معاملات مین وہ کامل آزادی گوارا کرتے ہین جو رومن کیتھولک
اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون سے اصول اور عمل مین بہت زیادہ آگے بڑھی
ہوئی ہے۔ سلطنت عثمانیہ مین یہودیون کو وہ شرمناک تعصب کبھی برداشت
کرنا نہین پڑا جو یوروپ کے تقریبًا تمام عیسائی ممالک مین انسے روا رکھا گیا ہے
آرمینیا کے قتل عام جن پر تمام روشن خیال ترک سلطان عبدالحمید خان
کے مردہ زمانہ کی سب سے بڑی یادگار کی حیثیت سے افسوس ظاہر کرتے
ہین مذہبی خیالات سے عمل مین نہین لائے گئے تھے۔ کیونکہ یونانی اور شامی
اور دوسرے عیسائی جو آرمینیون کے محلون مین رہتے تھے اس خوفناک
زمانہ مین بالکل محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کی معتدل مزاجی کا اُن عیسائی
فرقون کے عام رجحان سے مقابلہ کرے جو پیغمبر عرب کے ہمعصر تھے بلکہ
مابعد زمانہ سے بھی اگر مقابلہ کیا جائے تو اُس کو محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی معتدل
مزاجی اور دوسرون کے لیے کشادہ دلی دیکھکر تعجب ہو گا۔ گو عیسائیون

کے بڑے تیوہار کے موقعہ پر جب حضرت مریم اور حواریون کی مورتون کا پیرا[1]
کی گلیون مین جلوس نکالا جاتا ہے ترکی فوجون کا انھین سلامی دینا قرآن
کی خلاف ورزی ہے جو کسی قسم کی تصویر یا مورت کی تعظیم کرنے سے بدینوجہ
ممانعت کرتا ہے کہ ایسا کرنا باعث تقویت بت پرستی ہے تاہم یہ خوش
خلقانہ فعل ایسی کشادہ دلی پر مبنی ہے جس کی مثال عیسائی دنیا مین کم پائی
جاتی ہے۔ ہمین اپنے روشن خیال ملک انگلستان مین ایک دفعہ یہ ضروری
معلوم ہوا تھا کہ ایک اسی قسم کے جلوس کی جسے ایک عیسائی چرچ نے انگلستان
مین نکالنا چاہا تھا مخالفت کیجائے۔ قبل اسکے کہ ہم اورون پر تعصب کا
الزام لگا کر نفرت کرین ہمین چاہیے کہ ہم اپنی کوتاہ بین آنکھون سے تعصب کے
شہتیر نکال ڈالین۔

مانشیر گازوٹ کے لطف صحبت مین سفر کی تکلیف بہت کم ہوگئی تھی
یہ شخص جوش اور فخر سے شوپین یاڈی رف اسکی، میڈم کیوری۔ و دیگر
پول مشاہیر کے متعلق گفتگو کرتا رہا یہ شخص نہایت ذی علم اور روشن خیال
اور موسیقی مین پورا ماہر تھا اور اپنے تمام کمالات کو سالہا سال سے ترکی
کی نئی تحریک کے لیے وقف کرکے اسکے متعلق مختلف خدمات انجام دیتا
رہا تھا۔ ہمارا سفر واپسی ایسی سرزمین سے شروع ہوا تھا جو نمناک اور ہاتی سے
جا بجا کم و بیش بھری ہوئی تھی۔ ہمنے سپنگ رائٹ کو آرام دہ طریقہ پر
گٹھری بنا اونٹ پر لاد کر پیشتر ہی روانہ کردیا تھا لیکن مین پیچھے اسوجہ سے
ٹھہر ا رہا کہ اپنے گھوڑون کے لیے چاردن کا دانہ خریدلون ہماری اگلی پارٹی
نے بیابان مین راہ گم کرکے آوارہ گردی شروع کردی تھی۔ لیکن ہم اس

[1] شہر قسطنطنیہ کا وہ حصہ جس مین عیسائی آباد ہین ۱۲

امر سے مطلع ہوئے بغیر بیر طرن مین پہونچکر اوسی جگہ مقیم ہوئے جہان پہلے ٹھہرے ہوئے تھے۔ دو گھنٹہ کے بے چین کر دینے والے انتظار کے بعد ہمارا مریض رفیق سفر بھی ہم سے آملا چنانچہ مینے اُس کے لیے بکوشش بھیڑ کا تازہ دودہ مہیا کیا۔ واضح رہے کہ ملک طرابلس مین مینے اپنے سارے زمانہ قیام مین پہلی مرتبہ اسیوقت تازہ دودھ دیکھا تھا جو سپنگ رائٹ کی موجودہ حالت مین اس کے لیے موزون خوراک تھی مینے یہ دیکھکر کہ ایک عرب گاز ٹوٹ کے بستر پر لیٹنے کی تیاری کر رہا ہے کسی قدر تیزی سے اسے باہر نکل جانے کے لیے ڈانٹ کر کہا لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد بہت لطف آیا کہ یہ عرب در اصل خود گاز ٹوٹ تھا جو ایک سفید لبادہ اور کان ٹوپ سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر پہنے ہوئے تھا ہمارے کاروان کے اور ممبرون مین علاوہ دو ٹیونسی باشندون کے فزان کا ایک اسکول ماسٹر بھی تھا جو قسطنطنیہ کو جا رہا تھا۔ اس اسکول ماسٹر کے پاس ماؤزر رائفل تھی اور کارتوسون کی ایک پیٹی اپنے سینے سے لٹکائے ہوئے تھا اور گو یہ اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر کرتا رہا لیکن اسکا کوئی نشانہ کارگر ثابت نہوا تاہم اس شخص کی عام حالت فوجی قابلیت اور مزاج کی سختی ظاہر کرتی تھی۔ شام کے چار بجے ہم لوگ زاویہ پہونچ گئے جہان کے عرب قائم مقام[1] نے ہمارا بڑی عزت سے استقبال کیا اور مجھے اپنے پاس کچہری مین بٹھایا جہان اسوقت اہل معاملہ کا ایک گروہ موجود تھا۔ یہان بیٹھے بیٹھے مجھے اوس موقعہ کا خیال آیا جبکہ آخری مرتبہ بحیثیت ایک مجسٹریٹ کے مین سہ ماہی سشن کا اجلاس کر رہا تھا۔ چنانچہ مین بے اختیار

---

[1] قائم مقام یعنی تحصیلدار ۱۲

اُس اختلاف سے ٹکرا دیا جو اکسفورڈ کے کونٹی ہال کی آرایش و خاموشی اور موجودہ عدالت کے شور و غوغا مین صریح طور سے نمایان تھا۔ یہ خدا ہی کو علم ہی کہ یہ قائم مقام متقدمات کا فیصلہ کس طرح کیا کرتا تھا مینے تو صرف یہی دیکھا کہ وہ فوراً اپنا فیصلہ سُنا دیتا ہے جس سے بظاہر ہر ایک شخص حتیٰ کہ وہ قیدی بھی جسے سزا دی گئی ہو مطمئن نظر آتا ہے یہان عدالت مین ایک لانبے قد کا داروغہ جیل جس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی موجود تھا یہ شخص فیصلہ سنائے جانے کے بعد بلا توقف قیدی کو باہر پہونچا دیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ اس عدالتی شور و غل کو سُنتے ہوئے گذر چکا تو مین عدالت سے اجازت حاصل کر کے بازار کے چوک مین تازہ ہوا کھانے کے لیے گیا یہان پہونچکر مجھے محمد بے خوش قسمتی سے ملگئے جو سنتت بنی آدم کے افسر رسالہ ہین ہم دونون ترکی قہوہ پینے کے لیے ایک چھوٹے سے قہوہ خانے مین گئے جہان اس شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ایک بڑی تصویر دیوار پر آویزان تھی۔ محمد بے اسوقت بہت خوش تھے۔ صاحب موصوف نے براہ مہربانی ایک خط اپنے بھائی کا جو بنی غازی مین انور بے کی ماتحتی مین کوئی خدمت افسری انجام دیتا رہا تھا دکھلایا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ برادر مذکور نے اطالیون پر حملہ کر کے علاوہ بہت سے آدمیون کو تہ تیغ کرنے کے ایک سو سپاہیون کو گرفتار بھی کر لیا تھا نیز یہ کہ اس مختصر لیکن شاندار کارروائی کے صلے مین۔ سُلطان نے اس افسر کو میجر کے عہدہ پر ترقی دی ہتی۔ محمد بے اُسیوقت بنی آدم روانہ ہو جانیوالے تھے جہان اپنے دوست عارف بے کو دکھانیکی غرض سے تازہ خرمون کا ایک خوشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کیونکہ عارف بے نے ابھی تک خرمے کا کوئی خوشہ نہین دیکھا تھا

اول الذکر نے مجھہ سے اٹھائیس دسمبر کو اُن دو آدمیون کے پھانسی دیئے جانے کی کیفیت بیان کی جنکی نمک حرامی کا ذکر مین گذشتہ باب مین کر چکا ہون اور کہا کہ اِن مین سے ایک کی پھانسی کے وقت مین خود بھی موجود تھا۔

ہمارے سکون اقامت مین تین جرمن افسرون کی دفعتہً آمد سے خلل پیدا ہو گیا یہ تینون افسر پوری فوجی وردیان پہنے ہوئے تھے اور جیساکہ تعارف کے بعد ظاہر ہوا اُنسے ملاقات کرنا خالی از مسرت نہ تھا۔ دوران گفتگو مین معلوم ہوا کہ ایک صاحب جسکا نام لفٹننٹ بیرنگ تھا انگلستان کے خاندان بیرنگ کے رشتہ دار تھے دوسرے جرمنی بیرن وہال وگ اور تیسرے صاحب اُن کے بھائی تھے اِن تینون شخصون نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ وہ درحقیقت نامہ نگار نہین تھے تاہم انھون نے میرے اس سوال کا کوئی معقول جواب نہین دیا کہ اُن کے محکمہ جنگ نے کس وجہ سے اپنے تین افسرون کو بحالت ملازمت نامہ نگارانہ حیثیت سے طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔

مجھے ظاہری علامات سے معلوم ہوا کہ یہ اصحاب ہمارے ترک دوستون کی نظر مین کچھہ زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے جنھین غالباً شبہ ہو گیا تھا کہ یہ جرمنی مواقع کے متعلق جاسوسی کی خدمت انجام دینے اور مدافعت کے عام حالات کی اطلاع اپنے وطن لیجانے کی غرض سے وارد ہوئے تھے عیب جوئی کو بالائے طاق رکھدینے کے بعد بھی مین اس خیال سے باز نہین رہ سکتا کہ ان اصحاب کا میدان جنگ مین اُن کو بھیجا جانا جرمن گورنمنٹ کی منظوری بغیر عمل مین نہین آیا تھا۔ جو ہر ایک ممکن ذریعہ سے ترکون کے دلون سے وہ خطرناک اثر دفع کرنا چاہتی تھی جو موجودہ حالت مین اُنکو جرمنی سے مدد نہ ملنے اور جرمنی کے اطالین باشندگان سلطنت عثمانیہ کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کے باعث

پیدا ہوا تھا جب ہم پہلی مرتبہ رات کے وقت مغرب کی جانب سے زاویہ
مین داخل ہوئے تھے تو اُسوقت سُست رفتار اونٹون پر تکلیف دہ
سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے لیکن جب ہم یہان سے اپنے سفر
واپسی پر روانہ ہوئے تو اُسوقت صبح کا وقت تھا نسیم سحری چل رہی تھی۔
کھجور کے شاندار درخت آپس مین گلے مل رہے تھے ہم چند عربون کو ان درختون
سے لقمے نکالتے دیکھکر رُک گئے اور اِس شراب یعنی درخت خرما کے قدرتی
شیرہ کو خرید کر پیا۔ یہ شیرہ بحالت تازگی بہت اچھا شربت ہوتا ہے۔
لیکن اِسمین جلد ہی جھاگ آجاتے ہین اور اِس حالت مین ایک انگریز کو
بہ نسبت اپنی ابتدائی حالت کے زیادہ مرغوب ہوتا ہے بعض اوقات
یہ شیرہ رانون رات جھاگ لے آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوف ہے
کہ طرابلس کے عرب جو اِس عرق کے بہت شائق ہین مبادا اِس کا
استعمال قرآن مجید کی منشا کے خلاف کرتے ہون
گو کسیطرح لفظی اجازت کا استخراج کرلین۔ گو ترکون کے اعلیٰ گھرانون مین
شراب کی ممانعت عملی اثر مین موجود نہین ہے تاہم ادنیٰ اور متوسط طبقات
کے مسلمانون کی بڑی تعداد میخواری سے بالکل پرہیز کرتی ہے۔ خلیج سودا
مین قیام کرکے بین الاقوامی بحری بیڑہ۔ ملاکسا۔ کا بلاک ہوس جب
تباہ کرچکا تھا تو اسوقت مجھے ایک زخمی تُرک کے پاس سے گذر نیکا
اتفاق ہوا جس کی ران مین گولی لگی تھی اور جو پانی کے لیے چلا رہا تھا
مینے بلاکسی خیال کے تھوڑی شراب ایک پیالی مین بھر کر اسے دیدی۔
اس بیچارے نے اضطرار اور شوق کی حالت مین پیالی جلد میرے ہاتھ سے
چھین لی لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بجائے پانی کے شراب ہے تو پیالی

واپس کردی چنانچہ مین کچھہ دیر تلاش کرنے کے بعد اس کے لیے پانی لے آیا جس کو وہ بڑی رغبت سے بڑے بڑے گھونٹ بنا کر پی گیا۔ سمندر کے موجون کی آواز ہمارے کان مین عزیلات پہونچنے تک برابر آتی رہی۔ جس سے طبیعت کو فرحت ہوتی تہی اور دل چاہتا تھا کہ منزل مقصود کا راستہ چھوڑ کر سمندر کی جانب چلا جاؤن اور وہان پانی مین جی کھولکر تیرون۔ لیکن میری خواہش عملی طور پر بجاے میرے گارڈ ٹوٹ نے پوری کردی یعنی وہ اپنا راستہ چھوڑ کر سمندر کیجانب بھاگ نکلا۔ چنانچہ اُسے تیرنیکا موقعہ ملگیا۔ طرابلس مین خرگوش بہت کم ہین لیکن مجھے آج کے سفر مین ایک خرگوش میرے قریب سے نکلکر بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ خوشبودار پھولون سے بکثرت لدے ہوئے درخت اس منزل مین بڑی تعداد مین دکھائی دیتے تھے ہمنے انھین پھولون مین خوشنما زرد پھول بھی دیکھے جو ریگستان مین جا بجا موجود ہین۔ پتے اور کونپلین جو حال مین پھوٹنی شروع ہوئی تھین۔ نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک شخص کو جو طرابلس مین سفر کرے جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ملک مین اجنبی شخصون کا گذر بالکل نہین ہوتا ہے۔ ترکون کے برخلاف جو تعجب ظاہر نہین کرتے ہماری آمد اُن قصبون یا گانوٗن مین جو راہ سفر مین واقع تھے لازمی طور سے عربون کے استعجاب کا باعث ہوتی تھی جب کبھی ہمارا گذر کسی عربی آبادی کے نزدیک ہوا تو کئی کئی عرب ایک ہی جگہ کھڑے ہوے ہم سے یا ہمارے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا کہ عرب لوگ چپ چاپ کھڑے ہمارے چہرون کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین۔ اگر قیام کی طوالت سے تکلف اور اجنبیت مین کمی واقع ہو جائے

تو پھر یہ لوگ ہم سے ہمارے بوٹوں ریوالوروں وغیرہ کی قیمتوں کے متعلق
بات چیت شروع کر دیتے تھے۔ اگر روپیہ درحقیقت بدی کی جڑ ہے تو عام
عرب کا اخلاقی معیار بہت بُرا ہونا چاہیے۔ چھوٹی چھوٹی رقوم کا خیال ان
دیسی باشندوں کے ہر وقت دامنگیر رہتا ہے شتربان اپنی مالی مشکلات
ظاہر کرنیکا کوئی موقعہ بھی بدین خیال اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ہے کہ
واجبی مقدار سے زیادہ رقم مانگنے میں یہ تکالیف اس کی مدد کا باعث ثابت
ہوں گی۔ علاوہ ازیں ختم سفر پر بخشش ضرور طلب کیجاتی ہے۔ عربوں کی
پُر گوئی اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہ لوگ آگ تاپتے ہوئے بات چیت
میں ساری رات گذار دیتے ہیں لیکن اُن کی ساری گفتگو کا نتیجہ روپیہ اور صرف
روپیہ ہوتا ہے۔ فرانک۔ پیاسٹر۔ مجیدی۔ صولدی۔ اور بخشش۔ یہ وہ
مکروہ الفاظ ہیں جو ہر وقت اُن کے ورد زبان رہتے ہیں۔ شتربان گھنٹوں
آپس میں اُس حقیر مالی تفوق پر تیزی سے بحث کرتے ہیں جو ایک شخص کو دوسرے
پر مسافر سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کے باعث پیدا ہوا ہو ایسی حالت میں
یہ بھی بہت ممکن ہے کہ متنازعہ بحث کا مسئلہ صرف فرضی منافعہ کی اُمید
پر قائم ہوا ہو اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ چنانچہ ایک
ایسا ہی جھگڑا ہمارے شتربان اور دو ٹیوسی عربوں میں اسقدر بڑھ گیا
کہ یہ لوگ اپنی تقریباً بیکار بندوقیں چلانے پر آمادہ ہو گئے تھے گازوٹ
نے یہ حالت دیکھکر دخل دینا مناسب سمجھا چنانچہ اُس نے تینوں آدمیوں
سے جو غصہ میں بھرے ہوئے تھے بحیثیت خود مسلمان ہونے کے دریافت
کیا کہ کیا انھیں شرم نہیں آتی تھی کہ میری یعنی ایک عیسائی کی موجودگی
میں جو اُن کے مالک کا بچا بھی تھا اور تھا بغیر کسی معقول وجہ کے اخوت اسلامی

کو بالائے طاق رکھکر آپس مین دشمنی کا اظہار کرین۔ حالانکہ صرف دو میل کے
فاصلہ پر اطالوی کتون کا ایک جنگی جہاز موجود تھا پس ایسے وقت مین پیغمبر اسلام
کے تمام سچے پیرؤون کو چاہیے کہ ذاتی اغراض کو ترک کر کے یکدل ہو جائین
وغیرہ وغیرہ اس مناسب حالات گفتگو کا عمدہ اثر فوراً ہی پیدا ہوا چنانچہ
ایک ہی منٹ مین ایک ہی بوتل مین سے یہ لوگ لغمے پینے لگے اور دوستانہ
سلسلہ کلام شروع کر دیا۔ میرے خیال مین یہ عرب لوگ ایسے بچے ہین جو کبھی
بڑے نہون اور نہ کچھ زیادہ پیارے ہی معلوم ہوتے ہون۔

طرابلس سے درحقیقت بیرونی دنیا بالکل ناواقف ہے۔ یوروپ
مین کسی شخص نے دیکھا تو کجا۔ رکڈالن۔ زوارہ۔ زاویہ۔ یا عزیلات۔
جیسے قصبون کا نام بھی نہین سنا ہے؟ یہ بالکل سچ ہے کہ حکامان طرابلس
نے سیاحون کے لیے دقتین پیدا کر رکھی تھین حتیٰ کہ اگر کوئی شخص قسطنطنیہ سے
تذکرہ یا فرمان بھی اپنے ساتھ لائے تب بھی ایک غیر مسلم کے لیے اندرون ملک
مین دور تک پیشقدمی کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ تاخیر اور ممانعت کے معمولی
وجوہات گورنمنٹ کی جانب سے یہ بیان کئے جاتے تھے کہ بیابان مین سفر
کرنے کے لیے سواری کا اہتمام اور مذہبی مجنون عرب فرقون سے جو اندرون
ملک مین آباد ہین سیاح کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا بار اپنے سر لینا گورنمنٹ
پسند نہین کرتی تھی۔ لیکن علاوہ ان وجوہات کے جو ایک حد تک صحیح نہین
ایک دلی رکاوٹ دوسری قسم کی موجود تھی۔

حکامان طرابلس و قسطنطنیہ مدت سے اس دولت سے آگاہ تھے
جس کی موجودگی اندرون ملک مین بیان کیجاتی ہے اور جس مین فاسفورک
ایسڈ کا نمک بھی شامل ہے۔ گو ترکی عہدہ داران ذرایع آمدنی کو ترقی نہ دینا

چاہتے ہون یا خود اس امر مین مجبور ہون تاہم انھون نے ارادہ کیا تھا کہ
اندرون ملک کے اُن حالات سے کوئی اجنبی آگاہ نہونے پائے۔ اٹلی کے
فرقہ اشتراکیہ یا کم ازکم ایسے اصحاب کی بڑی تعداد جنھون نے مسلسل اس
احمقانہ و غاصبانہ جنگ کی مخالفت کی ہے ہمیشہ بزور بیان کیا ہے کہ اس
جنگ کی ابتدا ار موقعہ پرستون یا ساہوکارون نے کی ہے جو فرضی الڈورا ڈو
کوتر کی طرابلس کے اندرون ملک مین دیکھنے کے خواہشمند تھے جیسے ایک
اطالوی سپاہی کو کھلے بندون اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے سُنا ہے کہ موجودہ
جنگ کا مخرج مسئلہ مالیہ ہے نیز یہ کہ اطالوی "طرابلس قائم رہو" کے وطن
پرستانہ شوروغوغا کے پس پردہ کمپنیون کے مالکون اور بینکوڈی کے روما
کی خاموش حرص و ہوا اپنا کام برابر کر رہی تھی۔ ان بیانات کی اصلیت
اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے کہ تواریخ کی بنیا ذکرار روایت پر قائم ہے
میری رائے مین مالیہ اور جنگ پر ایک دلچسپ اور سبق آموز طغرا لکھا جانا چاہیے
روپیہ کی حرص بڑے پیمانہ پر پہونچکر کسی خطرہ کی پروا نہین کرتی۔ قزاق یا
نقب زن کو دیکھیے کہ وہ اپنے اعضا کی قطع و برید و شکست و ریخت حتی کہ اپنی
ہلاکت کا باعث خود آپ ہی ہوتا ہے اسی طرح ناعاقبت اندیش مہاجن اپنے
ملک کی سپاہ سے ایک خطرناک و مکروہ خدمت اپنی ذات کے لیے انجام دلواتا ہے
چنانچہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکو اور مہاجن مین کیا فرق ہے عورتون
اور مردون کی خونریزی اُن کی آہ و بکا بیشمار تکالیف بیماری و تباہی کا ذرہ بھر
بھی خیال نہین کیا جاتا جبکہ بحصہ رسدی عام منافع کی اُمید جلد آسانی
سے قائم کر لی گئی ہو۔ کیا خود انگلستان کو یہ تلخ تجربہ حاصل نہین ہوا ہی؟

سلہ مدت ہوئی کہ اسپین کے متلاشیان زر نے زرخیز امریکہ کو یہ نام عنایت کیا تھا۔ ۱۲

بیس ہزار انگریزی سپاہ اور ہزارہا بوڑھے عورتوں مردوں اور بچوں کی اموات میدان جنگ ہسپتالوں اور مرکزی کیمپوں میں واقع ہوئیں۔ کھیت اور مکانات تباہ کئے گئے قومی قرضہ حد سے بڑھ گیا کہ باوجود ہماری گورنمنٹ کی شاندار مصالحتانہ کارروائی کے ابھی تک موجود ہے لیکن یہ تمام آلام و مصائب ساہوکاروں کی نظر میں جنھوں نے یہ جنگ جاری کرائی تھی کیا وقعت رکھتے تھے۔ ہمنے اسوقت اس سفر واپسی میں ذرا سا اختلاف پیدا کردیا تھا چنانچہ رگڈالن ایک جانب ہماری راہ سے علیحدہ بچ رہا تھا جس کی وجہ سے ہمیں اور زیادہ تجربہ ترکوں اور عربوں کی مختلف المزاجی کا حاصل ہوا مجھے اپنے تمام زمانہ سفر میں کبھی بھی کوئی ایسا ترک سپاہی نہیں ملا جسنے انعام کی خواہش یا امید ظاہر کی ہو خواہ لُٹتے مجھے ایسی ہی مدد کیوں نہ دی ہو جو اُس کے فرائض سے بالکل باہر ہو لیکن وہ دو طرابلسی سپاہی جو ہمارے بدرقہ میں عزیزیہ سے زاویہ تک اور زاویہ سے عزیلات تک شریک تھے بدتر قسم کے چور اور اوچکے تھے ہم اپنے ساتھ گھوڑوں کے لیے چاول کا دانہ لیتے آئے تھے جس کی ہمارے جانوروں کو سخت ضرورت تھی۔ اس بدقسمت گھوڑے کے سم جسپر میں سوار تھا ورم کر آئے تھے چنانچہ مینے اُس کے آرام کے خیال سے زوارہ تک سفر کا ⅘ حصہ پیدل طے کیا تھا لیکن مجھے بہت شبہ ہے کہ آیا اس تھکے ماندہ جانور کو منزل پر پہونچنے کے بعد مٹھی بھر دانہ دیا گیا ہو۔ گو دوسرے دن صبح خواب سے بیدار ہونے کے بعد چاول کے راتب میں ایک دانہ بھی موجود نہ پایا گیا سب غائب تھا چنانچہ دریافت پر عرب سپاہی نے بیان کیا تھا کہ قیام گاہ پر پہونچکر سارا دانہ گھوڑوں کو کھلادیا تھا تاہم مجھے یقین ہے کہ اس بدمعاش عرب نے

راتون رات فندق مین کسی اپنے ہی جیسے دوسرے بدوضع عرب کے ہاتھ سارا اثاثہ فروخت کردیا ہوگا۔ مینے اور گازٹوٹ نے اس شخص کی شکایت زاویہ مین محمد بے سے کی جس نے اُسے جلد ہی حراست مین لے لیا۔ نہ صرف میرا گھوڑا بُری حالت مین تھا بلکہ گازٹوٹ کے گھوڑے کی حالت بھی کچھہ اچھی نہ تھی چنانچہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ بہت عرصہ بعد مستقل زمانہ مین جب قومین عقلمندی ترقی کرے گی اور مہذب دنیا سے تلوار کی احمقانہ مداخلت کو ترک کردیا جاویگا تو اسوقت ماہرین علم اخلاق جب گذشتہ زمانہ کی وحشتناک حماقت اور بدی پر پُر افسوس نظر ڈالکر اپنے سلسلہ خیالات مین وہ مکروہ تکالیف بھی مناسب طور پر شامل کرین گے جو آج کل تقریباً ہر ایک جنگ مین بے زبان جانورون کو پہونچتی ہین۔ زمانہ حال کی فوجی پیشقدمی کے آثار سینکڑون مردہ اور قریب المرگ جانورون کی موجودگی سے ظاہر ہوتے ہین بلوم فونٹین کیجانب پیشقدمی کی اثنا رمین جانورون اور آدمیون کو کمی خوراک کی وجہ سے یکسان تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے مقابلہ مین ایسے جانورون کو جو عرب جیسی سنگدل قوم مین موجود ہون غیر ضروری بیرحمی و تشدد برداشت کرنا ہوتی ہے۔

چونکہ آسمان ابر کی وجہ سے تاریک ہو رہا تھا لہذا اسپنگ رائٹ نے دوسرے دن بھی زوارہ ہی مین مقیم رہنے کا ارادہ کیا میرے دوست اخبار نویس کی حالت جلد جلد روبہ صحت ہوتی جارہی تھی لہذا مجھے پوری اُمید تھی کہ وہ اور اسکا وفادار ملازم ہمین بنی گردان مین جا ملین گے۔ اور اس طرح مجھکو پھر اس کی ہمنشینی کا لطف حاصل ہوگا۔ لیکن سپنگ رائٹ بنی گردان اسوقت پہونچا جبکہ مین اس مقام سے روانہ ہو چکا تھا موجود

حالت مین صرف یہی اُمید کرسکتا تھا کہ یہ تعویق عود مرض کے باعث نہوئی ہوگی۔

گو صوبہ طرابلس کے ساحل سمندر پر شہر طرابلس کے مغربی جانب ہر ایک قصبہ ریت کے ٹیلون مین گھرا ہوا ہے لیکن عزیلات مین ان ٹیلونکی بہ نسبت اور مقامات کے زیادہ کثرت ہے جب مسلمان اپنے طویل اور بے لطف سفر سے بالکل تھک جانے کے بعد بھی خود اور اپنی سواری کو ان ٹیلون کے عبور پر مجبور پاتا ہے تو اس کو بڑی پژمردگی طبیعت محسوس ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ہوا چل رہی اور باریک ریت اُسکے چہرہ پر لگاتار برس رہی ہو ان ریتیلے ذرون سے آنکھ مین دُکھنے یا کوئی دوسری تکلیف پیدا ہو جانیکا احتمال رہتا ہے۔ ۱۸۹۸ء عبرۃ کی جرائیم سے موثر شدہ سروکی یہ حالت تھی کہ اگر اسکا ایک ذرہ بھی منہ مین پہونچ جاتا تھا تو گلے مین ورم پیدا ہو جاتا تھا عزیلات مین ہمین اپنا قدیمی کمرہ قیام کے لیے ملا جس مین ہمنے کھانا کھانیکا اہتمام شروع ہی کیا تھا کہ ایک سپاہی بڑی کشتی اپنے ساتھ لئے ہوے وارد ہوا جس مین بُھنا ہوا گوشت انڈے اور چاول تھے ہمنے بلا دریافت کہ یہ کھانا کہان سے آیا تھا کھانا شروع کردیا۔ ابھی فراغت نہ پائی تھی کہ ایک اجنبی جرمنی کمرہ مین داخل ہوا اور ہمسے یہ اپنا تعارف پیدا کیا کہ وہ برلن کے ایک اخبار کا مصور نامہ نگار تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ دو گھنٹے پیشتر ایک ترکی اسٹاف افسر علی فہمی بے کے ساتھ عزیلات مین وارد ہوا تھا اور ایک عرب کو دو فرانک تھوڑا سا گوشت خرید لانے کے لیے دیے تھے لیکن نہ تو عرب ہی واپس آیا اور نہ اُسکو گوشت ہی میسر ہوا تھا۔ اس شخص نے افسرون کے باورچیخانہ سے تھوڑی سی ترکاری لی تھی لیکن پھر بھی جیساکہ اُسنے بیان

کیا اُس کو اشتہا باقی تھی۔ اس صورت مین ہمین سوائے اسکے اور کوئی چارہ دکھائی نہین دیتا تھا کہ اُسے اپنی لذیذ اور گرم کھانے مین شریک کرین چنانچہ کسیقدر اُسے سرد مہری سے اُسے مدعو کیا گیا ہمنے ابھی تک کچھ نہ کھایا تھا اور ہمارا کھانا چار بھوکے مسافرون کو بمشکل کفایت کرسکتا تھا تاہم مجبورًا اس ناخوانده مہمان کی مینربانی کرنی پڑی کھانا کھانے کے بعد اُس نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا اور مجھے باصرار سگریٹ کا ایک پیکیٹ دینے لگا۔

ابتک جو نہایت خوش الحان انسانی آوازین مینے سُنی ہین اُن مین عزیلات کے موذن کی آواز بھی شامل کرتا ہون جس نے مجھے طلوع آفتاب سے پیشتر جگا دیا تھا۔ روانگی سے قبل ہم علی فہمی بے سے ملے۔ صرف یہی عرب ایک ایسا طرابلسی افسر تھا جو ترکی اسٹاف مین شامل تھا اور صرف یہی ایک ایسا افسر تھا جو بدچلن اور بیمروت پایا گیا ہمنے علی فہمی بے سے زوارہ تک رہنمائی کے لیے ایک سپاہی طلب کیا لیکن اس شخص نے ہماری درخواست نفرت سے نہ صرف رد کردی بلکہ کمانڈنٹ کو بکوشش جتلا دیا کہ ہمارے لیے بدرقہ کی کوئی ضرورت نہین ہے گارڈ ٹوٹ نے گذشتہ رات ایک بدمعاش عرب سپاہی کو چار فرانک گھوڑون کا دانہ خریدنے کے لیے دیے تھے جس کے متعلق آج صبح معلوم ہوا کہ گھوڑون کو دانہ کھلائے بغیر یہ شخص روانہ ہوگیا ہے چنانچہ ہمنے علی فہمی کو اس کیفیت سے آگاہ کردیا لیکن ابھی بھی اس بدبخت افسر نے عرب چور کا نام نوٹ بک مین نہین لکھا۔ جیسا کہ ایک ترکی افسر نے ایسی ہی چوری کی صورت مین کیا تھا بلکہ بظاہر گارڈ ٹوٹ کے دھوکا دیے جانے پر خوش معلوم ہوتا تھا مختصر یہ کہ اس افسر کا برتاؤ قابل نفرت تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی تھی کہ وہ چڑچڑے پن کی حالت مین تھا اور افسر تو

کوشش کر کے دو مہینے پیشتر میدان جنگ مین پہونچ گئے تھے لیکن ان عرب صاحب نے حال ہی مین ورود مسعود کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اگر ترکی محکمہ جنگ نے بجائے اجنبی مفتی بے کے علی فہمی کو اسٹاف کا اعلی افسر مقرر کیا ہوتا تو اول الذکر بے مثل افسر کی عدم موجودگی مین کس طرح عثمانی اسٹاف عنبر ون سے مختلف خدمات کی انجام دہی کا خواہشمند ہو سکتا تھا۔؟

اس دیسی افسر کے غیر مہذبانہ برتاؤ کے خلاف ہماری منصفانہ ناخوشی ایک نئی دریافت کے باعث کسیقدر کم ہوگئی اور وہ اس طرح کہ جب ہم روانگی کے لیے سوار ہو رہے تھے تو اسوقت ہمین یہ معلوم ہوکر تعجب اور افسوس ہوا کہ گذشتہ رات ہمنے جو کھانا کھایا تھا اسکی قیمت جرمن مصور نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ اسبات کو بالکل فراموش کر کے کہ اُسکے دو فرانک کا کیا حشر ہوا تھا مصور مذکور نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آپ کو اس کھانے مین شریک کیا جس کی قیمت وہ اپنی جیب سے ادا کر چکا تھا اور جب سگریٹ کا بکس میری نذر کرنے لگا تو مین قیاس کر رہا تھا کہ اس نذرانہ سے ہماری مہمان نوازی کا معاوضہ کیا جا رہا ہے چنانچہ اب روانگی کے وقت ان باتوں کا خیال کر کے ہم سب نے اُسے الوداع کہتے ہوئے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

اطالیون نے زنزور کے قریب سلسلہ تار قطع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہم اپنی روانگی کی اطلاع زوارہ ارسال نکر سکے جہان مقیم ہونا تھا جب ہم زوارہ پہونچ گئے اور ہماری آمد کی اطلاع قابل تعریف بمباشی موسیٰ بے کو ہوئی اُس نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا بیچارہ حسن آفندی بیماری سے شفا پانے کے بعد اب پھر تین دن عود مرض کے باعث پیشتر سے زیادہ بیمار ہوگیا تھا اُس کے چہرہ سے مرض کی خوفناک ترقی کے آثار ظاہر تھے

اور نقاہت بہت بڑھ گئی تھی حسن آفندی کے ملازم ابراہیم نے جو یونانی
زبان مین ہم سے گفتگو کیا کرتا تھا ہمارے آرام و آسایش مین کسی قسم کی
فروگذاشت نہ ہونے دی۔ یہان مجھے وہ نن کمیشند افسر بھی ملا جسکا
بھائی چکاگو مین رہتا تھا اور جس سے مجھے روانگی میدان جنگ کے اثنا مین
واقفیت حاصل ہوئی تھی اس شخص سے میرا بوینڈی دوست بہت دیر
گفتگو کرتا رہا۔ گاز ٹوٹ بار بار میرا بھائی کہکر اس افسر کو مخاطب کرتا تھا
چنانچہ ان دو لفظون نے اسے گاز ٹوٹ کی مداحی مین بندہ بے دام بنا دیا
موسیٰ بے کی نشست کا کمرہ ہمین شب خوابی کے لیے دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا
جس مین ہمنے میدان جنگ کو جاتے ہوئے قیام کیا تھا لیکن موجودہ حالت
مین بہ نسبت گذشتہ ایام کے اس مین بہت کچھہ تبدل و تغیر واقع ہوا تھا
گو وہ بڑا سوراخ جو اندرونی جانب اطالوی گولے نے پیدا کر دیا تھا ابھی تک
موجود تھا لیکن گولہ باری کی اور دیگر تمام علامات مٹا دیگئی تھین - اور وہ
کمرہ جس مین ہمنے پہلی مرتبہ پھٹنے والی گولیون کے ٹکڑے جمع کیے تھے فی الحال
میزون۔ کرسیون۔ بچھونون بدون وغیرہ وغیرہ سے آرام دہ طریقہ پر آراستہ
ہو رہا تھا۔ اس لائق افسر نے بہت انکساری سے اپنی کامیابی کا جو سیدی
سعید مین خشکی پر اترنے والی اطالوی فوج کے مقابلہ مین اسے حاصل ہوئی
تھی ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کی باقاعدہ سپاہ اور پر جوش عرب معاونین
بالکل تیار بیٹھے ہوئے ہین اس لیے کہ اطالویون نے زوارہ مین فوج
اُتارنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اور جسکا ذکر اطالوی اخبارات مدت سے
کر رہے ہین جلد عمل مین لائی جائے ۔ ساحل سمندر کے اُس حصہ کی جو
بمباشی کے زیر اثر ہے مسلح عرب اچھی طرح حفاظت کر رہے تھے یہ لوگ

دل سے چاہتے تھے کہ خشکی میں دشمن سے قریب ہو کر لڑنیکا موقع ہاتھ
لگے کیونکہ اطالوی سپاہی اپنے جنگی جہازوں میں بالکل محفوظ ہوتے ہیں
تواره میں بدرقہ یا گھوڑا یا خچر کی دستیابی ناممکن تھی بس میںنے دو مجیدیہ
پر ایک اونٹ کرایہ کیا تاکہ جب ہم پیدل چلتے چلتے تھک جائیں تو
اسپر باری باری سے سوار ہوتے رہیں۔ روانگی کے وقت ابراہیم درخت
سے ایک لکڑی میرے لیے کاٹ لایا تاکہ اونٹ کے ہانکنے میں اس سے
مدد ملے۔ تواره سے روانہ ہوتے وقت ہمارا پختہ ارادہ تھا کہ رات شوشہ
میں گذاری جائے۔ لیکن یہ سفر بہت طویل تھا اور علاوہ ازیں ایک
واقعے جس کا ذکر آگے کیا جائیگا ہمیں تمرانیسی سرحد پر پہونچنے سے
باز رکھا۔ جب ہم قلعہ بوغماش کی خوبصورت دیواروں کی جانب بڑھے
چلے جاتے تھے تو ایک توپ چلنے کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد
گولہ پھٹنے کا دھماکا ہوا یہ آوازیں سنکر ہمنے سمندر کی جانب نظر دوڑائی
چنانچہ ہمیں دو جنگی جہاز دکھائی دیے جو ٹاپوؤں کی قطار کے بیرونی جانب
لنگر انداز اور کہنہ بلاک ہوس پر تیزی سے گولہ باری کر رہے تھے۔
ان دونوں جہازوں سے جو توپیں اسوقت چل رہی تھیں وہ بظاہر مختلف
پیمانہ کی معلوم ہوتی تھیں پھٹنے والے گولے توپ کی نال سے نکل کے ہوا
میں سائیں سائیں کرتے ہوئے ریت پر پہونچتے تھے جہاں اُن کے
پھٹنے سے انسان کو بہرہ بنا دینے والا شور پیدا ہوتا تھا۔ اس دوسری مرتبہ کی
گولہ باری کا نتیجہ اسقدر بے اثر ثابت ہوا کہ اسپر اعتبار کرنا ایک مشکل امر ہے
یعنی ڈیڑھ سے زیادہ گولے پھینکے گئے لیکن اس ساری گولہ باری سے قلعہ
کی کسی دیوار میں ذراسی خراش بھی نہیں آئی۔ شام کے وقت میںنے وہ مقام

بھی دیکھا جہان ۶ - انچہ قطر کا ایک گولہ پھٹا تھا مجھے اُمید ہے کہ یہ گران قیمت
گولہ باریان اطالوی ٹیکس دہندہ کی خوب خبر لین گی چنانچہ اگر ہم اوسط
قیمت سے اس گولہ باری کے صرفہ کا اندازہ کرین تو ہمین کم از کم یہ معلوم ہوگا
کہ دو سو پونڈ کے گولے اس جگہ برباد کیے گئے ہین اس موقعہ پر اطالوی توپچیونکی
قادر اندازی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا - اس بو قماش کے سفید رنگ
والے قلعہ پر جو بلندی پر واقع ہونے کے علاوہ توپون کی پوری زد اور جہازون سے
خوب صاف نظر آتا تھا آدھ گھنٹے متواتر گولہ باری کی گئی لیکن ایک گولہ بھی
قلعہ کی کسی دیوار سے نہین ٹکرایا - بو قماش یا زوارہ مین جو کچھہ مینے اپنی آنکھون سے
دیکھا ہے یا جو بیانات مینے ایسے غیر جانبدار شاہدون سے سنے ہین جو
ایام جنگ مین شہر طرابلس مین موجود تھے اُن کی بنا پر مین صرف یہی کہہ سکتا
ہون کہ اطالوی توپخانہ کی نشانہ بازی اسدرجہ غلط اور بے نتیجہ ہے کہ اسکو
دیکھکر افسوس ہوتا ہے اور اس طرح ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے
جہازون مین بھی ایسے ہی نالائق ثابت ہو چکے ہین جیسے کہ اپنی خندقون مین۔
پانچ بجے شام کے جب تاریکی پھیلنی شروع ہو گئی تھی گولہ باری بند
کر دی گئی لیکن جہازون کی روشنی سے اُنکی موجودگی کا پتہ چلتا تھا - اسوقت
قلعہ کی جانب ہم زیادہ احتیاط سے بڑہے تھے کیونکہ ممکن تھا کہ اس مین چند
آدمی موجود ہون اور وہ ہمین رات کی تاریکی مین اطالوی سمجھکر کوئی ایسی حرکت
نہ کر بیٹھین جسکا نتیجہ ہمارے لیے ضرر رسان ثابت ہو - بی نے جسے جنوبی افریقہ
مین خدمت جاسوسی کی انجام دہی کا تجربہ حاصل تھا ہمسے آگے روانہ ہوکر
یہ دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ قلعہ مین آیا ترکون یا عربون کی موجودگی کی کوئی
علامت پائی بھی جاتی ہے یا نہین - مینے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ مجھے

یہ معلوم نہیں تھا کہ لفظ جاسوسی جنوبی افریقہ مین کن معینون مین استعمال کیا
جاتا ہے بہرحال بی نے اس موقعہ پر جاسوسی کی خدمت جس طرح انجام دی
اگر اُسے معیار قابلیت بنایا جاوے تو میری رائے مین جنوبی افریقہ مین جاسوسی
کی خدمت ایک سخت نا عاقبت اندیشانہ کارروائی ہوسکتی ہے مینے مروجہ
قواعد کا خیال کرتے ہوئے یقین کیا تھا کہ بی کسی بلندی پر چھپکر قلعہ سے تخمیناً
دو فرلانگ فصل رکھتی ہو دوربین کے ذریعے اسکی حالت کا اندازہ کرکے ہمین
سیٹی بجا کر اصلی حالت سے مطلع کریگا۔ لیکن ان حضرت نے ایک عجیب جدت
اختیار کی جسکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ الغرض بی ہمارے آگے آگے اور ہم بی سے
دو سو قدم پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ تاریکی برابر بڑہتی چلی جارہی تھی۔ اسی اثناء مین ہمین
یکایک سامنے سے بہت سے آدمیون کی آوازین بلند ہوتی سنائی دین
جن مین بی کی سیٹی بھی سنائی دی گاڑ ٹوٹ رہین۔ اور میرے ٹیوننسی ہمراہی
فوراً ایک کربی کے پاس پہونچے جو بڑی خطرناک حالت مین پایا گیا۔ اُسنے
بظاہر فیصلہ کرلیا تھا کہ موقعہ جا پہنچے یا اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے بغیر
بلاک ہاؤس کی دیوارون تک بیدھا بڑہا چلا جائے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ اسقدر
خوفناک پیدا ہونا کہ جسکا افسوس ناقابل تلافی ہوتا اندنون بوقماش
مین ایک ترکی سارجنٹ اور تقریباً بیس عرب مسکن گزین تھے یہ عرب
بی کو دیوارون کے قریب آتا دیکھکر فوراً ہی قلعہ سے باہر نکل پڑے اور اُسکو
گھیر کر چاقوؤن سے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن تُرکی سارجنٹ نے اسموقعہ پر
دخل دیکر بی کی جان بچالی۔ اسوقت یہ عرب تازہ ترین گولہ باری کے باعث
غصہ مین بھرے ہوئے تھے اور ایک یوروپین کو دوسرے یوروپین سے
بالکل شناخت نکرسکتے تھے۔ بی عربی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا علاوہ ازین

حال ہی مین اطالیون کو سیدی سیمرا مین خشکی پر اُترنے سے بہر رینٹیلے ٹیلون کے محافظ عرب اور بھی چوکنے ہو گئے تھے منظر بریں بی سخت خطرناک حالت مین مبتلا ہوگیا تھا لیکن ہاتے جلد ہی موقعہ پر پہونچکر اس کی صفائی پیش کردی وہ ترکی سارجنٹ جس نے عین موقعہ پر پہونچکر اپنی مداخلت سے بی کی جان بچائی تھی ایک بہت خوبصورت خوش خلق و خوش لباس شخص صاف ستھرا سفید کالر لگائے موجود تھا یہ شخص عربون پر اس طرح حکومت کرتا تھا جیسے کہ کوئی حکمران باپ اپنے بچون پر۔ بی کے متعلق عربون کی رائے کا یہہ خلاصہ کہ اس کی کارروائی بالکل احمقانہ لیکن دلاورانہ تھی بالکل صحیح تھا مینے اس اظہار حماقت پر بی کو بہت کچھہ لعن وطعن کی اور اُسے جتلایا کہ اسکی حماقت کا کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہونیوالا تھا نیز یہ کہ آئندہ مین کبھی اس کی جنوبی افریقہ والی جاسوسی کو ہرگز دیکھنا پسند نہ کرونگا۔ بی مین باوجود بہت سی خوبیون کے بعض قابل گرفت باتین بھی موجود تھین اس شخص نے سوائے جنوبی افریقہ کے دنیا مین اور کچھہ نہ دیکھا تھا چنانچہ عام معلومات خصوصا عربون کے متعلق اس کی جہالت بیہودگی کی حد تک پہونچی ہوئی تھی وہ ایسے آدمیون مین جو انگلستان کے باشندے نہون اور اُن باشندون مین جو گوری آبادی سے تعلق نہ رکھتے ہون کوئی خاص امتیاز نکر سکتا تھا ظاہرا اُسے قدرتی طور پر یہ دعوی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف دوسرون کے آرام کا خیال نہ رکھنے مین حق بجانب ہے بلکہ اُسے اُن عربون کو جسمانی سزا دینے کا حق بھی حاصل ہے جو اسکے تعمیل ارشاد مین سستی کرین۔ یا اُسکی خواہش کو نہ سمجھہ سکین مینے اُسے جتا دیا تھا کہ ایک مذہبی مجنون عرب اور ایک شایستہ ہاٹن ٹاٹ مین بڑا فرق ہے نیز یہ کہ اپنے غلام کو اپنے ہاتھ

زدوکوب کرنا ایک ایسا اصول ہے جو طرابلس مین ناقابل عمل ورآمد ہے چنانچہ
مینے ممانعت کردی تھی کہ وہ یا کوئی دوسرا شخص میرے ملازمون کو نہ مارے پیٹے
لیکن باوجود اس تمام آگاہی کے اسکی خودپسندی وجاہلیت نے اس موقعہ
پراس کی جان لے ہی لی ہوتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱ر دسمبر کے بعد
بی کا زندہ رہنا ایک قسم کی کرامت ہے۔

ہمارے قلعہ مین داخل ہونے کے بعد سارجنٹ اور اُسکے رفقا نے
اطالویون کی بے سود گولہ باری پر فرمایشی قہقہے لگائے چونکہ اسوقت
چاند نکل آیا تھا مینے اس کی روشنی مین تھوڑی سی چہل قدمی اُن گولون
کے پھٹنے کے نشانات دیکھنے کی غرض سے کی جنھین مین ایک میل سے
چلتے ہوئے دیکھ چکا تھا ایک تین سو گز کے دائرہ مین ادہر ادہر گولون
کے گرنے اور پھٹ جانے کے آثار موجود تھے لیکن عملی طور پر کہا جا سکتا
ہے کہ بو قماش کی دوبارہ گولہ باری بغیر کسی نقصان کے ایک تھیٹر مین دکھلائی
جا سکتی ہے۔ ۴ر جنوری کے اخبار پاٹن مین اس واقعہ کی جو کیفیت شایع
ہوئی ہے وہ اطالوی نامہ نگاران جنگ کی دروغ بیانیون کا ایک نمونہ
ہے جسکو یہ لوگ یوروپ ارسال کیا کرتے ہین چنانچہ یہ تحریر بھی حسب معمول
غلطیون سے پُر ہے وہ کثیر التعداد مسلح جنگجو جنکا اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا
گیا ہے صرف ایک سارجنٹ اور بیس عرب تھے اور بجائے راہ گریز اختیار
کرنے کے جیسا کہ نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے یہ مختصر جماعت چاردیواری
مین بیٹھی قہقہے لگاتی اور خوب غپ شپ کرتی رہی مگر جہازون کے
نالایق توپچی ان عربون کے پاس پاس گولے پھینک رہے تھے لیکن
یہ لوگ ابتدا گولہ باری سے اخیر تک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہین

ہٹے۔ علاوہ ازین اس تحریر مین جن بعض سوارون کا ذکر کیا گیا ہے اس کی غالبًا غالبًا ہمارے ہی اوپر رکھی گئی ہے کیونکہ ہینے اور بی اور گاڑ ٹوٹ نے معہ مین ملازمون اور دو شتربانون کے قلعہ مین صرف آدہ گھنٹے سستانے کے بعد چاندنی رات مین سرحد کی جانب سفر شروع کردیا تہا چنانچہ غالبًا ہماری اسی حالت کو شکست فاش کھا کر راہ فرار اختیار کرنا بیان کیا ہے لیکن مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری راہ فرار زیادہ سُست رفتار تھی۔

قلعہ بو قماش مین ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہم چاندنی رات مین پھر اپنے پُر تکلیف سفر پر روانہ ہوئے چاند مین اونٹ کے راستہ کا نشان اچھی طرح دیکھائی دیتا تھا چنانچہ ہم گم شدگی راہ سے بیخوف ہوکر چلتے رہے دونون جنگی جہازون کی روشنی چٹانون کی لانبی قطار پر پھیلی ہوئی ہمین برابر دکھائی دے رہی تھی۔ ہم اس حالت مین ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرتے رہے صبح کے آٹھ بجے روانہ ہوکر رات کے ۹ بجے تک سفر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا گو اس عرصہ مین ہم باری باری ایک اونٹ پر جس کی سواری بجائے خود پریشان کن تھی سوار ہوتے رہے تاہم باوجود صعوبت سفر مین چاہتا تھا کہ ابھی اور آگے بڑھکر قیام کیا جائے لیکن بی نے اپنی گھائل ایڑی جس مین ریت کی رگڑ سے تکلیف پیدا ہوگئی تھی معذرت مین پیش کی اور گاڈ ٹوٹ نے آبادی مین مقیم ہونا بدین وجہ ناپسند کیا کہ وہ عربونکی دہوکہ بازی سے دق ہورہا تھا۔ پس بیابان مین ہمنے رات کے نو بجے شب باشی کا تہیہ کرکے پانچ منٹ مین خیمہ استادہ کرلیا جس مین اگرچہ صرف ایک شخص بآرام و آسایش سو سکتا تہا لیکن اسوقت بحالت مجبوری ہم تین آدمیون نے اس چھوٹے سے ڈربے مین بند ہونا منظور کیا۔ ہمارے عرب ہمراہی خیمہ کے پہلوؤن یا اونٹون کے نزدیک اپنے لبادون مین گٹھریان

بنکر پڑ گئے۔ ان لوگون کو بوفماش سے ہماری روانگی ایک آنکھہ نہین بھائی
کیونکہ قلعہ مین سردی سے محفوظ ہوکر ان لوگون کو اپنے بھائی بندون سے
بوفماش کی تازہ ترین گولہ باری کے متعلق غپ شپ کا بہت اچھا موقع
ملسکتا تھا۔ غالباً یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرتے ہون گے کہ ہم یوروپین
کسقدر بیوقوف تھے کہ طلوع آفتاب کی سمت سردی اور رات کی کثرت
شبنم کو ایک محفوظ عمارت مین شب باشی پر ترجیح دی۔ مینے اسوقت
اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اُن نئے نئے تجربون کا خیال کیا جو مجھے ۱۹۱۱ء
مین دستیاب ہوئے تھے بڑے دن کی شام ایک غیر آباد حرم مین اور
اس کی رات ایک خالی قصبہ مین گذاری تھی فی الحال نئے سال کی رات
ایک چھوٹے سے ڈیرے مین گذارنے کے لیے آمادہ تھے جو وسط بیابان
جنگلی درختون کے درمیان استادہ کیا تھا جسمانی تھکن کے باعث نیند
کا مجھپر اسقدر زیادہ غلبہ ہوا کہ ختم سال پر حسرت آمیز نظر ڈالنے کی مہلت
نہین ملسکی لیکن بی سے طعام شب اور ناچ کا ذکر کیے بغیر نہین رہا گیا چنانچہ
اُس نے اس سلسلہ بیان مین یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ آئندہ سال کے لیے
ان تفریحون مین اپنی شرکت کا وعدہ کیا تہا۔ وعدۂ شرکت کے متعلق مین
یہ خیال کرتے ہوئے سو گیا کہ بی صرف اپنی خوش طالعی سے اسوقت
زندہ ہے ورنہ اسکا سرتن سے جدا اور جسم قلعہ بوفماش کی دیوارون کے
باہر موجود پایا جاتا۔

میری سمجھہ مین نہین آتا کہ لوگ کیون ختم سال کو اظہار مسرت کا خاص
موقعہ قرار دیتے ہین۔ سر کانن ڈائل اپنے ناول مین ایک نئے شادی شدہ
جوڑے کا ایک خاص مقبرہ پر پہونچنا اور وہان ایک عورت کے مجسمہ

پر جو کسی زمانہ مین خوبصورت تھی خاوند کا نظر ڈالنا اور پھر فوراً ہی اپنی محبوبہ بیوی کو نظر بھر کر دیکھنا اور اس تمام خطرہ کو پوری طرح محسوس کر لینا جو انسانی زندگی سے وابستہ ہے ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ مین اس کی تطبیق اُن لی جذبات سے کئے بغیر نہین رہ سکتا جو ہر ایک شخص کے دل مین خواہ وہ کیسا ہی سنگدل کیون نہو ختم سال پر الخطاط عمر و نیز دیگر عبرت آمیز دہائی سے پیدا ہوتے ہین لیکن بیابان مین تھکان کے باعث عالم تخیل مین غوطہ خوری کا بہت کم موقعہ ملا ہم سب جلد ہی سو گئے ۔ اور صبح ہی طلوع آفتاب سے پیشتر بیدار ہو کر کڑکڑاتی ہوئی سردی مین ایک دوسرے کو سال نو کی مبارکباد دی اطالوی جہاز ابھی تک ہماری نظر کے سامنے موجود تھے چنانچہ کازوٹ نے مجھے رائے دی کہ اگر یہ جہاز ہماری جانب نشانہ بازی شروع کرین تو مین وہ چھوٹا سا کپڑا جس پہ یونین جیک کی علامت بنی ہوئی تھی اور جس مین میرا اسٹیفر پستول لپٹا ہوا تھا کھجور کی اس لکڑی کے سرے پر باندھکر جو میرے ہاتھ مین موجود تھی بلند کرون مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ خود اطالیون کی قادر اندازی ہمارے لیے محافظت کا کام دیگی البتہ مجھے صرف اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر وہ ہمپر آگ برسانے لگین تو کہین قلعہ بو غماش کو کوئی نقصان نہ پہونچے ہماری یہ آخری منزل بہ نسبت اور منازل کے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور طویل تھی ۔ گو ساحل سمندر والی تمام دوسری منزلونکو مین ہنسی خوشی طے کر چکا تھا تاہم یہ ناممکن تھا کہ زندہ دلی اور خوش طبعی اس منزل کے اختتامی حصہ مین بھی قائم رکھی جاسکتی ہم گیارہ بجے کے قریب سرحد پار پہونچ گئے اور تقریباً ایک بجے شوشہ مین ایک دفعہ اور اپنے دوستون کے

درمیان شامل ہوے یہان عرب عمال مین سے ایک شخص مجھے پریشان کرتا
رہا کیونکہ ہین بی کے متعلق اس شخص کو کوئی بات بتانا نہین چاہتا تھا۔ آخرکار
ہمنے بنی غزوان سے بذریعہ تار آگے بڑہنے کی اجازت حاصل کرلی۔ اور
اُس کے ساتھ ہی سگریٹ و چار اور اِدہر اُدہر کی غپ شپ سے
سکون و آرام پاکر ایک بار اور سفر شروع کیا۔ یہان تک تو سب کچھ
ٹھیک ٹھاک تھا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہمارے لیے دوسری دقتون کی
ابتدا ہوئی۔ یعنی اول تو ہمپر تیز و تند ہوا کا حملہ ہوا اور بعد ازان موسلہ دہار بارش
شروع ہوگئی عرب لوگ گو اپنے جانورون کی آڑھ مین چھپتے رہے لیکن ایک
لمحہ ہی مین پانی مین غرق ہوگئے۔ بی کی پرانی برساتی ایسی سخت بارش مین
کام دینے کے لائق نہ تھی چنانچہ یہ بیچارہ بھی پانی مین تر بتر ہوگیا گازلوٹ
نے بارش سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اُس نے اپنا بڑا برساتی کوٹ مجھے
پہننے کے لیے دیدیا چنانچہ ساری پارٹی مین اکیلا مین ہی بارش سے محفوظ
رہ سکا اور وہ اسوجہ سے کہ مین علاوہ گازلوٹ کے کوٹ کے اپنی برساتی
بھی پہن رہا تھا خوش قسمتی سے عین اُسیوقت جبکہ بارش زور سے ہو رہی
تھی اونٹ پر میری سواری کی باری آپہونچی۔ عرب لوگ تو ہمیشہ کثرت باران مین
بری طرح پریشان ہو جاتے ہین۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت ہم مین سے
کوئی خوش نہ تھا۔ کثرت بارش نے ہمارے راستہ مین جا بجا پانی بھر دیا چنانچہ
اونٹ نے جو بلّی کی طرح پانی سے نفرت کرتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا
شروع کیا۔ قیاس چاہتا ہے کہ اونٹ کے پاؤن زیادہ دیر تک پانی مین
بھیگے رہنے سے پھٹ جاتے ہون گے اور اسی باعث اسے پانی مین چلنے
سے تکلیف ہوتی ہوگی بہرحال اگر ایسی حالت مین اس عجیب مخلوق کا

پاؤن رپٹ جاے تو اُس کے وزنی بوجھ یا مسافر کو زیادہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

آخر کار ہنی عردان کی بلندیان دکھائی دینی شروع ہوئین۔ ہمنے سفر واپسی کی اس منزل مین جو صد درجہ پریشان کن ثابت ہوئی تھی اپنے دلکو اِس خیال سے تسکین دی کہ عنقریب سونے کے لیے عمدہ بستر معہ چادر اور کھانے کے لیے لذیذ کھانا معہ شراب دستیاب ہوگا لیکن ہمارے قیاس کا پہلا جز غلط ثابت ہوا کیونکہ اس عجیب عمارت مین پہونچنے پر جو براہ تکلف ہوٹل کہلائی جاتی ہے ہمین یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ کوئی بستر کثرت مسافرون کی دستبرد سے محفوظ رہکر اسوقت ہمارے لیے ممکن الحصول نہ تھا۔ غذا کے مقابلہ مین ہمین بسترون کی کچھ زیادہ خواہش نہ تھی چنانچہ ہم بلا تامل کھانے کی جانب رجوع ہوے۔ ہمنے ہفتون ٹین مین بند کیا ہوا باسی گوشت کہایا تھا اور گدلا پانی جوش دیکر پیا تھا علاوہ ازین اور بیسیون چھوٹی بڑی تکالیف جنکا تعلق انسانی زندگی سے جدا نہین ہوسکتا تھا برداشت کی تہین لیکن صعوبات اب ختم ہوچکی تہین اسوقت میری نظر کے سامنے میز۔ کرسیان۔ ناپکین۔ انڈے۔ شراب۔ بہنا ہوا مرغ۔ شوربہ وغیرہ وغیرہ۔ مشروبات وماکولات ایسے آرام دہ طریقہ پہ سجے سجاے موجود تھے کہ میرا دل خوشی سے بے قابو ہوگیا۔ ضروریات زندگی کے متعلق ایسی چھوٹی چھوٹی خوشیان جتنی کہ اسوقت مین محسوس کررہا تھا ارسطو کے اصول کے مطابق اس دائرہ مین آسکتی ہین جو اس حکیم نے محسوس کی ہوئی خواہش کے برآنے کے متعلق کیا ہے اور اس قسم کی مسرتین فی الحقیقت بالکل سچی ہوا کرتی ہین خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ایک مدت

"تکلیف مین گذاری ہوہے کارلٹن سولے یارٹنرز کے ہوٹلون مین جو کھاے
کھائے ہین وہ ہرگز اسقدر مرغوب الطبع نہین تھے جیسا اسوقت ہینے
بنی غردان مین کھایا وہ کھانا جو مجکو رات کے وقت عدن مین سقوطرہ
سے بحرہ ہند کو ایک دیسی کشتی مین عبور کرنے کے بعد دستیاب ہوا تھا۔
چونکہ بی یا گارڈ نوٹ کے پاس کوئی ذریعہ کپڑے بدلنے یا انھین خشک
کرنیکا موجود نہ تھا لہذا انھون نے بھیگے کپڑے پہنے ہوئے تناول کیا یہ
ایک پرخطر عمل تھا جسکا نتیجہ علی الصباح ظاہر ہوا۔ ہم سب کی بڑی خوش
قسمتی تھی یہی سلامہ وہ ملنسار ٹیونسی جو سفاکس کا باشندہ اور عزبریہ مین
فوجی شفاخانہ کے ملازمون کو زخمیون کے میدان جنگ سے اٹھالانے
وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا اسوقت خلاف امید ہوٹل مین وارد ہوا چنانچہ
ہمنے اسے اپنے ساتھ کھانے مین شریک کیا۔ بعد فراغت طعام بنی سلامہ
ہمارے لیے مکان تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہی
واپس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ وہ اپنی جستجو مین کامیاب ہوگیا ہم اس
مہربانی کی تہ دل سے قدر کرتے ہوے اس کے ساتھ نئی فرودگاہ پہونچے
جہان ہمین رات گذارنی تھی۔ بی نے یہان پہونچکر آخری مرتبہ اپنی انگیٹھی
دہکائی اور گارڈ نوٹ کے شریک حال ہوکر باہمی مدد سے جہانتک ہوسکا اپنے
کپڑے سکھائے لیکن اسپہ بھی آخر کار مجبوراً یہی کپڑے پہنے ہوے کمبل کوٹ
برساتیان غرض جو کچھ ان کے ہاتھ لگا اسے اوڑھکر زمین پر ہی پڑرہے۔ لیکن
کچھ دیر بعد دونون کو جاڑے اور بخار نے آدبایا چنانچہ رات بھر انھین
بہت کم نیند آئی ہینے بطور حفظ ماتقدم دونون کو دس دس گرین کونین
کھلادی تھی۔ اس سے گو بخار نہ رک سکا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ دہو پ

نکل آنے پر بیچارے مریضون کے اعصابی درد اور بخار مین سورج کی رفتار کے ساتھ بتدریج تخفیف ہونے لگی ہمینے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے دونون رفیق گٹھیا یا کسی اور سخت مرض مین مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

بنی غردان مین ہمارے قیام کی پہلی رات بہ نسبت ترکی کیمپ باطرابلس مین عام قیام کے زیادہ تکلیف دہ ثابت نہین ہوئی میرے پاس ایک سفری بستر اور سونے کے لیے ایک بکس موجود تھا پس مجھے تو آرام ملا لیکن میرے رفقا نے بڑی تکلیف اٹھائی چنانچہ ہمنے دوسرے دن لفٹننٹ ڈیسی واکس سے جو ضلع بنی غردان کا فوجی کمانڈنٹ ہے ملاقات کرکے درخواست کی کہ ہمین جلد زرریس روانہ ہو جانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن اس مہربان افسر نے جس سے مجھے روانگی طرابلس کے ایام مین تعارف حاصل ہو چکا تھا جواباً کہا کہ زرریس پہونچکر جہاز پر سوار ہونا ہمارے لیے تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس قصبہ مین ہیضہ پھوٹ نکلنے کے باعث فوج کے ذریعہ سے لوگون کی آمد و رفت بند کردی گئی تھی اس مایوس جواب کے ساتھ افسر موصوف نے براہ عنایت یہ بھی کہا کہ اگر ہم دو دن بنی غردان مین اور قیام کرکے براہ ببس بی بنس روانہ ہو جائین تو اس صورت مین وہ بڑی خوشی سے ایک کمرہ ہمارے قیام کے لیے دیگا۔ ہمینے اس تجویز کو جو سراسر مہربانی پر مبنی تھی سچی شکر گذاری سے منظور کیا۔ زمانہ آئندہ مین جب کبھی مین اس جنگ مین اپنی آوارہ گردی کا خیال اسی اطمینان کے ساتھ کرونگا جو ایک منزل رسیدہ اونٹ کو جگالی کیوقت میسر ہوتا ہے تو مجھے لازمی طور پر ترکی اور فرانسیسی افسرون اور سپاہیون کی

یکسان عمدہ رفاقت اور بیغرضانہ خوش اخلاقی بار بار یاد آیا کرے گی۔
حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس نے اہل دنیا سے تنگ آ کر اُن کی
نسبت بہت بُری رائے قائم کر رکھی ہو مین مشورہ دونگا کہ وہ میرے
نقش قدم پر چلے۔ مجھے دعوی ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے سخت ترین
نفرت کرنیوالا بھی اس گرمجوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا جس کا
ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ قصہ مختصر ہمنے بنی غردان مین اپنے قیام کو طول
دینا منظور کیا۔ ہمارے عنایت فرما فرانسیسی افسر نے قیام کے لیے کمرہ
دینے کے علاوہ ہمسے باصرار درخواست کی ہم لوگ فرانسیسی افسرون کے
ساتھ جو تعداد مین صرف تین تھے کھانا کھایا کرین ان تین افسرون مین
ایک صاحب تو ڈیسی واکس تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دوسرے صاحب
دومانشیر ڈی کرائیکس اور مانشیر لی کامٹی ڈی بلائس تھے۔ بنی غردان
جیسے سرحد کے دور افتادہ مقام مین یہ افسر بظاہر وطن سے علحدگی کا
زیادہ خیال نکرتے تھے بلکہ خوش طبعی سے اپنے فرائض کے انجام دینے
مین مصروف اور کبھی کبھی تفریح طبع کی خاطر غزالہ یا تیتر بٹیر کا شکار
کیا کرتے تھے ابتدار جنگ سے بنی غردان کی رونق اور چہل پہل بہت ترقی
کر گئی ہے کیونکہ صوبہ طرابلس مین داخل ہونے کے جو دو باب ہین
ان مین ایک بنی غروان بھی ہے۔ چونکہ یہان صرف ایک ہوٹل ہی قائم
ہے لہذا آج کل مسافرون کی کثرت کے باعث ایک ہفتہ مین اسقدر
کام کرنا پڑتا ہے جتنا کہ پہلے کبھی دو ماہ مین میسر ہوتا ہوگا سامان خوراک
بمقدار کثیر اس چھوٹے سے قصبہ سے گذرتا ہوا مشرق کی جانب لیجایا
جاتا تھا لہذا رسد رسانی کا مسئلہ فرانسیسی حکام کی پریشان اور تکلیف کا

باعث ہو رہا تھا۔ ان افسرون نے خوراک و دیگر ضروریات زندگی کے سرحد پر سے گذرنے کے متعلق بعض اوقات عجیب بے ڈھنگے طریقہ سے کام لیا ہے تمثیلاً عرض کرتا ہون کہ جب مین سفر واپسی کے اثنا مین بونماش سے روانہ ہو چکا تھا تو بارش کی آمد سے تھوڑی ہی دیر پیشتر مینے ایک بہت بڑا کاروان غلہ سے لدا ہوا پہاڑی پر پہونچکر دیکھا جو باضابطہ سرحد کا کام دیتی ہے۔ اس کاروان مین بارہ سو چالیس اونٹ موجود تھے۔ اس سے زیادہ بڑا کاروان مینے کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی اُمید ہی ہے غرض ان مین اس کاروان کو دو ہفتہ سے زیادہ روکدیا گیا اور پھر دفعتاً روانگی معہ بار غلہ کے جو تخمیناً ڈیڑھ سو ٹن تھا طرابلس کی اجازت دیدی گئی مین نہین چاہتا کہ اس نازک مسئلہ پر کوئی طولانی بحث کرون ہان البتہ یہ ضرور عرض کرونگا کہ قانون اسباب ممنوعہ جنگ جسے مدت سے عمل ورواج نے قائم کر رکھا ہے بہت سہل وآسان ہے مثلاً سامان خوراک کا جنگجویون کے نام بھیجا جانا ممنوع ہے لیکن اگر اشیا خورد ونوش کسی ملک مین بحالت جنگ ایسے سوداگرون کے نام بھیجی جائین جنسے عام آبادی کو ایسی اشیاء کی دستیابی کا موقعہ ملے تو اس صورت مین قانون سامان ممنوعہ جنگ کی کوئی خلاف ورزی نہین ہوسکتی۔ گو مین یہ بیان کرنے کے لیے تیار نہین ہون کہ ہمین راستہ مین غلہ کے جو کاروان ملے تھے ان کی اصلی منزل مقصود کون جگہ تھی تاہم یہ ظاہر ہے کہ صوبہ طرابلس مین ہر وقت لکھوکھا غیر جنگجو موجود رہتے ہین موجودہ حالت مین تمام عرب جنگ نہین کررہے ہین بلکہ بہت کم علاوہ ازین عورتون بچون اور بوڑھون کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو محض بدینوجہ فاقہ کشی کے لیے چھوڑی نہین جاسکتی

غیر قوم ہے ان کو تمام رسد سے محروم کر رکھا ہے جو سمندر سے بہم پہونچائی
جا سکتی ہے صوبہ ٹیونس سے شہر طرابلس کو ایسے جہازات روانہ
ہو رہے ہین جن مین گوسفند یا گوشت کی ایک تعداد یا مقدار بھیجی جاتی
ہے. کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی قیاس کر سکتا ہے کہ یہ سامان
خوراک شہر طرابلس مین صرف ان لوگون کے لیے مخصوص کر دیا جائیگا جو
غیر جنگجو ہین ؟ - بظاہر کوئی معقول شکایت اندرون ملک مین غلہ نہ بھیجے
جانے کے متعلق اٹلی کو اسوقت تک پیدا نہین ہو سکتی جب تک کہ
وہ اپنی محصور فوجون کے لیے طرابلسی قصبات مین غیر ممالک کے بندرگاہون
سے اسباب منگوا رہی ہے -

اونٹون کا وہ بڑا کاروان جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایسے وقت
بنی غردان سے روانہ ہوا تھا کہ اپنے سفر کا وہ حصہ جو اطالوی توپون کی
زد مین تھا تاریکی شب مین طے کر لیا جاوے غالباً اطالوی جاسوسون
نے کاروان کے روکے جانے اور عنقریب اسکو اجازت روانگی کے
ملنے کی اطلاع اپنی ساحلی فوج کو دیدی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اس
کاروان کے انتظار مین بلاشبہ ساحل پر موجود تھے تاکہ دو ہزار گز کے
فاصلہ سے ایک دفعہ اور اپنی قادر اندازی کا امتحان کرین - بحالیکہ مطلع
صاف ہوا اور چاندنی مین سرچ لائٹ کی مدد سے یہ قافلہ تھوڑا بہت دکھائی
دے - جو لوگ اس کاروان کے نگران تھے وہ اس امر کے ذمہ وار تھے
کہ اطالوی گولہ باری سے کاروان کو کوئی نقصان نہ پہونچے - یہ بہت
ممکن تھا کہ ایک دور دراز راستہ سے یہ لوگ گولہ باری کے خطرہ سے
محفوظ ہو کر طرابلس مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائین لیکن

ان کے دلون مین کوئی اندیشہ خشکی مین اطالوی فوج سے مڈبھیڑ کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس بڑے کاروان کے شتربانون کو جو طرابلس سے صوبہ ٹیونس مین داخل ہوئے تھے اپنے تمام اسلحہ تنہا شوشہ مین باضابطہ داخل کرنے پڑے تھے چنانچہ جس کمرہ مین یہ اسلحہ رکھے تھے وہ ایک فوجی عجائب خانہ کیطرح گذشتہ زمانہ کی عجیب و غریب بندوقون اور زمانہ حال کی چند رائفلون سے پُر ہو گیا تھا واپسی پر ان شتربانون نے جو تعداد مین کم ازکم بارہ سو تھے اپنے اسلحہ واپس حاصل کرکے مسلح ہو گئے پس اس طرح یہ تعداد بزدل اطالیون کی خشکی پر اُترنیوالی فوج کی مدافعت کے لئے کافی سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔

جسوقت بی میدان جنگ کو عجیب و غریب طرح سفر کرتا ہوا بنی غردان مین پہونچا تو ایک مرفہ الحال عرب نے اس کے ساتھ بڑی کشادہ دلی و مہمان نوازی کا برتاؤ کیا تھا یہ عرب اُس قصبہ کے اطراف وجوانب مین ایک بڑی جائداد کا مالک تھا لیکن جب مینے اس شخص کا پتہ لگانا چاہا تاکہ بی اُس سے ملکر ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرے تو مجھے معلوم ہوا کہ اُسکو گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا۔ بظاھر اس پر ایک ایسے جرم کا الزام لگایا تھا جس کی کوئی شرح ٹھیک نہین ہوسکتی البتہ قیاس چاہتا ہے کہ وہ سرحد کے پرے ممنوع سامان جنگ کے بھیجنے مین مشتبہ تھا۔ گو مجھے اسکے مقدمے کے حالات ٹھیک معلوم نہین ہوئے اور گو مین اس امر سے بھی خوب واقف ہون کہ جو شخص کوئی خطرناک کھیل کھیلے تو پہلے ہی اُسے خطرہ برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاھم مجھے ایک ناگوار تعجب اس علم سے محسوس ہوا کہ ایک تعلیم یافتہ وذی حیثیت عرب

کسیقدر سیاسی جرم کی خلاف ورزی کے باعث معمولی مزدورون کی طرح
سڑکون وغیرہ پر محنت کرنے کے لیے مجبور کیا جاوے مجھے ایسے اشخاص سے
جو بظاہر واقعات سے آگاہ اور راست گو دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا
کہ بنی غروان جیسے ملحقات مین جہان فوجی قانون جاری ہے عرب لوگ
بالکل فوجی حکام پر چھوڑ دیے گئے ہین چنانچہ کوئی باقاعدہ مرافعہ کسی سزا
کے خلاف خواہ وہ کیسی ہی نامناسب اور حد سے بڑھی ہوئی کیون نہو
دائر نہین ہو سکتا ہے مجھے بعد مین یہ بھی مسموع ہوا کہ اس عرب امیر کو
جس طرح یکایک بلا معقول تحقیقات کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا اسی طرح دفعتاً
بلا کسی اظہار وجہ کے رہا کر دیا گیا - جو کچھہ مینے سنا ہے اُس کی بنا پر کہہ سکتا
ہون کہ فرانس کے لیے اخلاقی نقطہ خیال سے علٰحدہ ہو کر یہی مناسب و
سودمند معلوم ہوتا ہے کہ تیونسی باشندون کے مقدمات کی مختصر طریقہ
کارروائی پر پورا غور و خوض کر کے ضروری اصلاحین عمل مین لائی جائین -
عربون مین خود مختارانہ فیصلون اور غیر منصفانہ سزاؤن کی حکایت کے
باعث جو اُن کے ہم مذہبون پر عائد کیے گئے ہین والی کے بر خلاف
تلخ ترین دشمنی پھیل رہی ہے -

بنی غروان کی ساری سرزمین مین جاسوسی کی بدبو پھیلی ہوئی محسوس
ہوتی تھی مجھہ سے مختلف لوگون نے بیان کیا کہ فلان فلان اشخاص جاسوس
ہین لیکن جن لوگون کے متعلق جاسوسی کی افواہ مشہور تھی وہ اور آدمیون کو
اس خدمت مین ملوث ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے یہان مینے ایک
عجیب بات یہ دیکھی کہ طعن کے طور پر عرب لوگون نے بعض الفاظ کے معنی
بالکل برعکس قرار دے رکھے ہین مثلاً دغاباز کو صادق یا وفادار

کوئلہ کو بعید یعنی سفید وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظ ہین جو آج کل بنی غردان مین
بکثرت برعکس مفہوم مین استعمال کئے جاتے ہین ہمنے ہوٹل مین آخری دفعہ
ناشتہ کھانے کے وقت ایک شخص کو دیکھا جو میلی کچیلی وضع مین ایک چھوٹی
سی برجیس اور چھوٹے سے کوٹ مین ملبوس اور خاکی رنگ کی پٹیان باندھے
ہوئے تھا یہ بد وضع شخص جس کی نسبت مجھے پہلے ہی سے اطالوی جاسوس
ہونے کی اطلاع تھی بڑا لسّان تھا چنانچہ اس سے پیچھا چھڑانے مین دقت
محسوس ہوئی گو اثنار گفتگو مین اس شخص نے اپنے آپ کو مالٹا کا باشندہ
ظاہر کرکے فخریہ بیان کیا کہ تواریخ مین کوئی مثال اس وفادار ملک کے کسی
ایسے باشندے کی نہین پائی جاتی ہے جس نے برٹش شہریت ترک کردی ہو
تاہم اس شخص کا ہر ایک دیکھنے والا سمجھ سکتا تھا کہ ایسے لسان آدمی کو
اسکے پولیٹکل خیالات تبدیل کرانے کی خاطر کوئی بہت بڑی رقم دینے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے۔

بنی غردان سے روانہ ہوکر ہمنے وہ راستہ ترک کردیا جدھر سے مین اس سے
پہلے سفر مین سرحد پہونچا تھا بس اس صورت سے سفاکس پہونچکر لسبائی بیڑ
سے براہ سمندر حسب مشورہ فرانسیسی کمانڈنٹ روانگی کا ارادہ کیا اس اہتمام
سے زرریس مین رکے جانے کا کوئی اندیشہ نہ تھا بنی غردان سے مغرب
کی جانب معمولی مسافر گاڑیون مین سفر کرنا بہت تکلیف کا باعث ہوتا
ہے۔ یہ مسافر گاڑیان جو جنوبی ٹیونس مین عام طور سے رائج ہین بھدی
وضع کی چوبی ہوتی ہین ان مین بڑے بڑے پہیے لگے ہوتے ہین اور خچر جوتے
جاتے ہین۔ گو یہ گاڑیان اسباب لادنے کے لیے نہایت کارآمد و
موزون ہین۔ تاہم کمانی دار نہونے کے باعث مسافرون کو ہچکولون سے

ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسافر ایسی حالت
میں اونگھ رہا ہو تو زمین پر آ رہنے یا پہیے میں لپٹ کر کچل جانیکا خطرہ بعید از
قیاس نہیں علاوہ ازیں مدنین سے جو مسافر گاڑیاں رات کے وقت روانہ
ہوتی ہیں اُن میں ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص
اس مسافت کو بذریعہ موٹر کار طے کرے تو اس کا کرایہ بہت گران ہے۔
ان تمام دقتوں کے مقابلہ میں یہی بہتر ہے کہ لسپائی بینس سے سفاکس
تک صرف ۱۳ فرانک کرایہ دیکر براہ سمندر جہازی راستہ ۹ گھنٹے میں
طے کر لیا جائے۔

۴ جنوری کوبی اور میں اپنا اپنا اسباب ایک خچری گاڑی میں لاد کر
پیدل لسپائی بینس کو روانہ ہو گئے۔ گاز ٹوٹ ہمارے ساتھ شریک سفر
نہ ہو سکا کیونکہ بنی غردان میں اُسے بعض کاغذات کی آمد کا انتظار تھا تاہم
وہ بھی سلامہ ہمارے ساتھ آبادی کے کنارے تک الوداع کہنے کی غرض سے
آئے تھے۔ مجھے حقیقت میں اس پولینڈی دوست سے جدا ہونیکا افسوس
ہوا کیونکہ اس کی رفاقت نے میرے سفر واپسی کو بہت خوش گذران
بنا دیا تھا بہرحال مجھے اُمید تھی کہ گاز ٹوٹ سے ٹیونس میں ملاقات کرنیکا
موقعہ ملیگا۔ بنی گردان سے مرصہ فرصہ تک صرف نو کیلومیٹر کا فاصلہ ہمیں
ہمیں پیدل طے کرنا تھا لہذا مجھ جیسے شخص کے لیے جس نے بسا اوقات
دن بھر میں بیس سے پچاس کیلومیٹر تک سفر کیا تھا یہ مختصر فاصلہ خاصی
تفریح تھی۔ مرصہ پہونچکر دیکھا کہ یہاں صرف ایک محصول خانہ اور ایک
عمارت بندرگاہ کی موجود ہے۔ یہ مقام ایک وسیع بحری جھیل کے جنوب
میں واقع ہے جس کا عمق نہایت کم اور جو متنوع قسم کی مچھلیوں سے معمور ہے

مانشیر سیمین جو جہازران کمپنی کا ایک خلیق ایجنٹ ہے ہماری آمد کے تھوڑی
دیر بعد بھی اسجگہ وارد ہوا زیادہ توقف کیے بغیر ہم دونون مانشیر سیمین کیساتھ
ایک کشتی پر سوار ہوکر لسبائی بنس روانہ ہو گئے۔ پانی پر کشتی کی تیز روانی اور
ہوا کی موافقت نے اس کی رفتار کو خواب آور و تسکین دہ بنا دیا اور سورج
کی حرارت جون جون وہ بلند ہوتا جارہا تھا بڑی خوشگوار معلوم ہوتی تھی
ہم کشتی مین سفر کرتے ہوے ایک گھنٹہ مین لسبائی بنس پہونچ گئے۔
یہ پر فضا مقام ایک تنہا جزیرہ کی شکل مین جو ننگ کھاڑیون کے باعث
دولانبی چٹانون کی قطار سے پیدا ہوئی ہے واقع ہے یہ چٹانین زمین
سے نکلتی ہوئی دونون جانب پھیلی ہوئی ہین چنانچہ سمندر کو ایک جھیل کی
شکل مین گھیر رکھا ہے۔ یہان مانشیر سیمین جہازرانی اور ماہی گیری کی حیثیت
سے با اختیارات کامل سکونت رکھتے تھے چند عرب بھی جنھون نے ماہی گیری
کے وسیع کاروبار کا ٹھیکہ گورنمنٹ فرانس سے لے رکھا تھا یہین بود و باش
رکھتے تھے۔ یہان سمندر مین مختلف سمتون مین لکڑی وغیرہ کے انبار
ایسے مقامات مین قائم کیے گئے ہین جہان کی گہرائی نہایت کم تھی اور
اس سے مقصد یہ ہے کہ پانی کاٹ کر مچھلیون کو ایسی جگہ پہونچا دیا جائے
جہان سے بآسانی پکڑی جاسکین ان انبارون پر سینکڑون ماہی خور
پرند موجود تھے جنھین بظاہر سمندر سے اپنا ٹکس وصول کرنے مین۔
کسی طرح منع نہین کیا جاتا تھا۔ لسبائی بنس کے مغربی کنارہ پر مینے ایک
برباد شدہ ہسپانوی قلعہ کے آثار موقعہ پر پہونچکر دیکھے اس قلعہ
کی دیوارون اور چبوترہ سے باوجود شکست و ریخت ظاہر ہوتا
تھا کہ یہ عمارت فوجی استحکام کی نظر سے ایسی اعلی درجہ کی ہے

کہ غازیان کے دیکھنے کے بعد سے ایسی فوجی عمارت اور کہین نظر نہین
آئی اس قلعہ پر ہین پرانی توپین بھی دیکھین جو قلعہ کی گذشتہ عظمت کی یادگار
ہین۔ مانشیر سیمین اپنی تنہائی کا کچھہ زیادہ شاکی دکھائی نہین دیتا تھا
علاوہ ازین کتون کے ایک عمدہ کتب خانہ بھی مانشیر موصوف کی تنہائی
کو خوش گذران بنانے کے لیے موجود تھا۔ گو یہ صحیح ہے کہ کتا بین انسان کی
اُس خواہش کو پوری نہین کر سکتین جو اس کے دل مین بالطبع اپنے ہمعصرون
سے میل جول قائم کرنے کے لیے پیدا ہوتی ہے تاھم تنہائی کی تکلیف مطالعہ
کتب سے کسیقدر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ مانشیر سیمن کے کتب خانہ مین
میز پر مینے کارن ڈی ایچ کے فری خوش کن ظرافت آمیز نقاشی کے
نمونے پائے الغرض ۱۰½ صبح سے ۴ بجے شام تک ہمنے لمبائی بنس مین
بڑی تفریح سے جہاز کی آمد کے انتظار مین اپنا وقت گذارا آخر کار ایک چھوٹا
اسٹیمر آیا اور اس ٹاپو سے کشتی کی ایک گھنٹہ کی مسافت پر لنگر انداز ہوا کیونکہ
اسجگہ سمندر کی گہرائی بہت کم ہے چنانچہ ہم ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر
جا پہنچے جو بہت دیر قیام کرنے کے بعد چاندنی رات مین روانہ ہوا اسوقت
وہ خوفناک دلدل جس مین سے ہم گذرے تھے ہمپر بہت مہربان تھی۔ اس
جہاز مین ایک سپاہی نے جو اپنی رجمنٹ مین شریک ہونے کے لیے
سفر کر رہا تھا مجھہ سے بیان کیا کہ وہ بنی عردان سے کسقدر تنگ آ گیا تھا
بلکہ منظر کی خوبصورتی سے جرات پا کر یہ بھی کہہ بیٹھا کہ وہ کسقدر خوشی سے
ٹیونس پہونچکر اپنی منگیتر سے ملاقات کریگا۔ ہار ریس کی طرح یہ شخص
بھی کسی پیاری دل لبھانے اور مسکرانیوالی معشوقہ کے خیالات
مین غوطہ زنی کر رہا تھا۔

مین زرزیس جو ایک خوبصورت مقام ہے نہ جا سکا کیونکہ یہان سمندر
کی گہرائی اسقدر کم ہے کہ خشکی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر جہاز پہونچ نہین
سکتا. علاوہ ازین یہ چھوٹا سا قصبہ فی الحال ہیضہ کے باعث ممنوع الدخل
قرار دیدیا گیا تھا زرزیس کے بعد جہاز نے دجربہ مین قیام کیا تاریکی شب
کے باعث مین اسکے مقام کو بھی نہ دیکھ سکا. یہ دجربہ وہی جزیرہ ہے جس مین ہومر
نے اپنے خیالی کنول خور قائم کر رکھے تھے اور اس مشہور شاعر کے بعد ملبی نے
بھی اس مقام کی مدح سرائی کی تھی. اس وقت رات کی تاریکی مین جہاز کی
چھت پر سے دجربہ دھندلا دکھائی دے رہا تھا مجھے افسوس ہے کہ مینے
قبل از وقت دلدل کو اہل جہاز کے لیے مہربان کیون ظاہر کیا.؟ ان پایاب
مقامات نے جنھین طوفان نے پیدا کر دیا تھا ہمارے جہاز کو اسقدر پریشان
کرنا شروع کیا کہ اُن مسافرونکو بھی کھانا کھانا دوبھر ہوگیا جو جہازی سفر کے بہت
زیادہ عادی تھے۔

اسموقعہ پر مین کھانیکا مختصر حال بیان کرنا چاہتا ہون گو اس ادنی درجہ کے
جہاز مین رنجبیرین باورچی خانہ وغیرہ غرض کوئی آرام دہ یا مروجہ چیز موجود تھی
تاہم اس چارسوٹن وزنی جیسے حقیر جہاز کے کھانے کی فہرست لیکر اُسکا
دوپہر یا رات کے کھانے سے مقابلہ کیجیے جو ہملوگون کو انگلش چینل کے
تیز رفتار جہازون مین ملتا ہے تو دونون مین بہت بڑا فرق پایا جائیگا کیونکہ
ہمین یہانپر جو کھانا ملا وہ درحقیقت بہت اچھا تھا اور بڑے تکلف سے چنا گیا تھا
ایک خوبصورت صاف میز پوش میز پر بچھا ہوا تھا جس پر نابکتین سُرخ و
سفید شراب کی بوتلین عمدہ قہوہ اعلی درجہ کی نارنگیان انجیر اخروٹ کے
علاوہ چھہ قسم کا لذیذ کھانا موجود تھا ہماری باعظمت قوم درحقیقت

عمدہ خوراک تیار کرنے مین اور اقوام سے گری ہوئی ہے۔ جب کبھی مین
فرانسیسی کھانا خواہ وہ معمولی درجہ کا ہی کیون نہو کھاتا ہون تو مجھے
بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان مین مسافرون کے کھانیکا
انتظام کسقدر افسوس کے قابل ہے جنکو بیئر پوشون پر دہبون اور غذا کے
ریزون سے واسطہ رکھنا پڑتا ہے علاوہ ازین ناپکنون کا پتہ نہین ہوتا۔
گوشت بری طرح پکایا جاتا ہے۔ اُبلے ہوے آلو گلے سڑے چقندر اور سیاہ تلخ چاء یہ اشیا خورد و
نوش کسی طرح بھی مرغوب طبع نہین ہو سکتین خصوصاً وہ چیز جسکو انگلستان
مین ریل کی ملازمہ مستورات براہ قدر افزائی قہوہ کہتی ہین مجھے تعجب ہوتا ہی
کہ برٹش عوام الناس کس طرح اپنے ملک مین ریلوے ہوٹلون اور جہاز کے کمرون
مین خوراک کے نامعقول اہتمام کو چپ چاپ برداشت کرتے ہین گو یہ ممکن
ہے کہ میرے ہم ملک اکل و شرب کے موجودہ انتظام کو پسند کرتے ہون
تاہم مجھے یہ دیکھکر کچھہ بھی تعجب نہین ہوتا کہ بعض اشخاص صرف ایک
بسکٹ کے ناکافی اور معمولی ذائقہ کے ناشتہ کو جو کی شراب یا وہسکی اور
سوڈے کے ساتھ تناول کرنا زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اُس غذا کے
جو سفر مین عام طور پر دستیاب ہوتی ہے۔

مینے سفاکس مین بی کی آرام و آسایش کا کچھہ اہتمام کردیا اس بیچارے
کی آخری درخواست مجھہ سے یہ تھی کہ ہوٹل کے مالک سے کہکر اس کے لیے
تھوڑا سا شوربہ منگوادون بی فی الحقیقت ایک اچھا آدمی تھا اس نے
وہ کام کیا جس کی انجام دہی کا بہت کم اشخاص خیال کرسکتے ہین اس شخص نے طرح طرح
کی و فنون پر غلبہ پایا تھا خواہ دوسرون کی آمد کے ذریعہ سے یا محض اپنی
زبردست طبیعت کے باعث۔ لیکن جن لوگون نے بی کو مدد دی تھی۔

انھون نے اپنے اوپر اسکا غلبہ تسلیم کر لیا تھا چونکہ اس بھلے آدمی کے ارادے بالکل غیر مستقل اور روزانہ تبدیل ہوا کرتے تھے پس مین خیال نہین کر سکتا کہ اس سے آئندہ پھر کبھی ملاقات کا موقعہ ملیگا بہرحال مجھے وہ خود غرضی سے پاک کوششین یاد آتی رہا کرین گی جو اُس سے میری راحت اور آسائش کی خاطر عمل مین آئی تھین - اور سب سے زیادہ مجھے اس کی قابل تعریف قوت برداشت وتحمل کا خیال آتا رہیگا - خدا کرے کہ وہ ہمیشہ کامیاب اور خوش وخرم رہے (انشاءاللہ)

ٹیونس مین داخل ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد مینے اطالوی قونصل سے ملاقات کی تا کہ شہر طرابلس کو دیکھنے کی اجازت اُس سے حاصل کرون گو میرے پاس اخبار مانچسٹر گارڈن کی نامہ نگاری کا باضابطہ ثبوت موجود تھا اور میرے پروانہ راہداری پر برٹش سفیر کی اجازت درج تھی تاہم قونصل مذکور نے ڈیکس پر سے ایک کاغذ اٹھا کر جواباً بیان کیا کہ میرے لیے اطالیون کے خلاف مضامین لکھنے کے باعث ایسی اجازت ملنی ناممکن تھی - یہ جواب سنکر مینے صاف دلی سے اقرار کیا کہ فی الحقیقت مین اطالین گولہ باری پر جو انھون نے غیر محفوظ قصبات اور دیہات پر کی تھی سختی سے نکتہ چینی کر چکا تھا اور اسی ضمن مین مینے ترکی سپاہیون کی قابلیت اور اطالوی افسرون کی ذاتی جرأت کا بھی ذکر کیا تھا - اطالین سفیر نے میرے ساتھ بڑا خوش خلقانہ برتاؤ کیا اور روما سے براہ مہربانی بذریعہ تار یہ دریافت کرنیکا وعدہ کیا کہ آیا مجھے ممنوع الدخل شہر طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیجا سکتی ہے یا نہین ؟ اثنائے گفتگو مین قونصل مذکور نے مجھہ سے دریافت کیا کہ ایسی حالت مین جبکہ گورنمنٹ برطانیہ

کا رویہ اٹلی کی جانب بالکل درست بلکہ ہمدردانہ ہے تو پھر کس طرح اخبارون کا عام لہجہ اسکے ہموطنون کی کھلے بندون مخالفت کر رہا ہے میری طبیعت چاہتی تھی کہ اُسے مطلع کرون کہ (لیکن مینے اپنے خیالات اُسپر ظاہر نہین کیے) ایک لبرل گورمنٹ مین بھی فارن آفس کے رویہ اور اس پارٹی کے اعلی محسوسات مین بھی تفاوت پیدا ہو سکتا ہے جسکا ایک ممبر مسند وزارت پر متمکن ہو۔ علاوہ ازین انگلستان مین بہ نسبت کسی اور ملک کے وزیر صیغہ خارجہ زیادہ خود مختارانہ حیثیت رکھتا ہے اسپر کوئی کمیٹی تعلقات خارجیہ کے متعلق حکومت نہین کرتی ہے چنانچہ وہ اپنے فیصلے خود تیار کرتا اور اُنپر خود عمل درآمد کرتا ہے بغیر اس امر کے کہ وہ رعایا کے انتخاب کردہ نائبون سے کوئی مشورہ بھی لے۔ مین سینر برودلی (اطالوی سفیر) کے عمدہ برتاؤ کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوا۔ مجھے پیشتر سے ہی خیال تھا کہ روما سے بذریعہ تار جو جواب موصول ہوگا وہ مجھے شہر طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت نہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مین ہفتون اس شہر سے چند میل کے فاصلہ پر مقیم رہا تھا میرے خیمہ مین اس شہر سے زوردار سرچ لائٹ کی روشنی پہونچا کرتی تھی اور میری طبیعت چاہا کرتی تھی کہ شہر مذکور کو اندر سے دیکھون لیکن مجھے اس معاملہ مین مایوسی نصیب ہوئی اسکے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کیے دیتا ہون کہ مجھے شہر طرابلس دیکھنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث اطالوی افسرون سے کوئی حق بجانب شکایت پیدا نہین ہو سکتی ہے کیونکہ مین ابتداء جنگ ہی سے ترکون کے ساتھ پوری ہمدردی اُس شاندار مدافعت کے ساتھ رکھتا تھا جو انہون نے اپنے ملک پر

ایک ناوا جیسی دستبیر کے مقابلہ مین شروع کردی تھی مین بلا پس و پیش اپنے خیالات کا اظہار اُن خطوط مین کر چکا ہون جو مینے مانچسٹر گارڈن کو لکھے تھے۔ اگر مین اطالوی افسرون کی جگہ تعینات ہوتا تو میرا طرز عمل بھی انھین جیسا ہوتا کیونکہ مین معقولیت کے ساتھ یہ امید نہین کرسکتا تھا کہ خرگوش کے ساتھ بھاگتا بھی رہتا اور کتون کے ساتھ شکار بھی کھیلتا رہتا یہ تو صرف سادہ لوح ترک ہی ایک ایسا شخص ہے۔ جو نامہ نگارون بلکہ مشکوک الاعتبار اجنبیون کو بھی اپنے خطوط مدافعت کے ملاحظہ کی اجازت دیدیتا ہے اور علاوہ ازین اُن کے لیے بلا قیمت روٹی اور بلا کرایہ گھوڑے ایسی حالت مین مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود اپنی بیشمار ذاتی دقتون مین گرفتار ہو مین آخر مین اطالوی محکمہ خبر رسانی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا وہ اطالوی قونصل جس سے مین ملا تھا ملاقات سے قبل ہی میرے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ تھا مثلاً یہ کہ مین ترکون کے ساتھ موجود تھا بنی غمدان سے گذرا تھا بٹوتسیا پیلس ہوٹل مین مقیم تھا وغیرہ وغیرہ ان سب واقعات کا اسے علم تھا اس سفیر اور اس کی گورنمنٹ کی خدمت جاسوسون کی ایک بڑی جماعت خوب انجام دے رہی تھی جس مین سے مجھے ایک شخص کی نسبت معلوم تھا کہ وہ دو مہینے پہلے اپنے آپ کو ترکون کا زبردست حامی ظاہر کرتا تھا اور اطالیون کی علانیہ عیب جوئی کیا کرتا تھا۔

میرا دل اس بہادر فوج سے سچی ہمدردی رکھتا ہے جو اپنا تعلق دنیا کی مدد سے قطع ہو جانے کے باوجود بھی ایک کثیر التعداد دشمن

کے مقابلہ میں مردانگی سے جنگ کر رہی ہے جن دوستوں کو میں نے اپنے پیچھے میدان جنگ میں چھوڑا ہے اُن سے جنگ کی سُلوں مزاجیوں اور نباہ کن اثرات کے درمیان الوداع کہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اپنے ترکی میزبانوں کا لطف صحبت پُر امن حالات میں پھر کبھی اٹھاؤں گا اور اپنے خدا سے بھی یہی دعا کرتا ہوں بہت سے مناظر جنمیں سے میرا گذر ترکی اور انگریزی رفقا کے ساتھ ہوا ہے ہمیشہ میرے ذہن میں محفوظ رہیں گے۔ اور بعض اوقات سکون اور اطمینان کی حالت میں مجھے خواہش پیدا ہوسکتی ہے کہ میں پھر تو ارہ کے جھنڈوں میں واپس جاؤں اور ان کھجوروں کے درختوں پر نظر ڈالوں جنپر چاندنی لکھر رہی ہو اور ریت کے ٹیلوں سے پرے سمندر کے بہنے کی آواز میرے کانوں میں آرہی ہو۔
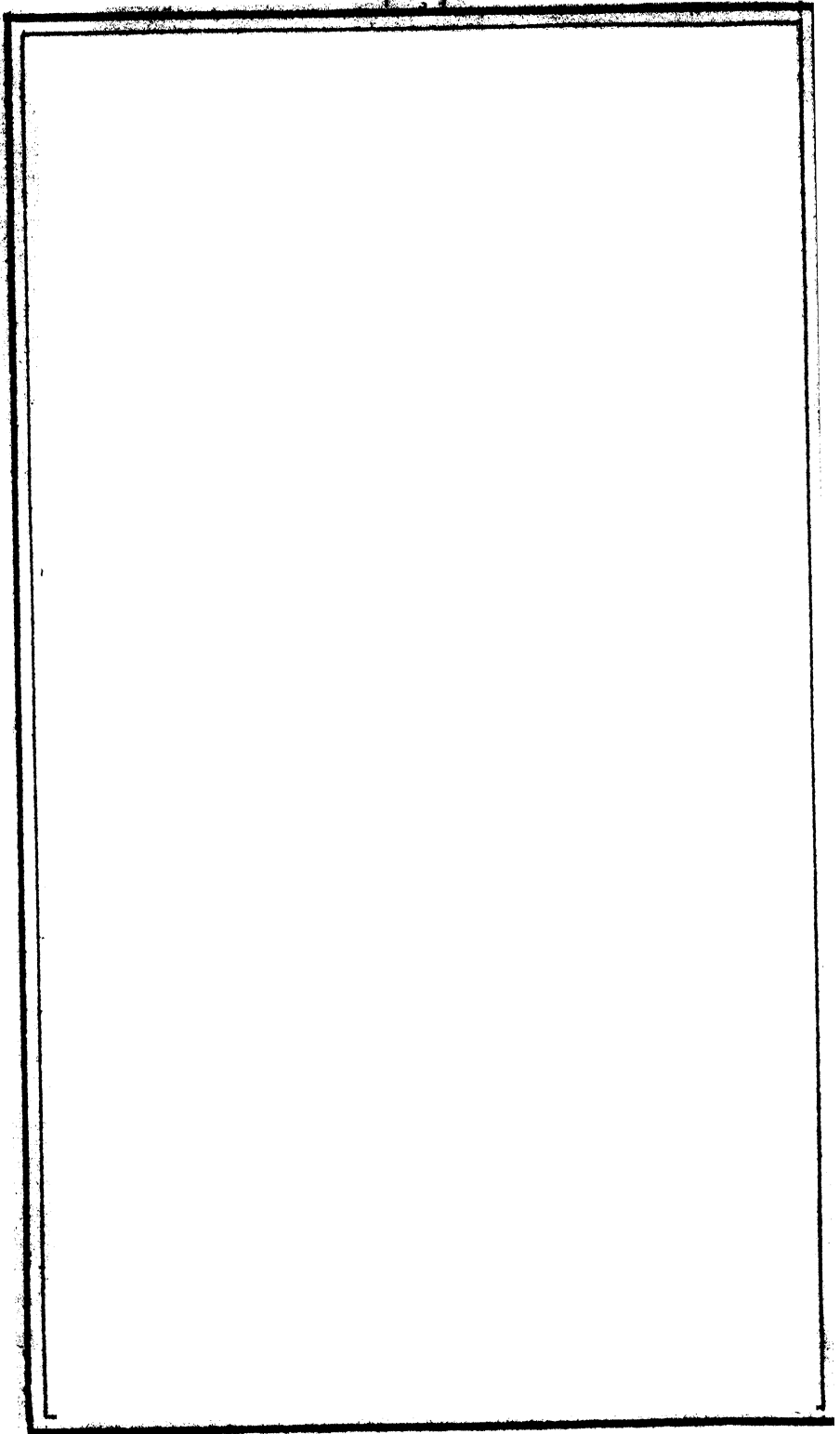
شیخ سنوسی کی رُوح

جو نگاہیں شیخ سنوسی کے ۳۲ صفحوں کو ایک غیر معمولی شوق کیساتھ دیکھ چکی ہیں وہ تو اس سُرخی پر لوٹ ہوہی جائینگی اور انکی بھینی اور بیتابی بڑھا ہوا اضطراب اُس وقت تک قطعی رفع نہیں ہو سکتا جبتک یہ اُس رسالہ کے قدسی مضامین کو نہیں دیکھ لیں گے جسکی نورانی پیشانی پر یہ خوشنما سُرخی ایک نو کمے جھومر کی [illegible] نمود دے رہی ہے لیکن وہ حضرات جو شیخ سنوسی سے واقف نہیں ہیں اُن کو اگر ناسوتی زندگی میں ملکوتی تصویر دیکھنی ہو تو ہلالی پریس دار السلطنت دہلی سے شیخ سنوسی کی رُوح منگائیں اس رسالہ میں وہ دلچسپ مضامین ہیں کہ ایکدفعہ پڑھ لینے کے بعد ان کا آنکھ سے اوجھل ہوجانا دوبھر ہو جائیگا۔ بار بار طبیعت کا یہی تقاضہ ہوگا کہ ایک دفعہ تو اور بھی دیکھ لیجئے قیمت معہ محصول ڈاک ۶ آنہ

المشتہر

منیجر ہلالی پریس دار السلطنت دہلی

زیر جامع مسجد